آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز
روزنامہ
ہماری دُنیا
نئی دہلی
Daily HAMARI DUNIYA Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 189 Monday , 17 March 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | صفحات:8 قیمت:2:00روپے | پیر/17/مارچ 2025، بمطابق/16/رمضان المبارک 1446ھ

پوری دنیا کے لیے پریشانی کا مرکز بن چکا ہے پاکستان

میں نے پاکستان سے رشتے بہتر کرنے کی جب بھی کوشش کی، نتیجہ منفی نکلا: پی ایم مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکی پوڈ کاسٹر لیکس فریڈ مین سے بات کی۔ اس دوران انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات سے متعلق سوالات کے جوابات بھی دیے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ 1947 سے پہلے ہر کوئی آزادی کے لیے کندھے سے کندھا ملا کر لڑ رہا تھا۔ اس وقت پالیسی سازوں نے تقسیم ہند کو قبول کر لیا تھا۔ ہندوستان کے لوگوں نے بڑے درد کے ساتھ بھاری دل کے ساتھ قبول کیا کہ اگر مسلمان اپنا ملک چاہتے ہیں تو ان کو دے دیں لیکن اس کا نتیجہ بھی اس وقت ظاہر ہو گیا۔ اس قتل عام میں لاکھوں لوگ مارے گئے۔ پاکستان سے لاشوں سے بھری ٹرینیں آنا شروع ہو گئیں۔ بہت خوفناک مناظر تھے۔ لیکن بھارت کا شکریہ ادا کرنے اور خوشی سے زندگی گزارنے کے بجائے پاکستان نے تصادم کا راستہ اختیار کیا۔ اب پراکسی وار جاری ہے۔ یہ کوئی نظریہ نہیں، دہشت گردوں کو ایکسپورٹ کرنے کا کام جاری ہے۔ پی ایم مودی نے پوڈ کاسٹ میں کہا کہ جب بھی دنیا میں کہیں بھی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا ہے تو پاکستان کا تعلق کہیں نہ کہیں سامنے آ جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ نائن الیون کا بڑا واقعہ امریکہ میں ہوا۔ اس کا مرکزی ماسٹر مائنڈ اسامہ بن لادن پاکستان میں پناہ لے رہا تھا۔ دنیا تسلیم کر چکی ہے کہ پاکستان پوری دنیا کے لیے پریشانی کا مرکز بن چکا ہے۔ اپنی تین گھنٹے سے زائد طویل گفتگو میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہم مسلسل کہہ رہے ہیں کہ آپ دہشت گردی کا راستہ چھوڑ دیں، یہ ریاستی دہشت گردی ہے جسے بند ہونا چاہیے۔ سب کچھ دہشت گردوں کے ہاتھ میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کا فائدہ کس کو ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ میں خود امن کی کوششوں کے لیے لاہور گیا تھا۔ میں نے وزیر اعظم بننے کے بعد اپنی تقریب حلف برداری میں پاکستان کو خصوصی طور پر مدعو کیا تھا تاکہ ایک اچھا آغاز ہو سکے۔ لیکن ہر بار اچھی کوششوں کا نتیجہ منفی نکلا۔ ہمیں امید ہے کہ عقل سلیم حاصل ہوگا۔ وہاں کے لوگ بھی ایسی زندگی جینا نہیں چاہیں گے۔ پاکستان کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششوں سے متعلق سوال پر پی ایم مودی نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کی سب سے بڑی پہل یہ تھی کہ میں نے وزیر اعظم بنتے ہی انہیں حلف برداری کی تقریب میں مدعو کیا۔ جو لوگ 2013 میں مجھ سے پوچھتے تھے کہ نریندر مودی کی خارجہ پالیسی کیا ہوگی، وہ یہ سن کر حیران رہ گئے کہ مودی نے سارک ممالک کے تمام رہنماؤں کو حلف برداری کی تقریب میں مدعو کیا ہے۔ لیکن نتائج درست نہیں تھے۔ کس کی کرکٹ ٹیم بہتر ہے، بھارت یا پاکستان، دونوں ٹیموں کے درمیان جیو پولیٹیکل تناؤ بھی ہے۔

اس کے جواب میں پی ایم مودی نے کہا کہ کھیل پوری دنیا کو توانائی سے بھر دیتا ہے، کھیلوں کا جذبہ دنیا کو جوڑتا ہے، اس لیے میں کھیلوں کو بدنام ہوتے نہیں دیکھنا چاہوں گا، میں کھیلوں کو انسانی ترقی کے سفر کا اہم حصہ سمجھتا ہوں۔ اگر ہم بات کریں کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اس لیے اگر ہم کھیل کی تکنیک کی بات کریں تو میں اس کا ماہر نہیں ہوں۔ اس کی تکنیک جاننے والے ہی بتا سکتے ہیں کہ کس کا کھیل بہتر ہے۔ لیکن کچھ نتائج یہ بتاتے ہیں کہ جیسے کچھ دن پہلے ہندوستان اور پاکستان کا میچ ہوا تھا۔ جو نتائج سامنے آئے ان سے معلوم ہوا کہ کون سی ٹیم بہتر ہے۔ مشہور پوڈ کاسٹر اور اے آئی کے محقق لیکس فریڈ مین کو دیے گئے انٹرویو میں وزیر اعظم نریندر مودی نے پاکستان اور چین پر بات کی۔ انہوں نے چین بھارت تعلقات اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اپنی دوستی کے بارے میں بھی بہت سی باتیں کہی ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان اور چین کے تعلقات نئے نہیں ہیں، دونوں قدیم ثقافتیں ہیں۔ جدید دنیا میں بھی ہمارا ایک کردار ہے، اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہندوستان اور چین صدیوں سے ایک دوسرے سے سیکھ رہے ہیں۔ پرانے ریکارڈ کے مطابق دنیا کی جی ڈی پی کا 50 فیصد سے زیادہ صرف ہندوستان اور چین کا ہوا کرتا تھا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ پچھلی صدیوں میں ہمارے اور چین کے درمیان تنازعات کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ ہمارے دونوں ملک ہمیشہ ایک دوسرے سے سیکھتے رہے، ایک وقت تھا جب چین پر بدھا کا بہت اثر تھا، یہ خیال یہاں سے وہاں تک چلا گیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تعلقات مستقبل میں بھی ایسے ہی رہیں۔ جب دو پڑوسی ملک ہوں تو کچھ فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایسے جھگڑے ہوتے ہیں جو خاندان میں جھگڑے میں نہ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پی ایم مودی نے کہا کہ چین کے ساتھ ہمارا سرحدی تنازعہ جاری ہے۔ سال 2020 میں سرحد پر پیش آنے والے واقعات نے ہمارے درمیان فاصلے بڑھا دیے۔ میں نے ابھی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی ہے۔ تب سے سرحد پر حالات بہتر ہوئے ہیں۔ 2020 کے مقابلے میں اب سرحد پر کافی بہتری آئی ہے۔

مسلمان زیادہ سے زیادہ آئی اے ایس-آئی پی ایس بنیں گے تو ملک کو فائدہ ہوگا: نتن گڈکری

نئی دہلی: اپنے بے باک انداز کے لیے مشہور مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ہفتہ کو کہا ہے کہ وہ عوامی بات چیت میں مذہب اور ذات کو نہیں لاتے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے ہیں کیونکہ انہیں یقین ہے کہ لوگ سماج کی خدمت کو سب سے اوپر مانتے ہیں۔ اس دوران گڈکری نے اپنے انتخابی دورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا، "جو کرے گا ذات کی بات اس کو ماروں گا لات"۔ گڈکری نے کہا کہ انہوں نے یہ خیال انتخاب ہارنے یا وزیر کا عہدہ چلے جانے کی پرواہ کیے بغیر جاری رکھا۔ ناگپور کے سنٹرل انڈیا انسٹی ٹیوٹ کے کنووکیشن میں حصہ لیتے ہوئے گڈکری نے کہا کہ "ہم کبھی ان چیزوں (مذہب/سیاست) کو لے کر تفریق نہیں کرتے۔ میں سیاست میں ہوں اور یہاں بہت کچھ کہا جاتا ہے لیکن میں نے طے کیا کہ میں اپنے طریقے سے کام کروں گا اور یہ نہیں سوچوں گا کہ مجھے کون ووٹ دے گا اور کون نہیں۔" انہوں نے آگے کہا، "جب میں ایم ایل سی تھا تو میں نے انجمن اسلام انسٹی ٹیوٹ (ناگپور) انجینئرنگ کالج کی منظوری دی۔ مجھے محسوس ہوا کہ مسلم سماج کو اس کی ضرورت ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اگر مسلم طبقے سے زیادہ سے زیادہ انجینئر، آئی پی ایس، آئی اے ایس افسر نکلتے ہیں تو سبھی کی ترقی ہوگی۔ ہمارے پاس سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی بہترین مثال ہے۔ نتن گڈکری نے کہا کہ آج ہزاروں طلبا انجمن اسلام کے بینر تلے انجینئر بن چکے ہیں۔

کانگریس نے بوڈولینڈ امن معاہدے کا مذاق اڑایا تھا، آج خطے میں مستقل امن ہے: امت شاہ

کوکراجھار (آسام)، 16 (ایس کا)۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بوڈو امن معاہدے کی مضبوطی کو اجاگر کرتے ہوئے کانگریس پر طنز کیا۔ شاہ نے کہا کہ جب 27 جنوری 2020 کو بوڈولینڈ ٹیریٹوریل ریجن (ڈی ٹی آر) امن معاہدے پر دستخط ہوئے تو کانگریس نے اس کا مذاق اڑایا تھا لیکن آج یہ معاہدہ خطے میں پائیدار امن کی بنیاد بن گیا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اتوار کو آسام کے کوکراجھار میں آل بوڈو اسٹوڈنٹس یونین (اے بی ایس یو) کے 57 ویں سالانہ کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔ مرکزی وزیر شاہ نے کہا کہ معاہدے کی 82 فیصد دفعات کو مرکزی اور آسام حکومتوں نے پہلے ہی نافذ کیا ہے۔

کیدارناتھ میں غیر ہندوؤں کے داخلے پر پابندی لگانے کی تیاری

کیدارناتھ: کیدارناتھ دھام میں غیر ہندوؤں کے داخلے پر پابندی لگانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اس بارے میں مقامی ایم ایل اے آشا نوٹیال نے معلومات دی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کچھ غیر ہندو عناصر کیدارناتھ دھام کی مذہبی عظمت کو خراب کرنے کے مقصد سے وہاں گوشت، مچھلی اور شراب پیش کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ آشا نوٹیال نے کہا کہ ایسے لوگوں کی نشاندہی کی جائے گی اور انہیں وہاں آنے سے روکا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حال ہی میں انچارج وزیر سوربھ بہوگنا نے کیدارناتھ میں ایک میٹنگ کی تھی، جس میں اس تجویز پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں یہ تجویز بھی پیش کی گئی تھی کہ ایسے غیر ہندو افراد پر مکمل طور پر پابندی عائد کی جائے جو کیدارناتھ دھام کی توہین کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بی جے پی ایم ایل اے آشا نوٹیال نے کہا کہ ہمارے انچارج وزیر سوربھ بہوگنا نے انتظامیہ، مقامی لوگوں، تاجروں، ہوٹل مالکان اور خیمہ و دکان مالکان کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں مقامی تاجروں نے کھل کر کہا کہ کچھ غیر ہندو افراد علاقے میں گوشت، شراب اور دیگر ممنوعہ اشیاء لانے میں ملوث ہیں، جس سے کیدارناتھ مندر کی عزت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

سناتن دھرم کسی کی قبر کو توڑنے کی اجازت نہیں دیتا

اورنگ زیب کے مقبرے کے دفاع میں آچاریہ پرمود کرشنم

نئی دہلی: مغل حکمران اورنگزیب کا تنازع ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ کئی ہندو تنظیموں اور دیگر لوگوں نے اورنگ زیب کے مقبرے کو ہٹانے کے لیے بڑے پیمانے پر تحریک چلانے کا انتباہ دیا ہے۔ ادھر آچاریہ پرمود کرشنم اورنگ زیب کے مقبرے کے دفاع میں آگے آئے ہیں۔ اس حوالے سے انہوں نے بڑا بیان دیا ہے۔

کالکی دھام کے سربراہ آچاریہ پرمود کرشنم نے کہا کہ سناتن دھرم کسی کی قبر کو توڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ سناتن مرنے والوں سے لڑنا نہیں سکھاتا، سناتن دھرم ان تمام روحوں کا احترام کرتا ہے جو زمین چھوڑ چکے ہیں، جو مر چکے ہیں۔ ہم دشمن کی بھی توہین نہیں کرتے۔ آچاریہ پرمود کرشنم نے مزید کہا کہ "روح مذہب اور روابط سے بالاتر ہے، ہم تمام روحوں کا احترام کرتے ہیں۔ کسی کے دل و جان کو ٹھیس پہنچانا ہندوستان کی ثقافت کے خلاف ہے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کئی ہندو تنظیمیں مغل حکمران اورنگ زیب کے مقبرے کو ہٹانے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

hwfindia.org
hwfindia2026
VISION 2026
Creating Partnership with the Needy
HUMAN WELFARE FOUNDATION

18+ Years of Interventions Activities in 24 States

School Capacity Building
₹ 9 L - Construction of One Classroom
₹ 60,000 - Furniture for One Classroom
₹ 25,000 - Classroom Space
₹ 2.5 L - Computer Lab for a School
₹ 35,000 - One Computer
₹ 4 L - Science Lab for a School
₹ 1 L - Smart Board for a School
₹ 40 L - Primary School (3 Classroom, Toilet)
₹ 40 L - Student Hostel (50 Capacity)

Community Learning Centre
Informal Education in Slums & Slum-like Areas
₹ 10,000 - Sponsorship of One Student/Year

Scholarship
₹ 10,000 - For One UG Student
₹ 15,000 - For One PG Student
₹ 30,000 - Prof. Siddique Hassan PG Scholarship

School Enrolment Program
To enhance School Enrolment in Backward Villages
₹ 3,500 - School Fees for One Student/Year
₹ 1,500 - School Kit for One Student

Medical Support
₹ 10 L - One Ambulance
₹ 20,000 - One Health Awareness Program
₹ 1,500 - For One Free-Dialysis

Govt. Scheme Facilitation Centre
₹ 1.5 L - Establishment of One Centre
₹ 2.5 L - Running Expense of One Centre/Year

Vocational Training
₹ 4.5 L - Establishment of One Computer Centre
₹ 1 L - Skill Development Program (For a batcch of 30)

Orphan Care Program
₹ 20,000 - Scholarship for One Child/Year
₹ 4,500 - Sponsorship of Residential Education of One Orphan/Month

Career Guidance
₹ 10,000 - One Guidance Program
₹ 1.2 L - Sponsorship of One State Civil Service Aspirant

SCAN TO DONATE
Human Welfare Foundation
Current A/c 13020200052051
FEDERAL BANK, Nehru Place New Delhi
IFSC FDRL0001302
Email or WhatsApp us the fund transfer details
account@hwfindia.org | +91 70428 92026

HUMAN WELFARE FOUNDATION
E-89, AFE, Hari Kothi Lane, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-25 | +91 11 45056442 | +91 70428 98301 | info@hwfindia.org

گزشتہ 2005 سے حج اور عمرہ سروس میں ایک بھروسہ مند نام
IATA
الخدم گروپ
حج، عمرہ، زیارت، ہوٹل، ایئر ٹکٹنگ
AL KHADAM GROUP
خصوصی عمرہ
20 دن 85,000/-
آپ سبھی کو رمضان کی آمد مبارک
رمضان عمرہ پیکیج 2025 35-دن 1,35,000/- Saudi Airlines سعودی ایئرلائنس
عید کے بعد عمرہ پیکیج 2025 15-دن 50,000/- Saudi Airlines سعودی ایئرلائنس
نور پیکیج میں سبھی ٹرانسپورٹیشن، 3 وقت کا کھانا اور سبھی زیارتیں اس میں شامل ہیں
بکنگ جاری ہے رابطہ کریں:
Mobile: 9811597786, 93136 56416
Add.: B-2, Ground Floor, 3514, Kucha Lal Man, Darya Ganj, Delhi-110002

آپ حکومت کے تین سال کی تکمیل کے بعد، اہلیہ کے ساتھ کیجریوال امرتسر، پنجاب پہنچے

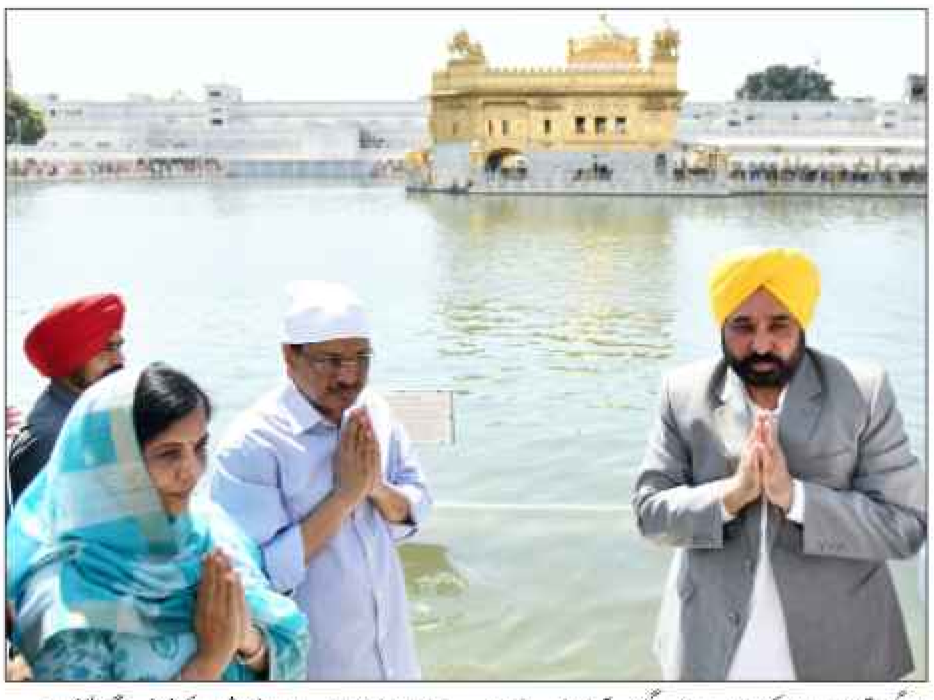

نئی دہلی رپنجاب ، 16 مارچ : عام آدمی پارٹی کی قومی کنوینر اروند کیجریوال اپنی اہلیہ سنیتا کیجریوال کے ساتھ امرتسر پہنچے اور پنجاب میں عام آدمی پارٹی کے تین سال مکمل کرنے کے بعد چکھنڈ شری ہرمندر صاحب کے حاضری لگائی۔ اس دوران وزیر اعلی پنجاب بھگونت مان بھی اپنے کنبہ کے ساتھ ان کے ساتھ موجود رہے۔ ایکس پر اس معلومات کو شیئر کرتے ہوئے ، اروند کیجریوال نے کہا کہ 10 دن کے بعد وپشنا سادھنا کے بعد امرتسر پہنچے ۔ شری ہرمندر صاحب، گرو مہاراج جی کے یہاں ہر ایک کی خوشی ،خوشحالی اور پیشرفت دعا کی ۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ، اروند کیجریوال نے کہا کہ آج عام آدمی پارٹی کی پنجاب حکومت نے تین سال مکمل کیے ہیں۔ 16 مارچ 2022 کو ، سردار بھگونت مان نے پنجاب کے وزیر اعلی کی حیثیت سے حلف لیا۔ آج ہم شری گروجی مہاراج کی عدالت میں آئے اور اس کی برکتیں حاصل کیں کہ انہوں نے تین سالوں میں ہماری رہنمائی کی ۔ ہمیں لوگوں کی خدمت جاری رکھیں گے اور گروجی مہاراج کے ذریعہ دیئے گئے راستے پر چلنا چاہئے۔ ہمیں غریبوں کی خدمت کرنی ہے۔ جن کے پاس کچھ نہیں ہے ، ان کی خدمت کرنی ہوگی۔ لوگوں کو انصاف دینا ہوگا۔ اروند کیجریوال نے کہا کہ آج پنجاب میں سب سے بڑا مسئلہ منشیات اور بدعنوانی ہے۔ پنجاب کے لوگوں نے اب منشیات اور بدعنوانی دونوں کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تین کروڑ افراد نے مل کر منشیات کے عادی افراد اور بدعنوانوں کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ یہ انصاف کی لڑائی ہے۔ شری گروجی مہاراج ہمیں طاقت فراہم کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی مزید خدمت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم راج نہیں چلا رہے ہیں ، بلکہ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے دوران ، وزیر اعلی بھگونت مان نے کہا کہ آج پنجاب میں عام آدمی پارٹی کی حکومت نے تین سال مکمل کیے ہیں۔ تین سال پہلے ، 16 مارچ 2022 کو ، شہید اعظم سردار بھگت سنگھ کی جائے پیدائش کھٹکڑ گاؤں میں عام آدمی پارٹی کی حکومت نے حلف لیا تھا۔ پورے پنجاب رنگلا پنجاب کو بنانے کے لئے ، پنجاب کو منشیات سے پاک ، تعلیم حاصل کرتا ہوئی صحت ، بجلی اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں بہت بڑی چیزیں کرنا بہت بڑی بات ہے۔ تین سال بعد ، شری گروجی مہاراج کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ بھگونت مان نے کہا کہ اروند کیجریوال نے جو ضمانت دی ہے اور وہ سوچ جس کے ساتھ عام آدمی پارٹی تشکیل دی گئی تھی ، عام آدمی پارٹی حکومت پنجاب میں کام کر رہی ہے ، اس سوچ کو برقرار رکھ رہی ہے۔ ہماری حکومت ایک مکمل منصوبے میں منشیات کی لت کے خلاف جنگ کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ، اگر تحصیل سے کہیں بھی بدعنوانی ہیا کر رہی ہے تو ، اس کے خلاف بھی ایک جنگ ہے۔

چلے چلو کہ زمانے نے چال چل دی ہے!

امیر حلقہ دہلی نے آج وقف ترمیمی بل کے خلاف مظاہرہ میں جنتر منتر پر شامل ہونے کی اپیل کی

نئی دہلی، 16 مارچ (پریس ریلیز): وقف کی جائیدادوں پر حکومت کی نگاہ بد پڑ چکی ہے۔ وہ کسی بھی صورت حال میں اسے ہڑپنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ وقف کی جائیدادیں کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے نام پر ہے جس کا تحفظ مسلمانوں پر فرض ہے۔ جن میں مساجد، مدارس، قبرستان، یتیم خانے، ہسپتال، تعلیمی ادارے، رفاہی ادارے، خانقاہیں و درگاہ وغیرہ شامل ہیں، مگر حکومت وقت ہمارے شرعی معاملات میں دخل اندازی کر کے ہمارے شعائر اسلامی کو تباہ کرنے اور ان پر اپنا قبضہ جمانے کی کوشش کر رہی ہے۔ حکومت کو اسے فروخت کرنے کا قطعی کوئی اختیار نہیں ہے۔ مسلمانان ہند کے مطالبے پر سابقہ حکومتوں کے ذریعہ وقف بورڈوں کا قیام کیا جاتا رہا ہے، تاکہ اوقاف کی املاک کا تحفظ ہو اور جائیدادوں کے نظم ونسق کا انتظام بہتر طور پر ہو سکے۔ لیکن موجودہ حکومت نے اس پر اپنا قبضہ جمانے کے لیے قانون کا سہارا لے رہی ہے ۔ مگر مسلمان کسی بھی صورت میں اس ظالمانہ قانون کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مسلم پرسنل لا ء انتظامیہ کمیٹی برائے مظاہرہ سلیم اللہ خان امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند دہلی نے آج جاری اپنے ایک پریس بیان کے ذریعہ کیا۔ واضح رہے کہ بورڈ کے موقف کے ساتھ ملک کے تمام انصاف پسند لوگ اور تمام دینی و ملی جماعتیں ساتھ آرہی ہیں۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند اپنی سابقہ تحریکات کے ساتھ بورڈ کے شانہ بشانہ ہے۔ انہوں نے ملت اسلامیہ سے وابستہ تمام اکائیاں جنتر منتر پر پورے عزم وحوصلے کے ساتھ اپنے اپنے وسائل وذرائع کا استعمال کر کے صبح دس بجے پہنچ کر اپنی ملی حمیت کا ثبوت دینے کی اپیل کی ہے۔

ناگرک وکاس کیندر کے کھمم سینٹر کا تلنگانہ کے وزیر زراعت نے افتتاح کیا

سرکاری فلاحی اسکیموں کا فائدہ مستحقین تک پہنچانے میں این وی کے کا اہم رول/تھومالا ناگیشور

نئی دہلی (پریس ریلیز) سماجی ترقی کے میدان میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے، این وی کے انڈیا نے تلنگانہ کے کھمم میں ایک نیا مرکز قائم کیا ہے۔ اس مرکز کا باضابطہ افتتاح تلنگانہ کے وزیر زراعت جناب تھومالا ناگیشور راؤ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر مقامی حکام، سماجی رہنما اور مستفید ہونے والے افراد بھی موجود تھے۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر زراعت تھومالا ناگیشور راؤ نے این وی کے انڈیا کی خدمات کو سراہتے ہوئے اسے "سماجی بہبود کے درست حقداروں تک پہنچانے کی ایک انقلابی کوشش" قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرکاری فلاحی اسکیموں کا فائدہ صرف مستحق افراد تک پہنچے، اور اس عمل میں این وی کے انڈیا کا کردار نہایت اہم ہے۔ کھمم میں قائم ہونے والا یہ نیا NVK مرکز عوام کو سرکاری فلاحی اسکیموں تک آسان اور شفاف رسائی فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ یہ مرکز حکومت اور مقامی برادری کے درمیان ایک مضبوط پل کا کردار ادا کرے گا تاکہ سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دیا جا سکے۔ این وی کے انڈیا کی اس توسیع سے تلنگانہ سمیت دیگر ریاستوں میں بھی سماجی انصاف اور اقتصادی ترقی کے مشن کو مزید تقویت ملے گی۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ کے باوجود گھریلو سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں آج کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے دہلی میں پٹرول 94.72 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 87.62 روپے فی لیٹر رہا۔ تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی معروف کمپنی ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن کی ویب سائٹ پر جاری کردہ نرخوں کے مطابق آج ملک میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ممبئی میں پٹرول 104.21 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 92.15 روپے فی لیٹر پر رہا۔ دہلی میں ان کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ عالمی سطح پر، امریکی خام تیل ہفتے کے آخر میں 0.96 فیصد بڑھ کر 67.19 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔ اسی طرح اس عرصے کے دوران لندن برینٹ کروڈ کی قیمت 0.10 فیصد اضافے کے ساتھ 70.65 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گئی۔

دہلی میں بی جے پی کی تنظیمی تشکیل نو کا عمل اگلے ہفتے سے ہوگا شروع: سچدیوا

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) دہلی کے ریاستی صدر وریندر سچدیوا نے اتوار کو کہا کہ دہلی بی جے پی کی تنظیمی تشکیل نو کا عمل اگلے ہفتے سے شروع ہو جائے گا، جسے ہم ایک تنظیمی تہوار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ راجدھانی میں اسمبلی انتخابات کے بعد دہلی بی جے پی میں بھی تشکیل نو کا عمل شروع ہونے والا ہے۔ اس کے لیے مرکزی قیادت کی ہدایت پر قومی انتخابی افسر اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کے لکشمن نے ریاستی انتخابی افسر اور ریاستی کو۔ الیکشن افسروں کا اعلان کیا ہے۔ ڈاکٹر لکشمن نے مہیندر ناگپال کو دو شریک انتخابی افسروں کے ساتھ دہلی کے لیے انتخابی افسر مقرر کیا ہے۔ یوگیش آترے اور مسٹر وشے سونکی کو بھی اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر سچدیوا نے کہا ہے کہ بی جے پی اجتماعی قیادت سے چلنے والی پارٹی ہے۔ ہم ہر کارکن کو تنظیمی ڈھانچے میں شامل ہونے کا موقع دیتے ہوئے پارٹی میں اندرونی جمہوریت کو بھی یقینی بناتے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے کہا کہ تنظیمی ڈھانچے کے عمل کے تحت بوتھ کمیٹی، منڈل کمیٹی، ضلع کمیٹی سے لے کر ریاستی کمیٹی تک انتخاب کا موقع دیا جائے گا، لیکن ساتھ ہی جہاں کارکنان چاہیں، رابطہ کاری کے ذریعے کمیٹیاں بھی تشکیل دی جا سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ قومی راجدھانی میں اسمبلی انتخابات کی وجہ سے بی جے پی کا تنظیمی سیلہ شروع نہیں ہو سکا۔ دہلی میں اسمبلی انتخابات مکمل ہونے اور بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد اب ریاستی بی جے پی میں تنظیمی انتخابی سیلہ شروع ہونے جا رہا ہے۔

جسٹس جوائے مالیہ باگچی پیر کو سپریم کورٹ کے جج کے طور پر حلف لیں گے

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) جسٹس جوائے مالیہ باگچی پیر کو سپریم کورٹ کے جج کے طور پر حلف لیں گے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ انہیں حلف دلائیں گے۔ پیر کو سپریم کورٹ میں منعقد ہونے والی حلف برداری کی تقریب میں دیگر ججوں اور سینئر وکلاء کے علاوہ کئی معززین بھی موجود ہوں گے۔ جسٹس باگچی کی حلف برداری کے ساتھ ہی عدالت عظمیٰ میں ججوں کی تعداد 34 کے مقابلے میں 33 ہو جائے گی۔ جسٹس باگچی 2 اکتوبر 2031 کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے وہ مئی (2031) میں چیف جسٹس آف انڈیا بن سکتے ہیں۔ جسٹس کھنہ کی سربراہی میں اور جسٹس بھوشن آر گوئی، جسٹس سوریہ کانت، جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس وکرم ناتھ پر مشتمل کالجیم نے 6 مارچ کو جسٹس باگچی کو سپریم کورٹ کے جج کے طور پر ترقی دینے کی سفارش کی تھی۔ تقرری کی سفارش کے لیے جج کے عہدے کے لیے ممکنہ امیدواروں کا جائزہ لیتے ہوئے ، کالجیم نے امیدواروں کی میرٹ، دیانتداری اور عدالتی قابلیت کے علاوہ علاقائی نمائندگی اور سنیارٹی جیسے پہلوؤں پر بھی غور کیا۔ جسٹس باگچی کو قانون کے مختلف شعبوں میں ہائی کورٹ کے جج کے طور پر 13 سال کا وسیع تجربہ ہے۔ انہیں جون 2011 میں کلکتہ ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا تھا۔ جنوری 2021 میں ان کا تبادلہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ اور پھر نومبر 2021 میں کلکتہ ہائی کورٹ میں کیا گیا۔ 10 مارچ کو مرکزی حکومت نے جسٹس باگچی کی سپریم کورٹ کے جج کے طور پر تقرری کا اعلان کیا تھا۔ محکمہ انصاف، مرکزی وزارت قانون وانصاف نے 10 مارچ کو کلکتہ ہائی کورٹ کے جج جسٹس باگچی کی ترقی کا اعلان کرتے ہوئے نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔

اقلیتی مورچہ عید پر "سوغات مودی" مہم کے ذریعے 32 لاکھ ضرورت مندوں تک پہنچے گا: جمال صدیقی

دہلی: بی جے پی اقلیتی مورچہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں "سوغات مودی" مہم کے ذریعے عید کے موقع پر 32 لاکھ ضرورت مندوں تک پہنچنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اقلیتی مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی نے میڈیا کو بتایا کہ رمضان کے مقدس مہینے اور آنے والے تہواروں عید، گڈ فرائیڈے، ایسٹر نوروز اور بھارتیہ سموت نئے سال کے موقع پر مورچہ "سوغات مودی" مہم کے ذریعے ضرورت مند لوگوں تک پہنچنے کا کام کرے گا۔ اس کے علاوہ ضلع سطح پر بھی عید ملن کی تقریب کا اہتمام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مورچہ کے 32 ہزار عہدیدار 32 ہزار مساجد سے رابطہ کریں گے اور 32 لاکھ ضرورت مندوں کو سوغات مودی کٹ کے ذریعے ضروری اشیاء بطور تحفہ پہنچائیں گے۔ ہر اہلکار مسجد کمیٹی کی مدد سے، ایک مسجد سے 100 ضرورت مندوں کی شناخت کرے گا اور انہیں تحفے کے طور پر سوغات مودی کٹ فراہم کرے گا۔ ان کی ضرورت کی چیزیں کٹ میں دستیاب ہوں گی۔ ہمیں رمضان کے مہینے میں ضرورت مندوں، کمزور پڑوسیوں اور غریب رشتہ داروں کی دل وجان سے مدد کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح کا ایک مورچہ گڈ فرائیڈے، ایسٹر، نوروز اور ہندوستانی نئے سال کی تقریبات میں شرکت کرے گا اور ضرورت مندوں میں "سوغات مودی" کٹس تقسیم کر کے گنگا جمنی ثقافت کی مثال قائم کرے گا۔ جمال صدیقی کی جانب سے کارکنوں کو ان تہواروں کے ذریعے ہم آہنگی اور بھائی چارہ برقرار رکھنے کی ہدایت بھی کی گئی۔ جمال صدیقی نے ورچوئل میٹنگ کے ذریعے مورچہ کے عہدیداروں کو یہ پیغام دیا۔ میٹنگ کی صدارت اقلیتی مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی نے کی اور اہم موجودگی میں بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری اور مورچہ کے قومی انچارج دشینت کمار گوتم موجود تھے۔ اس موقع پر قومی افسر، ریاستی انچارج، ریاستی صدر، ریاستی جنرل سکریٹری، ریاستی صوفی سمواد، مودی دوستا ابھیان پروگرام کے انچارج اور شریک انچارج، ضلع صدر موجود تھے۔ اجلاس کی نظامت ڈاکٹر اسلم نے کی اور بی جے پی اقلیتی مورچہ کے قومی نائب صدر ایس ایم نے اختتام کیا۔ اکرم جی نے شکریہ کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر دہلی کے سابق ریاستی صدر اقلیتی مورچہ مرحوم حاجی نثار احمد کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں کی افطار پارٹی میں مشترکہ ثقافت اور ہم آہنگی کا منظر دیکھنے کو ملا

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) اسلامی کیلنڈر کے مقدس مہینے، رمضان میں، رمضان اور ہولی جیسے مقدس تہواروں کے دوران ملک کی فضا ہر طرف خوشی اور مسرت سے بھر جاتی ہے دہلی کے لودھی روڈ پر واقع انڈیا اسلامک کلچر سینٹر میں دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں کی طرف سے آج ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں دہلی کی وزیر اعلی محترمہ ریکھا گپتا، مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور اور اقلیتی امور کے کرن رجیجو، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر وریندر سچدیوا، دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا اور ڈپٹی اسپیکر موہن سنگھ بشٹ نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ دہلی حکومت کے وزیر پرویش ورما، لوک سبھا کے اراکین محترمہ بانسوری سوراج، محترمہ کمل جیت سوراج، آر کے پورم سے ایم اے مسٹر انل شرما، گاندھی نگر کے ایم ایل اے مسٹر اروند سنگھ لولی، مالویہ نگر کے ایم ایل اے مسٹر ستیش اپادھیائے، آر ایس ایس کے سینئر لیڈر مسٹر اندریش کمار، قومی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین اقبال سنگھ لال پورہ، بی جے پی کے سینئر لیڈر مسٹر شاہنواز حسین پارٹی کے ترجمان مسٹر ظفر، سینئر صحافی اور انڈیا ٹی وی کے چیئرمین مسٹر رجت شرما اور دہلی کے مختلف سماجی اور تعلیمی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ محترمہ کوثر جہاں، چیئرمین، دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی جانب سے ذاتی سطح پر منعقد کی گئی اس افطار پارٹی میں شرکت کرنے والے تمام سینئر لوگوں نے میڈیا کے سامنے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس افطار پارٹی کو دہلی میں منعقد کی گئی دیگر افطار پارٹیوں سے خاص اور مختلف قرار دیا اور کہا کہ کوثر جہاں کی افطار پارٹی واقعی ہندوستان کی ملی جلی ثقافت اور ہم آہنگی کی عکاسی کرتی ہے، جو کہ بلاشبہ ہر ایک کے لیے عزت اور احترام کی علامت ہے۔ ہندوستان کے ایک بڑے اور مقدس تہوار ہولی کے صرف ایک دن بعد اس افطار پارٹی کا اہتمام اور اس میں مختلف سماجی طبقوں کے اتنے زیادہ لوگوں کی آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں سماجی ہم آہنگی کا تانا بانا پوری طرح سے مضبوط اور برقرار ہے۔

آسیان ممالک کے وزرائے دفاع کی میٹنگ بدھ کو

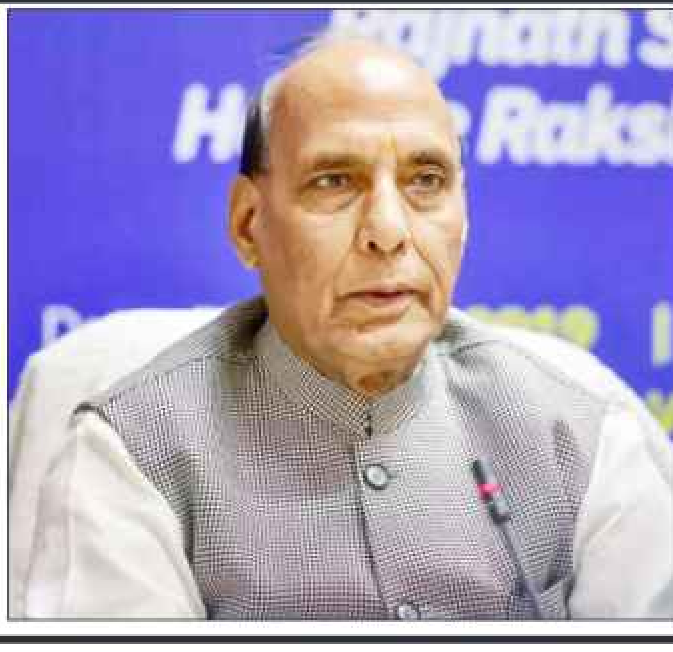

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) آسیان وزرائے دفاع کی میٹنگ-پلس (اے ڈی ایم ایم-پلس) اور انسداد دہشت گردی کے ماہر ورکنگ گروپ (ای ڈبلیو جی) کی 14 ویں میٹنگ 19 سے 20 مارچ تک نئی دہلی میں ہوگی۔

ہندوستان اور ملیشیا اس میٹنگ کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ اس میٹنگ میں 10 آسیان رکن ممالک (برونائی، کمبوڈیا، انڈونیشیا، لاؤ پی ڈی آر، ملیشیا، میانمار، فلپائن، ویتنام، سنگاپور اور تھائی لینڈ) اور 8 مذاکرہ شراکت دار (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی کوریا، جاپان، چین، امریکہ اور روس) نیز تیمور لیسٹے اور آسیان سکریٹریٹ کے وفود شرکت کریں گے ۔ ہندوستان پہلی بار انسداد دہشت گردی پر کام کرنے والے ای ڈبلیو جی کا شریک صدر ہوگا۔ 19 مارچ 2025 کو، دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ افتتاحی تقریب کے دوران کلیدی خطاب کریں گے ۔ یہ میٹنگ 2024-2027 کے جاری دورانیے کے لیے ای ڈبلیو جی کے تحت منصوبہ بند سرگرمیوں کا پہلا اجلاس ہوگا۔ بات چیت کا مقصد ایک مضبوط اور جامع حکمت عملی تیار کرنا ہے تاکہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے بدلتے ہوئے خطرے کا مقابلہ کیا جا سکے ۔ میٹنگ میں آسیان اور اس کے ڈائیلاگ پارٹنرز کی دفاعی افواج کے زمینی تجربات کا تبادلہ کیا جائے گا۔ یہ میٹنگ 2024-2027 کے لیے منصوبہ بند سرگرمیوں، مشقوں، سیمیناروں اور ورکشاپوں کی بنیاد رکھے گی۔ اے ڈی ایم ایم پلس شریک ممالک کی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کے درمیان عملی تعاون کے لیے ایک پلیٹ فارم کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس وقت یہ سات اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے انسداد دہشت گردی، سمندری سلامتی، انسانی امداد اور آفات کا انتظام، امن مشنز، فوجی طب، انسانی بنیادوں پر بارودی سرنگوں سے بچاؤ اور سائبر سکیورٹی۔ ان شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے ای ڈبلیو جیز قائم کیے گئے ہیں۔ ای ڈبلیو جیز میں سے ہر ایک کی مشترکہ صدارت ایک آسیان رکن ملک اور ایک ڈائیلاگ شراکت دار کرتے ہیں، جو تین سالہ دورانیے کے مطابق ہوتی ہے۔ مشترکہ صدور کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ صدارت کے آغاز میں تین سالہ مدت کے لیے ای ڈبلیو جی کے مقاصد، پالیسی رہنما اصول اور سمتوں کا تعین کریں، سالانہ کم از کم دو ای ڈبلیو جی اجلاسوں کا انعقاد کریں۔ اور تیسرے سال میں تمام رکن ممالک کے لیے کسی بھی شکل میں ایک مشق (ٹیبل ٹاپ/فیلڈ ٹریننگ/اسٹاف/کمیونیکیشن وغیرہ) منعقد کریں تاکہ تین سالہ دورانیے کے دوران عملی تعاون میں ہونے والی پیشرفت کا جائزہ لیا جا سکے۔

ہندوستان کی اہم سفارتی کانفرنس رائسینا ڈائیلاگ 17-19 مارچ کو منعقد ہوگی

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) جیو پولیٹکس اور جیو اکنامکس پر ہندوستان کی اہم سفارتی کانفرنس، رائسینا ڈائیلاگ 17-19 مارچ کو منعقد ہوگی، جس میں نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن کے ساتھ کم از کم 20 ممالک کے وزرائے خارجہ شرکت کریں گے ۔ وزیر اعظم نریندر مودی 17 مارچ کو رائسینا ڈائیلاگ کے 10 ویں ایڈیشن کا افتتاح کریں گے ۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن افتتاحی سیشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے اور کلیدی خطبہ پیش کریں گے ۔ بین الاقوامی برادری کو درپیش مشکل مسائل پر بات چیت کرنے اور آگے بڑھنے کا راستہ تلاش کرنے پر تبادلہ خیال کے لیے ، 10 ویں رائسینا ڈائیلاگ میں تقریباً 125 ممالک کے نمائندے شرکت کریں گے ، جن میں وزراء، سابق سربراہان حکومت، فوجی کمانڈرز، صنعت کے لیڈران، ٹیکنالوجی کے سرخیل، ماہرین تعلیم، صحافی، اسٹریٹجک امور کے ماہرین اور تھنک ٹینک کے ماہرین شامل ہیں۔ 2025 کی کانفرنس کا موضوع "کالچکر - لوگ، امن اور زمین" ہے۔ تین دنوں کے دوران، دنیا بھر کے فیصلہ ساز اور مفکرین چھ موضوعاتی محور پر مختلف نشستوں کی بات چیت میں ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے ۔ تقریباً 125 ممالک کے 3500 سے زائد شرکت کنندگان اس مکالمے میں ذاتی طور پر شامل ہوں گے ، اور اس سرگرمی کو دنیا بھر میں لاکھوں افراد مختلف ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر دیکھیں گے ۔

اتحاد و بھائی چارہ ایک مہذب معاشرے کی پہچان

نور محمد کیدار ندوی

اتحاد و بھائی چارہ انسانی تمدن کی وہ اساس ہے جس پر امن و استحکام، ترقی و خوشحالی، محبت و یگانگت کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ جب بھی انسانیت نے وحدت و اخوت کے اصولوں کو اپنایا، معاشرتی فلاح و بہبود کے دروازے کھلے، مگر جب باہمی اختلافات تعصب کی بھینٹ چڑھے تو زوال، تباہی اور انتشار مقدر ٹھہرا۔ حقیقت یہ ہے کہ رنگ، نسل، زبان، عقیدہ اور نظریات میں تفاوت فطری امر ہے، لیکن یہی تنوع اگر ہم آہنگی کے قالب میں ڈھل جائے تو انسانی معاشرت ایک گلشن کی مانند مہک اٹھتی ہے، جہاں ہر رنگ کا پھول اپنی بہار دکھاتا ہے، ہر خوشبو فضا کو معطر کرتی ہے، اور ہر سمت سادگی، محبت اور رواداری کا نور بکھرتا ہے۔ جب دل بغض و نفرت سے آلودہ نہ ہوں، جب ذہنوں میں وسعت ہو، جب خیالات میں شائستگی ہو اور جب زبان سے ایسے الفاظ ادا ہوں جو کسی دل پر بارنہ ہوں، تبھی ایک مثالی سماج کا قیام ممکن ہے، جہاں نہ کوئی کسی کے عقیدے پر انگشت نمائی کرے، نہ کسی کے نظریات کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے، نہ کوئی کسی کی دل آزاری کا مرتکب ہو، بلکہ ہر شخص دوسرے کے جذبات، احساسات، عقائد اور مسلک کا احترام کرے اور یوں دنیا میں حقیقی معنوں میں امن و سکون کا ماحول پروان چڑھے۔ تمام الہامی مذاہب، آسمانی کتب اور جلیل القدر انبیاء و مصلحین کا پیغام یہی رہا ہے کہ انسانیت کو محبت، اخوت، عدل، مساوات اور حلم و بردباری کا درس دیا جائے، کسی پر ظلم نہ کیا جائے، کسی کے مذہب یا عقیدے کو تضحیک کا نشانہ نہ بنایا جائے، کسی بھی فرد، قوم، جماعت یا مسلک کو تکلیف نہ پہنچائی جائے، کیونکہ تعصب، تنگ نظری اور انتہا پسندی وہ زہر ہیں جو سماج کے قلب و روح کو کھوکھلا کردیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا" یعنی سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔ یہی پیغام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محبت کے فلسفے کے ذریعے دیا، یہی تعلیم گوتم بدھ نے عدم تشدد کے اصول میں پیش کی، یہی نکتہ ویدوں میں "وسودھیو کٹمبکم" یعنی پوری دنیا ایک خاندان ہے" کے ذریعے بیان کیا گیا، اور یہی فلسفہ سقراط، افلاطون، ارسطو اور دیگر مفکرین نے پیش کیا۔ جب تمام بڑے مذاہب، تمام عظیم فلسفی اور تمام الہامی کتب اتحاد، یگانگت اور محبت کا درس دیتی ہیں تو پھر اختلافات کو بنیاد بنا کر تفرقہ کیوں پیدا کیا جائے؟ ہر شخص کو اپنے مذہب، مسلک اور نظریے پر کاربند رہنے کا پورا حق حاصل ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ دوسروں کے عقائد کو نشانہ بنائے، کیونکہ ایک دوسرے کے اعتقادات کا احترام ہی وہ واحد راستہ ہے جس سے ایک مہذب، معتدل اور ہم آہنگ معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا ہوگا کہ اختلاف رائے انسانی شعور کی ترقی کی علامت ہے، مگر اختلاف کا مطلب دشمنی ہرگز نہیں، بلکہ یہ ایک مہذب مکالمے کا در کھولتا ہے، جہاں دلائل کی روشنی میں فکری ارتقا ممکن ہوتا ہے۔ افسوس کہ آج دنیا میں جو جنگ و جدل، نفرت و تعصب، قوم پرستی اور فرقہ واریت کی آگ بھڑک رہی ہے، اس کے پیچھے صرف اور صرف عدم برداشت، جہالت اور غلط فہمیاں کارفرما ہیں، جنہیں دور کرنا ہر ذی شعور انسان کی ذمہ داری ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ کسی بھی مذہب، قوم یا فرقے سے وابستہ افراد کو کسی بھی طور پر تکلیف نہ پہنچائیں، کسی کے عقائد کی تضحیک نہ کریں، کسی کے نظریات پر حملہ آور نہ ہوں، کسی کے مقدسات کی بے حرمتی نہ کریں، کسی کے جذبات کو مجروح نہ کریں، بلکہ باہمی محبت، ایثار، رواداری اور برداشت کے جذبے کو فروغ دیں تاکہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے جو حقیقی معنوں میں امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے، جہاں دل جوڑنے کا عمل ہو، دل توڑنے کا نہیں، جہاں محبت کے چراغ جلائے جائیں نفرت کی آندھیاں نہ چلائی جائیں، جہاں زبانیں میٹھے بول بولیں، تلخی و درشتی کی کڑواہٹ باقی نہ رہے، جہاں ہر شخص دوسرے کے وجود کو قبول کرے، اس کی رائے کا احترام کرے، اس کی آزادی پر قدغن نہ لگائے، اور اسے اس کے عقیدے کے مطابق جینے کا حق دے۔ یہی وہ طرز فکر ہے جس سے نفرت کی دیواریں گرتی ہیں، محبت کے دروازے کھلتے ہیں، اور انسانیت اپنے اصل مقام پر فائز ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ تعلیم و شعور کے ذریعے محبت و ہم آہنگی کے اصولوں کو فروغ دیں، بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیں، مشترکہ سماجی خدمات انجام دیں، عدم تشدد کے اصول کو عملی جامہ پہنائیں، اور میڈیا کو نفرت کے بجائے محبت کے پیغام کے لیے استعمال کریں تاکہ دنیا میں حقیقی معنوں میں وہ معاشرتی توازن قائم ہو جس کی بنیاد باہمی عزت و احترام پر ہو، جہاں نہ کوئی کسی پر ظلم کرے، نہ کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے، نہ کسی کی عقیدتی آزادی میں مداخلت کرے، بلکہ سب ایک دوسرے کے لیے باعث رحمت اور امن کے سفیر بن جائیں، کیونکہ یہی وہ واحد طریقہ ہے جس سے دنیا میں حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے اور محبت کی وہ شمع روشن کی جاسکتی ہے جو رہتی دنیا تک جگمگاتی رہے۔

17 رمضان معرکۂ یوم الفرقان

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ واقع ہوا۔ جسے ہم غزوہ بدر کے نام سے جانتے ہیں، یہ غزوہ 17 رمضان کو پیش آیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی جب کہ ان کی تعداد 313 تھی اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی، مسلمانوں کے پاس ہتھیار اور گھوڑے بھی بہت کم تھے۔ لیکن اللہ کی مدد، ایمان کی طاقت، نبی ﷺ کی محبت اور صحابہؓ کے بے مثال اتحاد نے اس جنگ میں کافروں کو بہت بری شکست سے دوچار کیا۔ مسلمانوں کے کل 14 افراد شہید ہوئے۔ اس کے مقابلے میں قریش کے 70 آدمی مارے گئے۔ 70 سے زیادہ گرفتار ہوئے۔ اس جنگ کو قرآن میں فرقان کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ ارشاد باری ہے: "اور جان لو کہ جو کچھ تمھیں بطور غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تمھیں اللہ پر یقین ہے اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر فرقان کے دن اتاری جس دن دونوں جماعتیں ملیں، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (الانفال 41) 17 رمضان المبارک 2ھ (17 مارچ 624ء) کو فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کی تلقین کی۔ مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش کا وقت تھا اس لیے کہ اپنے ہی بھائی بند سامنے کھڑے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے بیٹے عبد الرحمن سے اور حضرت حذیفہؓ کو اپنے باپ عتبہ سے مقابلہ کرنا تھا۔ صفیں درست ہوجانے کے بعد نبی اکرم ﷺ اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے، اللہ کی تسبیح کے بعد آپؐ یوں گویا ہوئے: "اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے، وہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر آج یہ مٹھی بھر لوگ ہلاک ہوگئے تو پھر قیامت تک تمام روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، مسند امام احمد) دعا کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے دوران جنگ ایک مٹھی کنکر اٹھائی اور دشمن کے لشکر کی طرف پھینک دی، اس ریت کا ذرہ جس کافر پر بھی جا کر گرا وہ اس جنگ میں مارا گیا۔ سورہ انفال کی آیت 17 میں نبی اکرم ﷺ کے کنکر مارنے کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے: "اور آپؐ نے (حقیقتاً وہ کنکر) نہیں پھینکی، جس وقت (بظاہر) آپ نے (کنکر) پھینکی تھی لیکن وہ (کنکر) اللہ تعالیٰ نے پھینکی۔" (الانفال: 17) جنگ کے آغاز پر عرب کے دستور کے مطابق پہلے انفرادی مقابلے ہوئے۔ سب سے پہلے عمر بن الحضرمی کا بھائی عامر میدان میں نکلا اور مدمقابل طلب کیا۔ مقابلے پر حضرت عمرؓ کا ایک غلام نکلا اور اس نے چشم زدن میں اس مغرور کا خاتمہ کردیا۔ جو اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لیے آیا تھا۔ اس کے بعد عتبہ بن ربیعہ اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید بن عتبہ میدان میں نکلے اور مقابل طلب کیے۔ تین انصاری صحابہؓ میدان میں نکلے لیکن ان تینوں کافروں نے یہ کہہ کر ان سے مقابلہ کرنے سے انکار کردیا کہ یہ ہمارے ہم پلہ نہیں ہیں اور پکار کر کہا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مقابلے پر قریش بھیجو۔ ہم عرب کے چرواہوں سے مقابلے کرنے کے لیے یہاں نہیں آئے ہیں۔" چنانچہ آپؐ کے ارشاد پر حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ مقابلے کے لیے نکلے۔ مغرور قریشی سرداروں نے ان کے نام پوچھے اور کہا: "ہاں تم ہمارے ہم پلہ ہو" مقابلہ شروع ہوا۔ چند لمحوں میں حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو جہنم رسید کردیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو قتل کر ڈالا اور لشکر اسلام سے تکبیر کی آواز بلند ہوئی۔ اس دوران میں عتبہ اور حضرت عبیدہؓ نے ایک دوسرے پر بھرپور وار کیا اور دونوں زخمی ہو کر گر پڑے۔ حضرت علیؓ اپنے مدمقابل سے فارغ ہو کر عتبہ کی طرف لپکے اور ایک ہی ضرب سے اس کا کام تمام کرکے حضرت عبیدہؓ کو لشکر میں اٹھا لائے۔ قریش نے اپنے نامور سرداروں کو یوں کٹتے دیکھا تو یکبارگی حملہ کردیا تاکہ اکثریت کے بل بوتے پر لشکر اسلام کو شکست دیں۔ غزوہ بدر میں مومنین کے جوش جہاد کا یہ حال تھا کہ ایک صحابی کھجوریں کھا رہے تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کا اعلان "آج کے دن جو شخص صبر و استقامت سے لڑے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا وہ یقیناً جنت میں جائے گا"۔ سنا تو کھجوریں پھینک دیں اور فرمایا: "واہ واہ میرے اور جنت کے درمیان میں بس اتنا وقفہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں۔" یہ کہہ کر اتنی بہادری سے لڑے کہ شہید ہوگئے اور چند لمحوں میں جنت کا فاصلہ طے کرلیا۔ اس ہنگامے میں انصار کے دو کم عمر بچے معاذ بن عمرو بن جموحؓ اور معاذ بن عفراءؓ، حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے کہا: "چچا جان! آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں وہ کہاں ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک کہ وہ مر نہ جائے یا میں شہید نہ ہو جاؤں" اتفاق سے ابوجہل کا گذر سامنے سے ہوا۔ حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف نے اس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اشارہ پاتے ہی یہ دونوں ننھے مجاہد اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف بھاگے۔ وہ گھوڑے پر سوار تھا اور یہ دونوں پیدل۔ جاتے ہی ان میں سے ایک نے ابوجہل کے گھوڑے پر اور دوسرے نے ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کردیا۔ گھوڑا اور ابوجہل دونوں گر پڑے۔ عکرمہ بن ابوجہل نے معاذ بن عمر کے کندھے پر وار کیا اور ان کا بازو لٹک گیا۔ باہمت نوجوان نے بازو کو راستے میں حائل ہوتے دیکھا تو پاؤں کے نیچے لے کر اسے الگ کردیا اور ایک ہی ہاتھ سے اپنے شکار پر حملہ کردیا۔ اتنے میں معاذ بن عفراء کے بھائی معوذ وہاں پہنچے اور انہوں نے ابوجہل کو ٹھنڈا کردیا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سرتن سے جدا کردیا۔ اللہ نے اس پہلے معرکے میں اہل ایمان کو شاندار فتح عطا فرمائی۔ پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کی دھاک بیٹھ گئی اور کفر کی ہوا اکھڑ گئی۔ قریش کا رعب اور دبدبہ خاک میں مل گیا۔ مدینہ کے یہود اور منافقین مایوس ہوگئے، مگر ان کے دلوں کا کینہ اندر ہی اندر لاوا بن کر پکتا رہا۔ شکست کی خبر مکہ میں پہنچی تو پورا شہر سکتے میں آگیا۔ کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا، جس کے افراد جنگ میں قتل نہ ہوئے ہوں یا مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی نہ بن گئے ہوں۔ غم کے مہیب سائے شہر پر چھا گئے۔ لوگوں کے دلوں سے خوشی اور ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ جنہیں چند سال پہلے تک مکہ کی وادیوں میں گھسیٹا جا رہا تھا وہ کمزوری و بے سروسامانی کے باوجود اپنے ایمان کی قوت سے اسلحے کی طاقت اور مادی وسائل پر غالب آچکے تھے۔ قریش مکہ کے تقریباً ساڑھے آٹھ سو جنگجو شکست کے بعد میدان جنگ سے بھاگنے میں کامیاب ہوگئے۔ اپنی کثرت کے زعم اور قوت کے پندار کا حشر دیکھنے کے بعد اب انھیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس منہ سے گھروں کو واپس لوٹیں۔ اہل مکہ اپنی فوجوں کی شکست سے نہ صرف بے خبر تھے، بلکہ ان کے نزدیک ان کی فتح یقینی تھی۔ جب پہلا شخص شکست کی خبر لے کر مکہ پہنچا تو کسی نے بھی اس کی بات کا یقین نہ کیا، بلکہ لوگوں نے اسے مجنوں قرار دیا۔ میدان بدر سے مکہ پہنچنے والا یہ سب سے پہلا شخص حیسمان بن ایاس خزاعی تھا۔ اہل مکہ اسے دیکھتے ہی اس کے گرد جمع ہوگئے اور اس سے جنگ کا حال پوچھنے لگے۔ شدت غم سے اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ اس نے کہا: "بدر کے میدان میں ہم پر قیامت ٹوٹ پڑی، ہمارے بہت سے بہادر جنگجو دشمن کی تلواروں کا لقمہ بن گئے۔ میدان جنگ میں ہر جانب موت رقصاں تھی، مکہ کے سردار اور فوج کے قائدین زندگی کی بازی ہار گئے"۔ پھر وہ مقتولین کے نام گنوانے لگا۔ حاضرین سکتے میں آگئے اور ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ مکہ میں جنگ سے پیچھے رہ جانے والا سردار صفوان بن امیہ غصے میں دھاڑا اور کہا: "حیسمان کا دماغ چل گیا ہے۔ اس سے ذرا میرے بارے میں پوچھو کہ میں کہاں ہوں"۔ اس نے جواب دیا: "صفوان بن امیہ وہ سامنے بیٹھا ہے اور اس کے بھائی اور باپ کو میں نے قتل ہوتے دیکھا ہے۔" حیسمان خزاعی کی باتیں سن کر کچھ لوگ متذبذب تھے، مگر اکثریت نے اس کی بات پر یقین نہ کیا۔ اسی لمحے بدر سے آنے والا دوسرا فرد مکہ میں داخل ہوا۔ یہ خاندان بنوہاشم کا چشم و چراغ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھا۔ بنوہاشم میں ابولہب کے بعد یہی شخص اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اس نے بھی حیسمان کی حرف بہ حرف تائید کی تو اہل مکہ کے لئے شکست کی خبر پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ ہزیمت کی خبر سننے کے بعد ایک بار تو مکہ کی فضائیں ماتم کے کہرام سے گونج اٹھی تھیں، مگر قریش کی قیادت نے فوراً اعلان کردیا کہ مقتولین کا ماتم نہ کیا جائے، کیونکہ اس سے کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ قریش کے تمام معروف سردار بدر کے میدان میں قتل ہوچکے تھے۔ اس لئے اب مکہ کا قائد بنوامیہ کا سردار ابوسفیان بن حرب تھا۔ خالد بن ولید، صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص اس کے مشیر اور دست و بازو تھے۔ ابوسفیان نے نہ صرف آہ و بکا سے منع کیا تھا، بلکہ نوجوانوں کی ڈیوٹی لگادی تھی کہ وہ لوگوں پر نظر رکھیں اور کسی کو بلند آواز سے رونے نہ دیں۔ اس کا اپنا بیٹا حنظلہ، اس کا خسر عتبہ، اس کی بیوی کا بھائی ولید اور بہت سے دیگر رشتہ دار بدر میں لقمہ اجل بن گئے تھے۔ اس نے خانہ کعبہ میں جاکر قسم کھائی کہ وہ جب تک مقتولین کا بدلہ نہ لے لے گا سر میں تیل نہیں لگائے گا، نہ ہی غسل کرے گا۔ شعراء نے مقتولین کے درد بھرے مرثیے لکھے۔ ابولہب اپنی اسلام دشمنی کے باوجود قریش کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں نکلا تھا۔ اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا تھا۔ عاص اس کا مقروض تھا۔ اس نے اس سے کہا کہ وہ اس کی جانب سے جنگ پر جائے تو یہ قرض معاف کردیا جائے گا۔ وہ مکہ میں جنگ کے نتائج کا بے قراری سے انتظار کررہا تھا۔ چاہ زمزم کے قریب بیٹھا قریش کی فتح کے خواب دیکھ رہا تھا کہ کسی نے اسے بتایا کہ تمہارا بھتیجا ابوسفیان بن حارث میدان جنگ سے آگیا ہے۔ اس نے بلند آواز سے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا اور اس سے پوچھا: "بھتیجے بتاؤ جنگ کی کیا خبر ہے؟" ابوسفیان بن حارث نے کہا: "جنگ کی کیا خبر پوچھتے ہو؟ بات کہنے کی ہے نہ سننے کی۔ خدا کی قسم دشمن نے ہمیں گاجر مولی کی طرح کاٹا اور جنگ کے بعد ہمارے لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر قیدی بنالیا۔ ہم نے اپنے دشمنوں کے علاوہ ایک عجیب مخلوق دیکھی۔ سرخ و سفید رنگ کے نوجوان ابلق گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق نظر آرہے تھے۔۔۔" ابوسفیان کی باتوں نے ابولہب کی کمر توڑ دی۔ اس کے گرد عام لوگ جو جمع ہوگئے تھے، وہ بھی حوصلہ ہار بیٹھے۔ زمزم کے قریب بنے ہوئے حجروں میں سے ایک حجرے میں ابو رافع بیٹھے تیز بنا رہے تھے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جسمانی لحاظ سے بھی کمزور تھے اور سماجی لحاظ سے بھی ان کا کوئی مرتبہ نہیں تھا۔ اسلام قبول کرچکے تھے، مگر مکہ کے پرآشوب حالات کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہ کرتے تھے۔ اس وقت وہ حضرت عباس کی پناہ میں تھے اور انہی کے لئے نیزے بناتے اور انہیں سیدھا کرتے تھے۔ ابوسفیان کی آواز سے جب انھوں نے عجیب مخلوق کا ذکر سنا تو تحیر کے دروازے کا پردہ ہٹا کر کہا: "خدا کی قسم! یہ عجیب مخلوق اللہ کے فرشتے تھے"۔ غزوہ بدر صحابہ کرام کے جوش ایمانی اور اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ اسی ایمان کی آج بھی ضرورت ہے۔ اپنے ایمان کو مضبوط کیجیے۔ اللہ کی قدرت پر یقین رکھیے۔ رمضان کے مہینے میں بھی اگر اللہ پر ایمان، اللہ کے رسول سے محبت اور اسلام کے غلبہ کے لیے سب کچھ قربان کردینے کا جذبہ پیدا نہیں ہوا تو پھر یہ روزہ نہیں فاقہ ہے۔ آج ہمارے سامنے اگرچہ کوئی میدان قتال نہیں ہے، لیکن مومن کے سامنے انسانی معاشرے میں ہر وقت کوئی نہ کوئی شیطان رہتا ہے۔ اس شیطان سے جنگ کرنا ایک مومن کے لیے ضروری ہے۔ نفس امارہ خود ایک شیطان ہے، پھر ہر سماج میں ظالم رہتے ہیں جو غریبوں کو ستاتے ہیں، اس ظلم کے خلاف کھڑا ہونا ضروری ہے۔ غزوہ بدر سے ایک مومن کو یہ حوصلہ ملتا ہے کہ صحابہ کرام نے بھوک پیاس کی شدت برداشت کرکے ظالموں کے چھکے چھڑا دیے تھے تو ہم کیوں نہیں میدان مار سکتے۔

کون سا مسلک صحیح ہے؟

ڈاکٹر علیم خان فلکی

پانچ ستونوں سے آگے کی دوسری قسط پیش خدمت ہے۔ یقیناً نماز روزہ، زکوۃ اور حج دین کے ستون یعنی Pillars ہیں، لیکن صرف ستون کھڑے کرکے ان کے بیچ رہا نہیں جاسکتا۔ رہنے کے لئے پوری عمارت کی تعمیر لازمی ہے۔ آئیے اس عمارت کو مکمل کرنے کیلئے دوسرا step کیا ہے، اس پر غور کرتے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ایک ڈائرکشن ہے جس کی طرف وہ مڑتا ہے۔ پس تم پس تم بھلائیوں کی طرف پیش قدمی کرو، جہاں بھی تم ہوگے اللہ تعالیٰ تم کو جمع کرلے گا۔ یہ آیت تحویل کعبہ کے موقع پر نازل ہوئی تھی، آج کے حالات میں اس آیت کو سمجھنا اس لئے بہت ضروری ہے کہ آج ہر شخص کی اپنی الگ ڈائرکشن ہے۔ اس کا اپنا الگ مسلک یا منہج ہے، فرقہ یا جماعت یا عقیدہ الگ ہے۔ عقیدوں کی ایک جنگ ہے، ہر شخص اپنے سے Different عقیدہ رکھنے والے کو کسی نہ کسی فتوے سے نواز رہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ ساری جنگ اپنے اپنے مسلک کے علما کی سرپرستی میں ہورہی ہے۔ پھر صحیح کون ہے اور غلط کون ہے اس کا فیصلہ کون کرے؟ اس کا فیصلہ یہ آیت کرتی ہے۔ یعنی ہر ایک کی کوئی نہ کوئی جماعت، گروہ، فرقہ، مسلک یا سلسلہ ہے، اس میں برائی کچھ نہیں۔ لیکن صحیح کون ہے اس کا فیصلہ یعنی خیر میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے جو Excellence or Topper's position حاصل کرے گا وہی شخص یا وہی مسلک صحیح ہوگا۔ خیرات یا اردو والا خیرات نہیں جس کے معنی ہیں Charity۔ عربی میں خیرات خیر سے ہے جس کے معنی ہیں بھلائیاں، نیکیاں جیسے اخلاق، کردار، انسانیت، جسٹس، Equality یعنی کسی کو اپنے سے Inferior نہیں سمجھنا، سچائی پر ڈٹے رہنا اور غیبتوں اور سازشوں سے پاک ہونا، خیر کا Opposite ہوتا ہے شر۔ ہوسکتا ہے آپ کے خلاف دوسرے لوگ شرانگیزی کررہے ہوں، ہوسکتا ہے آپ کے خلاف جھوٹ اور پروپیگنڈا پھیلا رہے ہوں سوال یہ ہے کہ آپ شر کا مقابلہ کس طرح کررہے ہیں۔ اسی طرح کررہے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے طائف میں پتھر مارنے والوں کے ساتھ کیا؟ حضرت علیؓ نے منہ پر تھوک دینے والے کے ساتھ کیا؟ حضرت عمرؓ نے ان کا خطبہ روک کر ایک اعتراض کرنے والے کیساتھ کیا؟ یہ ہیں کی Excellency کی مثال۔ اگر آپ بھی اسی طرح اپنے مخالفین سے پیش آتے ہیں تو آپ اور آپ کا مسلک یا فرقہ حق پر ہے۔ بے شک آپ 73 واں فرقہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور اگر آپ جھوٹ اور پروپیگنڈے کا جواب بھی جھوٹ اور پروپیگنڈے سے ہی دینا چاہتے ہیں، تنقید کے بدلے تنقید، فتوے کا جواب اس سے بڑا فتویٰ، کے ذریعے دینا چاہتے ہیں تو معاف کیجئے نہ آپ صحیح ہیں نہ آپ کا مسلک نہ آپ کا فرقہ۔ کیونکہ آپ نے فاستبقوا الخیرات نہیں بلکہ فاستبقوا الشر پر عمل کیا ہے۔ نبی ﷺ نے خود یہ فیصلہ سنایا ہے کہ مومن وہی ہے جس کی ہاتھ اور زبان سے دوسرا مومن محفوظ یعنی Secured رہے۔ آج ہر ہر جگہ مسلکوں اور فرقوں کی اکثریت سے دوسرے مسلک یا فرقے محفوظ نہیں ہیں۔ ہر گروہ نے معصوم نوجوانوں کا Brainwash کرکے بھگوا شرپسندوں کی طرح دوسروں سے دھینگا مشتی کرنے آزاد چھوڑ دیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ لوگ سڑکوں پر دھینگا مشتی کرتے ہیں اور یہ نوجوان سوشیل میڈیا پر دوسرے مسلکوں پر کیچڑ اچھال اچھال کر اپنے مسلک کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس آیت کا دوسرا حصہ بھی بے انتہا اہم ہے۔ یعنی تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کرے گا۔ مفسرین نے آج کے انہی حالات کے پیش نظر دو معنی پیش کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کون صحیح ہے اور کون غلط، اس کا فیصلہ صرف اور صرف اللہ کرے گا جس دن وہ سب کو جمع کردے گا۔ فاللہ یحکم بینکم فی ما کنتم فیہ تختلفون۔ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں دیا گیا وہ کسی دوسرے مسلمان کو کافر یا منافق کہے۔ جو ایسا کرتا ہے وہ بھی غلط ہے اور اس کا فرقہ یا مسلک بھی غلط ہے۔ اس غلطی کی بنیاد ان اکابرین مسالک نے ڈالی جنہوں نے دوسرے مسلک یا عقیدوں کے خلاف کتابیں سب کی تکفیر کی۔

روزنامہ ہماری دنیا نئی دہلی

کہیں سفید پوشی کا بھرم ٹوٹ نہ جائے!!

رمضان کا مہینہ عبادت و ریاضت کا مہینہ ہے نیکیوں کا موسم بہار ہے، خوش دلی و خوش مزاجی کا مہینہ ہے، احساس و جذبات و احترام کا مہینہ ہے خوش رہنے اور خوشیاں بانٹنے کا مہینہ ہے، غرباء و مساکین کے گھروں میں چراغ روشن کرنے کا مہینہ ہے، کمزوروں کو سہارا دینے کا مہینہ ہے، ہمسایوں کی حوصلہ افزائی کا مہینہ ہے ذکر و اذکار سے مساجد کو آباد کرنے کا مہینہ ہے سحری و افطار کے دسترخوان سجانے کا مہینہ ہے اور اس دسترخوان پر غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کو بیٹھا کر روزہ افطار کرانے کا مہینہ ہے،، رمضان کی ساری خوشیاں اگر ہم صرف اپنے اوپر نچھاور کریں تو گویا ہم نے رمضان کے مقاصد کو نہیں سمجھا رمضان کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اس بات کا خیال رہے کہ سحری و افطار کے وقت کوئی بھوکا نہ رہے،، رمضان کے مہینے میں شہر ہو یا دیہات، چھوٹا علاقہ ہو یا بڑا علاقہ ہر جگہ بازاروں میں چہل پہل بڑھ جاتی ہے، پھل فروٹ کی دکانیں بڑی تعداد میں لگ جاتی ہیں اور لوگ اپنی اپنی وسعت کے اعتبار سے سحری و افطار کا انتظام بھی کرتے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سحری و افطار کے انتظامات اپنے لئے کرتے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے اور جو لوگ کررہے ہیں یقیناً وہ بہت خوش قسمت لوگ ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں عمر دراز عطا فرمائے اور ان کے بازوؤں میں طاقت عطا فرمائے اور دل کھول کر راہ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین،، یہ دنیا ہے ہزاروں رنگ بدلتی ہے اور انسانوں کا وقت بھی بدلتا رہتا ہے اگر کسی کے پاس دولت کا انبار لگا ہے تو وہ یہ سوچ کر فخر نہ کرے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ خوش ہے اور راضی ہے،، اگر کوئی شخص غریب ہے تو وہ بھی یہ نہ سوچے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے ناراض ہے اس لئے اس نے ہمیں غریب مزدور بنایا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ دولت دے کر بھی آزماتا ہے اور غربت دے کر بھی آزماتا ہے وہ کسی کو کچھ دینا چاہے تو پوری دنیا مل کر اسے روک نہیں سکتی اور جسے نہ دینا چاہے تو پوری دنیا مل کر بھی اسے دے نہیں سکتی،، قارون کے پاس بڑی دولت تھی لیکن جب اس نے اللہ کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خزانہ سمیت اسے زمین میں دھنسا دیا اور پوری دنیا مل کر بھی اس بدبخت قارون کو زمین میں دھنسنے سے نہیں روک سکی، فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن لیکن اللہ نے حضرت موسیٰ کی پرورش خود فرعون کے محل میں کرائی اور وہ بھی وقت آیا کہ فرعون کو دولت کا گھمنڈ تھا، بادشاہت و حکومت اور طاقت کا گھمنڈ تھا نتیجہ یہ ہوا کہ دریائے نیل میں اللہ نے راستہ پیدا کردیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر پار ہوگیا اور جب فرعون کا لشکر اس راستے پر دونوں ساحل کے بیچ پہنچا تو اللہ نے وہ راستہ ختم کردیا دریا کا پانی مل گیا اور فرعون کا لشکر دریا میں غرق ہوگیا اور پوری دنیا مل کر بھی فرعون کے لشکر کو دریا میں غرق ہونے سے نہیں بچا سکی،، اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دولت سے مالا مال کرنے پر قادر ہے تو چھڑی اوڑھنے پر بھی قادر ہے،، اس لئے ہم آپ مالدار ہیں تو بھی اللہ کا شکر ادا کریں اور غریب ہیں تو بھی اللہ کا شکر ادا کریں یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے،، زندگی میں بار بار رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہو پھر بھی مسلمانوں کے اندر انقلاب نہ آئے تو بدنصیبی کی ہی بات ہے،، جس مہینے میں سنن و نوافل کا درجہ فرض کے برابر ہوجائے، ایک فرض ستر فرض کے برابر ہوجائے اور یہ عظیم الشان آفر اللہ رب العالمین کی جانب سے ہو اس کے باوجود بھی بندہ اس مہینے میں کوئن اور پوائنٹ تلاش کرے، انگلیوں سے کیرم بورڈ کی گوٹیاں کھسکائے تو بدنصیبی ہی نہیں بلکہ بدنصیبی در بدنصیبی کی بات ہے،، ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس خیر و برکت کی برسات میں نہائے یعنی اس ماہ مبارک میں اپنے آپ کو سرخرو بنائے، اپنے خیالات و احساسات اور تصورات کو پاکیزہ بنائے،، زید ایک پولیس آفیسر ہے روڈ پر کھڑا گاڑیوں کی چیکنگ کررہا ہے بڑا سخت دل ہے ایک نوجوان کا گذر ہوتا ہے تو اسے روکتا ہے گاڑی کے کاغذات دیکھتا ہے، جیبوں کی تلاشی لیتا ہے جب وہ پوری طرح صحیح ثابت ہوتا ہے تو اسے ڈانٹ کر بھگا دیتا ہے اتنے میں ستر سال کا ایک بندہ گاڑی چلاتے ہوئے آتا ہے تو اسے زبردستی روکتا ہے گاڑی کے کاغذات مانگتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ گاڑی میرے مالک کی ہے میں ایک مزدور اور غریب آدمی ہوں زید اسے ڈانٹتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہاری جیب میں جو کچھ ہے اسے نکالو تو وہ نہیں نکالتا ہے تو وہ زید پولیس آفیسر زبردستی اس بوڑھے کی جیب میں ہاتھ ڈال دیتا ہے اور ایک پلاسٹک کی تھیلی برآمد ہوتی ہے جس میں پھل فروٹ ہوتے ہیں وہ بھی سڑے اور گلے ہوئے اب اس پولیس آفیسر کا دل پسیجتا ہے اور کہتا ہے کہ اے چاچا یہ سڑے گلے فروٹ کہاں لے جا رہے ہو اس سے تو بدبو آرہی ہے کون اسے کھائے گا ارے جو کھائے گا اس کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہے اس سے بیماری پھیل سکتی ہے،، اب وہ بوڑھا شخص کہتا ہے کہ آج میری بچیاں ضد کررہی تھیں کہ بابا فروٹ لے کر آنا اور میری اتنی آمدنی نہیں ہے کہ دو سو ڈھائی سو روپے کلو کا فروٹ خرید سکوں تو میرے مالک نے اپنی فریج سے یہ پھل فروٹ نکال کر کہا کہ اے بکر: چاچا اس سڑے گلے فروٹ کو کوڑے دان میں پھینک دو میں جب پلاسٹک کی تھیلی اپنے ہاتھوں میں لیا تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے پھر میں نے سوچا کہ اس میں سے چیک کروں جو تھوڑا بہت اچھا ہوگا اسے الگ الگ کرکے اپنے گھر لے جاؤں گا اور اپنی بچیوں کو دوں گا،، پھر پولیس آفیسر پوچھتا ہے کہ جب جیب میں کوئی غلط چیز نہیں تھی تو پھر تلاشی کے لئے تیار کیوں نہیں تھے تو اس بوڑھے شخص نے کہا کہ صاحب آج کے دور میں بہت کچھ چھپانا پڑتا ہے لوگوں کے درمیان ہنسنا تو تنہائی میں رونا پڑتا ہے اس لئے کہ کبھی کہیں اداس بیٹھے رہنے کا اتفاق ہوتا ہے تو غیروں کو چھوڑیئے اپنے قریبی بھی نگاہ کرم بچاتے ہوئے گذر جاتے ہیں اس لئے میں سوچا کہ جلدی سے میں بھی گذر جاؤں اور آپ مجھے روک نہ پائیں تاکہ میری سفید پوشی کا بھرم بھی ٹوٹنے سے بچ جائے لیکن آپ نے زبردستی کی وردی کا رعب اور دبدبے کا استعمال کیا بالآخر میری سفید پوشی کا بھرم ٹوٹ ہی گیا اتنا سننا تھا کہ وہ پولیس آفیسر بھی رو پڑتا ہے اس بوڑھے شخص کی فروٹ کی تھیلی پھینک دیتا ہے اور اسے گلے لگاتا ہے اور اپنی آنکھوں سے بھی آنسو برساتا ہے اور اپنے گھر کے لئے جو بھی افطاری کا سامان لے کر رکھا تھا وہ سب اس بوڑھے شخص کو دیدیتا ہے اور کہتا ہے کہ وعدہ کرو کہ روزانہ بعد نماز عصر مجھ سے ملاقات کروگے اس بوڑھے شخص نے وعدہ کیا اور اپنے گھر کے لئے روانہ ہوگیا،، اب پولیس آفیسر کا معاون اس کا ہمراہی پوچھتا ہے کہ سر: آپ نے اس سے روزانہ ملاقات کرنے کا وعدہ کیوں لیا ہے تو وہ آفیسر جواب دیتا ہے کہ کل سے روزانہ اپنے گھر کے ساتھ اس بوڑھے چاچا کے گھر کے لئے بھی افطاری کا سامان لینا ہے اور اس چاچا کے آنے پر انہیں دینا ہے اسی وجہ سے روزانہ ملاقات کا وعدہ لیا ہے ہوسکتا ہے کہ اللہ ہماری اس نیکی کو قبول کرلے ہماری یہ ادا پاک پروردگار کو پسند آجائے تو ہمارا بیڑہ پار ہوجائے گا۔

وسطی امریکا میں طوفانی بگولوں نے تباہی مچادی، کم از کم 33 افراد ہلاک

واشنگٹن: امریکہ کے وسطی علاقوں میں طوفان اور بگولوں کے نتیجے میں کم از کم 33 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں جبکہ ماہرین موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ اتوار کے روز موسم مزید شدید ہونے کا امکان ہے۔ خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق مقامی خبروں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ گھروں کی چھتیں ٹوٹ گئیں اور بڑے ٹرک الٹ گئے۔ امریکی ریاست آرکنساس میں 50 سے زائد گاڑیوں کو پیش آنے والے حادثے میں 8 افراد ہلاک ہو گئے۔

میسوری اسٹیٹ ہائی وے پیٹرول نے طوفان سے متعلق 12 ہلاکتوں کی تصدیق کی اور موسم کی شدت کے نتیجے میں تباہ ہونے والے مرینا میں ایک دوسرے کے اوپر پڑی کشتیوں کے ڈھیر کی تصاویر شیئر کیں۔ ریاستی پولیس نے درختوں اور بجلی کی لائنوں کے گرنے کے ساتھ ساتھ عمارتوں کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاع دی ہے، کچھ علاقے "بگولوں، آندھی اور بڑی ژالہ باری" سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ میسوری میں اپنا گھر چھوڑنے والے لطیفیا ولسن نے ٹی وی چینل کے ایس ڈی کے کو بتایا کہ یہ سب سے خوفناک چیز تھی جس سے میں اب تک گزری ہوں، یہ اتنی تیز تھی کہ ہمارے کان پھٹنے والے تھے۔

مسیسپی کے جنوب میں واقع ریاست کے گورنر نے کہا کہ اب تک 6 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے اور ہفتہ کی رات دیر گئے تین افراد لاپتہ ہیں۔ دریں اثنا ٹیکساس میں مقامی حکام نے خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا ہے کہ گرد و غبار اور آگ کی وجہ سے گاڑیوں کے حادثات میں 4 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہمسایہ ریاست آرکنساس میں حکام کا کہنا ہے کہ طوفان سے 3 افراد ہلاک اور 29 زخمی ہوئے ہیں۔ گورنر آرکنساس سارہ ہکابی سینڈرز نے ہنگامی حالت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بات کی ہے۔ سینڈرز نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ 'انہوں نے آرکنساس کے لوگوں کو بتانے کے لیے کہا تھا کہ وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ اور ان کی انتظامیہ گزشتہ رات کے طوفان کے بعد ہمیں درکار ہر چیز مہیا کرنے کے لیے یہاں موجود ہے۔ نیشنل ویدر سروس (این ڈبلیو ایس) نے اتوار کو لوئر گریٹ جھیلوں سے جنوب مشرق کی طرف 'شدید آندھی' کا انتباہ دیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے اپنے تازہ ترین پیش گوئی میں کہا ہے کہ ان طوفانوں سے جڑے خطرات میں بار بار آسمانی بجلی گرنا، تیز آندھی، ژالہ باری اور چند بگولے شامل ہیں۔ ٹریکنگ سائٹ پاور آؤٹیج ڈاٹ یو ایس کے مطابق وسطی امریکا بھر میں کم از کم ڈھائی لاکھ گھر اور کاروبار اتوار کی صبح تک بجلی سے محروم ہو گئے تھے۔ وسطی خلیجی ساحلی ریاستوں بشمول مسیسپی اور ٹینیسی میں مزید طوفانوں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ این ڈبلیو ایس نے ہفتے کو کہا کہ 'متعدد قابل ذکر بگولے، جن میں سے کچھ طویل اور ممکنہ طور پر تباہ کن ہو سکتے ہیں، آج شام تک جاری رہیں گے'۔ بگولے ہوا کے ستون ہوتے ہیں جو بڑے پیمانے پر گرج چمک کے بادلوں کے ساتھ زمین کو چھوتے ہیں، ٹیکساس، اوکلاہوما اور کنساس کی وسطی اور جنوبی ریاستیں منفرد جغرافیائی اور موسمی حالات کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ اسے 'ٹورنیڈو گلی' کا نام دیا گیا ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں وسیع پیمانے پر مختلف درجہ حرارت کی ہوائیں غیر مستحکم، طاقتور طوفانی بادلوں میں ملتی ہیں، جس میں زیادہ تر طوفان مئی سے جون تک ہوتے ہیں۔ نیشنل اوشیانک اینڈ ایٹموسفیر ایڈمنسٹریشن کے مطابق 2024 میں امریکہ میں طوفان سے متعلق واقعات میں 54 افراد ہلاک ہوئے۔

وفاقی جج نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو 227 سال پرانا قانون استعمال کرنے سے روک دیا

واشنگٹن: امریکا میں ایک وفاقی جج نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو وینزویلا کے شہریوں کی بڑے پیمانے پر ملک بدری کے لیے جنگ کے دوران امریکا کو تحفظ فراہم کرنے والے 227 سال پرانے قانون کو استعمال کرنے سے روک دیا۔ بی بی سی نیوز کے مطابق ٹرمپ نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ وینزویلا کے جرائم پیشہ گروہ ٹرین ڈی اراگوا سے تعلق رکھنے والے تارکین وطن امریکا کے خلاف غیر قانونی جنگ کر رہے ہیں، انہیں 1798 کے اجنبی دشمن ایکٹ کے تحت ملک بدر کیا جائے گا۔ تاہم امریکی ڈسٹرکٹ جج جیمز بواسبرگ نے ہفتے کی شام ملک بدری روکنے کا حکم جاری کیا ہے جو 14 روز تک جاری رہے گا۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق جج جیمز بواسبرگ نے سماعت کے دوران کہا کہ انہوں نے سنا ہے کہ جلاوطن افراد کو لے جانے والے طیارے اڑان بھر رہے ہیں اور انہیں واپس جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ قانون امریکا کو اجازت دیتا ہے کہ وہ جنگ کے دوران ایسے افراد کو حراست میں لے سکتا ہے، جو ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہوں، اسے آخری بار دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانی نسل کے لوگوں کے خلاف استعمال کیا گیا تھا۔ ہفتے کے روز اس اعلان پر کوئی تعجب نہیں پایا گیا، جہاں ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ ٹرین ڈی اراگوا ریاست ہائے متحدہ امریکا کی سرزمین کے خلاف حملے یا شکاری حملے کا ارتکاب کر رہا تھا، کوشش کر رہا تھا اور دھمکی دے رہا تھا۔ انہوں نے گزشتہ سال کی انتخابی مہم کے دوران بڑے پیمانے پر ملک بدری کے لیے متنازع قانون کو استعمال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ امریکن سول لبرٹیز یونین اور انسانی حقوق کے دیگر گروپوں نے ہفتے کے روز اعلان جاری کرنے سے پہلے ہی انہیں اس کے استعمال سے روکنے کے لیے مقدمہ دائر کر دیا تھا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق سماعت کے دوران جج نے کہا کہ قانون میں 'حملہ' اور 'شکاری دراندازی' کی اصطلاحات 'دراصل دشمن ممالک کی کارروائیوں سے متعلق ہیں، اور یہ قانون شاید ٹرمپ کے اعلان کے لیے کوئی اچھی بنیاد فراہم نہیں کرتا۔ اے سی ایل یو کے ایک وکیل نے نیویارک ٹائمز کو بتایا تھا کہ ان کے خیال میں اتوار کے روز ہوا میں وینزویلا کے تارکین وطن کے 2 طیارے موجود تھے، بی بی سی نے اس رپورٹ کی تصدیق نہیں کی۔ یہ کیس اب قانونی نظام سے گزرے گا اور سپریم کورٹ تک جا سکتا ہے۔ اس اعلان اور اس کے گرد ہونے والی لڑائی کو ٹرمپ کے حامیوں کو اکٹھا کرنا چاہیے، جنہوں نے غیر قانونی امیگریشن کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے اور روزمرہ کی اشیا کی قیمتوں کو کم کرنے کے وعدوں پر انہیں وائٹ ہاؤس واپس بھیج دیا تھا۔ جنوری میں اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد سے انہوں نے امریکی امیگریشن نظام کو بہتر بنانے کے لیے تیزی سے کام کیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور کچھ قانونی ماہرین نے اس مطالبے کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکا کی جانب سے دیگر ممالک کے خلاف باضابطہ طور پر اعلان جنگ کے بعد ماضی میں بھی غیر ملکی دشمن ایکٹ کا استعمال کیا جاتا رہا ہے، آئین کے تحت صرف کانگریس ہی جنگ کا اعلان کر سکتی ہے۔ ٹرمپ کے حکم کے تحت امریکا میں موجود وینزویلا کے وہ تمام شہری جو کم از کم 14 سال کی عمر کے ہیں (ٹرین ڈی اراگوا کے رکن ہیں اور اصل میں شہریت یافتہ یا قانونی طور پر مستقل رہائشی نہیں ہیں) انہیں غیر ملکی دشمنوں کے طور پر پکڑا، روکا اور نکال دیا جائے گا۔

احرام کو دوبارہ قابلِ استعمال بنانا: ماحول دوست حج کا فروغ

جدہ، 16 مارچ (ہ س)۔ رمضان المبارک کی آمد اور تمام دنیا سے مسلمانوں کے بہت زیادہ تعداد میں عمرہ ادائیگی کے موقع پر احرام کی بڑی تعداد میں ضرورت پڑتی ہے۔ احرام مرد زائرین کے لیے سادہ، سفید لازمی لباس ہوتا ہے جو پاکیزگی، اتحاد اور عقیدت کی علامت ہے۔ یہ کپڑے دو اَن سلے پارچہ جات پر مشتمل ہوتا ہے۔ سعودی وزارت ثقافت کے فیشن کمیشن نے حال ہی میں پائیدار احرام کا اقدام متعارف کروایا ہے جس میں استعمال شدہ احرام کو ری سائیکلنگ اور دوبارہ تیار کرنے پر توجہ دی گئی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد نہ صرف مقدس اسلامی روایات کا احترام کرنا ہے بلکہ ماحول دوست حل اختیار کرتے ہوئے کرہ ارض کے تحفظ میں بھی کردار ادا کرنا ہے۔ اس طریقے کے تحت استعمال شدہ ملبوسات کو ایک سرکلر، ٹیکسٹائل ری سائیکلنگ کے ذریعے نئے، پائیدار احراموں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ اقدام سعودی انویسلفت ری سائیکلنگ کمپنی اور ایکو فیشن فرم تدویم کے اشتراک سے کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد پائیدار طریقوں کا فروغ، فیشن ری سائیکلنگ کے بارے میں صارفین کے شعور میں اضافہ اور سعودی عرب میں ٹیکسٹائل کی سرکلر معیشت کی ترقی میں مدد کرنا ہے۔ سالانہ لاکھوں احرام تیار اور ضائع کر دیئے جاتے ہیں، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کمیشن نے ٹیکسٹائل فضلے کی بڑی مقدار کو کم کرنے کے ایک موقع کی نشاندہی کی۔ سعودی فیشن کمیشن کے سی ای او بورک چلمک نے عرب نیوز کو بتایا: جب آپ فیشن کے بارے میں سوچتے ہیں تو احرام پہلی چیز نہیں ہے جو ذہن میں آئے لیکن ساتھ ہی یہ ایک ایسی پروڈکٹ ہے جسے بڑی تعداد میں فروخت اور استعمال اور ہر سال دہرایا جاتا ہے خاص طور پر حج کے دوران۔ انہوں نے بات جاری رکھی: ہم ملک میں پہلی سرکلر پروڈکٹ بنانا چاہتے تھے اور احرام سے شروع کرنے سے بہتر اور کیا طریقہ ہوگا جو سعودی عرب کے مذہبی اور ثقافتی ورثے سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ چلمک نے وضاحت کی، اسے ممکن بنانے کے لیے ہم نے احرام جمع کرنے کی غرض سے منیٰ میں 336 ڈبے لگائے، کئی ٹن احرام جمع کیے اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر انہیں نئے تانے بانے میں تبدیل کرنے کے لیے کام کیا جس سے ایک مکمل سرکلر عمل پیدا ہوا۔ جمع کردہ ملبوسات کو ری سائیکلنگ کے ایک پیچیدہ عمل سے گذارا گیا: الگ الگ کرنا، صاف کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور دوبارہ نئے احرام بنانا جسے حجاج مقصد کے گہرے احساس کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ چلمک نے کہا، ایسا کرنے کا آپ کی مذہبی زیارت سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے جہاں آپ روحانیت، پاکیزگی کی بنیادی اقدار پر توجہ مرکوز کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ جب آپ اس سفر سے گذریں تو آپ کی پہنی ہوئی پروڈکٹ اس بات کی نمائندگی کرے کہ آپ کے خیالات کتنے خالص ہوں۔ تدویم کے سی ای او مصطفیٰ بخاری نے عرب نیوز کو اپنے پیداواری عمل کے بارے میں بتایا۔ فی الحال اس کی تیاری سعودی عرب سے باہر کی جاتی ہے لیکن ہمارے منصوبوں میں تیاری کا عمل مملکت کے اندر منتقل کرنا شامل ہے۔ تدویم سعودی عرب کی ایک ماحول دوست کمپنی ہے جس کی توجہ ٹیکسٹائل کی ری سائیکلنگ جیسے اقدامات کے ذریعے فیشن انڈسٹری میں پائیداری کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔ اس منصوبے کے لیے احراموں کو دبئی میں خام مال میں تبدیل کیا گیا، مینوفیکچرنگ کے لیے ترکی بھیجا اور پھر یہ مملکت میں واپس آ گئے۔ بخاری نے کہا، ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ پوری پراڈکٹ بشمول پیکیجنگ اور استعمال کردہ ٹیگز ری سائیکل شدہ مواد سے بنائے جائیں جس میں ماحول کے لیے نقصان دہ مواد نہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا: اصل مواد ری سائیکل شدہ کاٹن ہے جسے ہم احراموں حتیٰ کہ پیکیجنگ میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے ری سائیکل شدہ روئی سے پیکیجنگ بیگ بھی بنائے ہیں جس سے پوری مصنوعات کی ماحولیاتی پائیداری یقینی ہو جاتی ہے۔ اس سال جنوری میں ہونے والی جدہ حج و عمرہ کانفرنس میں تدویم نے نمائش کی کہ احرام کے ری سائیکل شدہ کپڑے کو کس طرح اعلیٰ معیار کے چمڑے کے تھیلوں میں شامل کیا گیا۔ احرام فی الحال 98 سعودی ریال کی قیمت میں مدینہ منورہ میں دستیاب ہیں جن کی تقسیم مکہ، بڑے ایئرپورٹس اور مستقبل میں دیگر خطوں تک پھیلائی جائے گی۔ مملکت میں پائیدار احراموں کے ایک مخصوص سٹور پر اور جدہ میں اسلامک آرٹس کی نمائش میں بھی یہ احرام دستیاب ہوں گے۔

روس جنگ بندی سے پہلے اپنی جنگی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتا ہے: زیلنسکی

کیف۔1: یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے روس و یوکرین کے درمیان جنگ کے خاتمے کے سلسلے میں کہا ہے روس کی کوشش ہے کہ وہ جنگی خاتمے کے نتیجے تک پہنچنے سے پہلے اپنی جنگ پر گرفت مضبوط کرے اور مختلف جگہوں پر اپنے قبضے کو پکا کرے۔ انہوں نے اس امر کا اظہار اسی ہفتے کے شروع میں آنے والی اطلاعات کے پس منظر میں کیا ہے کہ روس نے امریکہ کی طرف سے تجویز کی گئی 30 دن کی جنگ بندی پر فوری طور پر اتفاق نہیں کیا ہے۔ یوکرینی صدر نے بھی جنگ کے خاتمے کے لیے کوششوں پر سوال اٹھایا ہے اور کیف میں ایک پریس کے دوران انہوں نے کہا روس جنگ کے خاتمے سے قبل اپنی پوزیشن کو زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سفارتی تعلقات کی سالانہ تقریب، چینی صدر نے یورپی یونین کی دعوت مسترد کر دی

بیجنگ: چینی صدر شی جن پنگ نے یورپی یونین اور چین کے سفارتی تعلقات کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر سربراہی اجلاس کے لیے برسلز کا دورہ کرنے کی دعوت کو مسترد کر دیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کے مطابق فنانشل ٹائمز نے رپورٹ کیا ہے کہ بیجنگ نے یورپی یونین کے حکام کو بتایا کہ شی جن پنگ کے بجائے وزیر اعظم لی چیانگ یورپی کونسل اور کمیشن کے صدور سے ملاقات کریں گے۔ اخبار نے رپورٹ میں بتایا کہ چینی وزیر اعظم عام طور پر اس سربراہی اجلاس میں شرکت کرتے ہیں جب یہ برسلز میں منعقد ہوتی ہے۔ ملک کے صدر بیجنگ میں اس اجلاس کی میزبانی کرتے ہیں تاہم، یورپی یونین چاہتی ہے کہ شی جن پنگ بیجنگ اور بلاک کے درمیان تعلقات کی نصف صدی کی یاد میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کریں۔ فنانشل ٹائمز کے مطابق 2022 میں یوکرین پر روس کے حملے کے بعد سے برسلز اور بیجنگ کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ یورپی یونین نے چین پر کریملن کی پشت پناہی کا الزام لگایا ہے۔ گزشتہ سال یورپی یونین نے بھی چینی الیکٹرک گاڑیوں کی درآمدات پر محصولات عائد کیے تھے۔ چین کی وزارت خارجہ اور یورپی یونین نے فوری طور پر تبصرہ کے لیے روئٹرز کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ یورپی یونین کے ایک اہلکار نے اخبار کو بتایا کہ 'رواں سال یورپی یونین-چین سربراہی اجلاس کی تاریخ طے کرنے اور نمائندگی کے حوالے سے غیر رسمی بات چیت جاری ہے۔' چینی وزارت کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ اس کے پاس اس معاملے سے متعلق فراہم کرنے کے لیے کوئی معلومات نہیں ہیں۔

دین اسلام! ایک سچا اور پاکیزہ دین ہے خواہ عام دن ہوں یا عید کا دن: مطیع اللہ حقیق اللہ مدنی

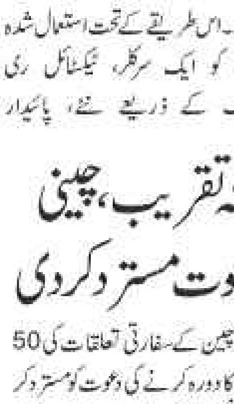

دین اسلام! فطری دین ہے جو عند اللہ مقبول دین ہے۔ اس دین کامل کے محاسن اور خوبیاں بہت ہیں۔ یہ اعتقاد و عمل اور معاملات و اخلاق غرض کہ ہر لحاظ سے بہت خوب صورت اور حسن و جمال سے بھرپور ہے۔ اس دین کا پیروکار بھی حسن و جمال کا شیدائی ہوتا ہے۔ وہ خوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اسلام نے طہارت و پاکی پر بہت زور دیا ہے۔ جس کے الفاظ میں ہیں: "الطہور شطر الایمان" طہارت، پاکی صفائی ایمان کا جز اور حصہ ہے۔ اسی لیے اسلام میں عبادت کے لیے، نماز کے لیے طہارت اور وضو شرط ہے۔ مسجد میں نماز کے خاص جگہ کو خوشبو سے بسانے کا حکم ہے۔ نماز کے لیے مسجد جانے والے کو زینت و زیبائی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ خوشبو لگانا عمدہ بات ہے۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو پسند تھا۔ کوئی ایسی چیز آپ تناول نہ فرماتے جس سے ناپسندیدہ بو آئے، آپ نے پیاز اور لہسن کھا کر مسجد جانے سے منع کیا ہے کہ اس میں ناپسندیدہ بو پائی جاتی ہے۔ ہماری شریعت میں جمعہ کے دن غسل کو واجب، خوشبو لگانا بہتر کپڑا پہننا اور ایسے ہی عید کے دن بھی غسل و خوشبو اور نیا و عمدہ پوشاک زیب تن کرنا مسنون ہے۔ اسلام نے نظافت و پاکیزگی پر بہت زور صرف کیا گیا ہے ادیان باطلہ میں اس پاکی و پاکیزگی کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ بلکہ بعض تہوار سراپا غلاظت و گندگی سے عبارت ہے کہ یہ اس حالت میں وہ خود بھی کسی بہتر اور اہم جگہ جانے کے لیے بھی تیار نہ ہوں۔ کاش سوجھ بوجھ سے کام لے کر اس زاویہ سے بھی حق و باطل سمجھنے کی کچھ کوشش کی جائے۔ ہمارا دین نظافت و طہارت کا دین ہے، ظاہری و معنوی ہر زاویہ سے اس میں حسن و جمال ہے۔ فالحمد للہ علی نعمۃ الاسلام۔

امریکا کے یمنی حوثیوں پر حملے، شدید بمباری سے 31 افراد ہلاک

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یمن کے ایران سے وابستہ حوثی باغیوں کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی حملوں کا آغاز کر دیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 31 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے حوثیوں کے اہم حامی ایران کو بھی متنبہ کیا کہ اسے فوری طور پر اس گروپ کی حمایت بند کرنے کی ضرورت ہے، امریکی صدر نے کہا کہ اگر ایران نے امریکا کو دھمکی دی تو امریکا مکمل احتساب کرے گا اور پھر جو ہوگا وہ اچھا نہیں ہوگا۔ ایک امریکی عہدیدار نے خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کو بتایا کہ یہ حملے کئی ہفتوں تک جاری رہ سکتے ہیں، یہ جنوری میں ٹرمپ کے عہدہ سنبھالنے کے بعد مشرق وسطیٰ میں امریکا کا سب سے بڑا فوجی آپریشن ہے۔ یہ اقدام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ نے تہران پر پابندیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے اسے اس کے جوہری پروگرام پر مذاکرات کی میز پر لانے کی کوشش کی ہے۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر پوسٹ کیا کہ 'تمام حوثی دہشت گردوں کے لیے، تمہارا وقت ختم ہو چکا، اور تمہارے حملے آج سے بند ہونے چاہئیں، اگر ایسا نہیں کیا تو تم ایسی دوزخ برسے گی، جسے تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ یمن کے دارالحکومت صنعا پر امریکی فضائی حملوں میں کم از کم 13 شہری ہلاک اور 9 زخمی ہوئے ہیں۔ حوثیوں کے زیر انتظام المسیرہ ٹی وی نے خبر دی ہے کہ شمالی صوبے صعدہ پر امریکی حملے میں 4 بچوں اور ایک خاتون سمیت کم از کم 11 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے ہیں۔ حوثیوں کے پولیٹیکل بیورو نے ان حملوں کو 'جنگی جرم' قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یمن کی مسلح افواج کشیدگی میں اضافے کا جواب دینے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ صنعا کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں حوثیوں کے مضبوط گڑھ کی ایک عمارت کو نشانہ بنایا گیا۔ عبداللہ یحییٰ نامی ایک رہائشی نے بتایا کہ دھماکے پرتشدد تھے، جن سے ہمارا محلہ لرز کر رہ گیا، خواتین اور بچے زور دار دھماکوں سے خوفزدہ ہو گئے۔ المسیرہ ٹی وی نے اتوار کی علی الصبح خبر دی کہ صعدہ کے شہر ضحیان میں ایک اور بجلی گھر پر حملے کے نتیجے میں بجلی منقطع ہو گئی، ضحیان وہ جگہ ہے جہاں حوثیوں کے پراسرار رہنما عبدالمالک الحوثی اکثر اپنے مہمانوں سے ملتے ہیں۔ حوثی باغیوں نے نومبر 2023 سے اب تک یمن کے ساحل پر بحری جہازوں پر متعدد حملے کیے ہیں، جس سے عالمی تجارت متاثر ہوئی اور امریکی فوج میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے کی مہنگی مہم پر گامزن ہے۔ پینٹاگون کے ترجمان نے کہا کہ حوثیوں نے 2023 سے اب تک امریکی جنگی جہازوں پر 174 بار اور تجارتی جہازوں پر 145 بار حملے کیے ہیں۔ حوثی باغیوں کا کہنا ہے کہ یہ حملے غزہ میں حماس کے ساتھ اسرائیل کے تنازع پر فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے کیے گئے۔ غزہ تنازع کے آغاز کے بعد سے ایران کے دیگر اتحادی، حماس اور لبنان میں حزب اللہ کو اسرائیل نے شدید طور پر کمزور کر دیا ہے، شام کے صدر بشار الاسد، جو تہران کے ساتھ قریبی تعلقات رکھتے تھے، کو دسمبر میں باغیوں نے اقتدار سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس دوران یمن کے حوثی باغیوں نے جارحانہ رویہ اپنایا اور اکثر حملے جاری رکھے، 2 بحری جہازوں کو غرق کر دیا، ایک پر قبضہ کر لیا اور کم از کم 4 بحری جہازوں کو تباہ کر دیا، جس کی وجہ سے عالمی جہاز رانی میں خلل پڑا، شپنگ کمپنیوں کو جنوبی افریقہ کے ارد گرد طویل اور زیادہ مہنگے سفر پر مجبور ہونا پڑا۔ اس وقت کے صدر جو بائیڈن کی امریکی انتظامیہ نے حوثیوں کی اپنے ساحل پر بحری جہازوں پر حملے کرنے کی صلاحیت کو کم کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن امریکی اقدامات کو محدود کر دیا تھا۔ امریکی حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ٹرمپ نے زیادہ جارحانہ انداز اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ہفتے کے روز یہ حملے بحیرہ احمر میں موجود ہیری ایس ٹرومین طیارہ بردار بحری جہاز کے لڑاکا طیاروں نے کیے تھے۔ مشرق وسطیٰ میں فوجیوں کی نگرانی کرنے والی امریکی فوج کی سینٹرل کمانڈ نے ہفتے کے روز ہونے والے حملوں کو یمن میں بڑے پیمانے پر آپریشن کا آغاز قرار دیا ہے۔ وزیر دفاع پیٹ ہیگ سیتھ نے ایکس پر لکھا کہ 'حوثیوں نے امریکی جہازوں اور ہوائی جہازوں اور ہمارے فوجیوں پر حملے کیے، اب برداشت نہیں کیا جائے گا'۔

رنجشوں کو پس پشت ڈال کر اللہ کی رضا کی خاطر اپسی میل محبت کو عام کیا جائے

دلی گروپ ریاض کی افطار پارٹی میں مولانا بدر عالم سلفی کا خطاب

ریاض، 16 مارچ (نامہ نگار)۔ دلی گروپ ریاض کے زیر اہتمام شہر ریاض کے ایک پانچ ستارہ ہوٹل میں افطار پارٹی منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جامعہ سلفیہ دربھنگہ کے سینیئر استاد مولانا بدر عالم سلفی نے اپنے خطاب میں مسلمانوں کو تقویٰ کو اپنانے اور حق و انصاف کا ساتھ دینے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ احترام رمضان کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی اپنی رنجشوں کو پس پشت ڈال کر اللہ کی رضا کی خاطر اپسی میل محبت کو عام کیا جائے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ریاض کی معروف شخصیت مولانا انعام الحق قاسمی نے رمضان کے مقدس مہینہ میں انفاق فی سبیل اللہ پر خاص توجہ دینے پر زور دیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا شبیر احمد ندوی کی تلاوت و ترجمہ کلام اور پاک سے ہوا۔ جبکہ نظامت کا فریضہ مولانا ڈاکٹر اعظمی نے انجام دیا۔ انہوں کہا کہ دلی گروپ نمود و نمائش اور فوٹو سیشن کی کوئی رسمی تنظیم نہیں بلکہ ہم خیال دوستوں کی ایک ایسی انجمن ہے جہاں عہدوں کی کوئی جنگ نہیں بلکہ بغیر کسی امتیاز کے سماجی خدمات انجام دینا ہے۔ اس موقع پر نیشنل اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر شوکت پرویز، نیر اعظم ندوی، نثار احمد ندوی، ماسٹر عرفان، معروف سماجی کارکن ڈاکٹر ادریس، بزنس مین و سماجی کارکن اختر الاسلام صدیقی، عرب نیوز کے سینیئر رپورٹر راشد حسن مولانا ہارون قاسمی، ڈاکٹر عمار اجمل ندوی اور مولانا وسیم جلیلی مدنی صاحبان کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر دلی رستوران کے مالک مجاہد علی شیخ، اور دلی گروپ کے دیگر ممبران شوکت عرف سلو، فیضان اعظمی، غفران اعظمی، عارف بروی، سلمان اعظمی، نیر علیگ، شیراز جامعی، ساجد اعظمی، طارق اسحاق پوری، انجینیر احسان اللہ، انجینیر شاہد، نیاز احمد اعظمی، تنظیم اعظمی اور دیگر ساتھیوں نے پروگرام کو کامیاب کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

عمان کے مشہور مسابقہ قرآن اولاد آدم قرآن مسابقہ 2025 کے 21ویں ایڈیشن کا شاندار انعقاد

عمان کی دار الحکومت مسقط سے اشرف علی بستوی کی رپورٹ

مسقط: عمان میں منعقد ہونے والے آدم سنز قرآن مقابلہ کے 21ویں ایڈیشن کا انعقاد 13 رمضان 1446 ہجری مطابق 13 مارچ 2025 کو کیا گیا۔ یہ باوقار مقابلہ عزت مآب ڈاکٹر محمد بن سعید المعمری، وزیر اوقاف وامور دینیہ کی سرپرستی میں ہوا، جس میں دیگر معزز شخصیات نے بھی شرکت کی۔ 2004 میں شروع ہونے والا یہ مقابلہ نوجوانوں اور بڑوں کو قرآن پاک کی تجوید اور حفظ میں مہارت حاصل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال، مقابلے میں 200 شرکاء نے حصہ لیا، جو آٹھ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی تلاوت اور حفظ کا جائزہ لینے کے لیے ملک کے نامور علمائے کرام پر مشتمل ججز پینل تشکیل دیا گیا تھا۔ اس سال کے مقابلے میں ایک اہم پیش رفت یہ رہی کہ رجسٹریشن کے عمل کو مکمل طور پر ڈیجیٹل کر دیا گیا، جس کے تحت شرکاء نے اپنی کیٹیگری منتخب کرنے کے ساتھ ساتھ پہلے راؤنڈ کے لیے وقت بھی خود مقرر کیا۔ مقابلہ چار مختلف کیٹیگریز میں منعقد کیا گیا: مکمل حفظ قرآن، 15 پاروں کا حفظ 15 سال اور اس سے زائد عمر کے شرکاء کے لیے تلاوت، 14 سال اور اس سے کم عمر کے بچوں کے لیے تلاوت ہر کیٹیگری میں شاندار کارکردگی دکھانے والے شرکاء نے اعلیٰ پوزیشنز حاصل کیں۔ مکمل حفظ قرآن میں عبدالرحمن البشیر ہرشہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 15 پاروں کے حفظ میں محمد بن خمیس الیعقوبی نے اول مقام حاصل کیا۔ 15 سال اور اس سے زائد عمر کے شرکاء کی تلاوت میں صہیب بلال السیابی فاتح قرار پائے۔ 14 سال اور اس سے کم عمر کے بچوں کی تلاوت میں معیض ہلال الحسنی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مقابلے کی تقریب میں تقریباً 300 افراد بشمول خواتین نے شرکت کی، جس نے اس ایونٹ کو ایک یادگار اجتماع بنا دیا۔ منتظمین نے اس کامیاب انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ مقابلہ آئندہ سالوں میں مزید وسعت اختیار کرے گا۔

اساتذہ کے مسئلہ سے متعلق اجلاس میں ایم ایل اے پربھو چوان کا سوال

بیدر: سابق وزیر اور ایم ایل اے پربھو چوان نے اوراد (بی) اسمبلی حلقہ کے اسکولوں میں کنڑا اساتذہ کی کمی کو لے کر اسمبلی اجلاس میں آواز اٹھائی ہے۔ اسکولی تعلیم اور خواندگی کے وزیر ایس مدھو بنگارپا سے ایک سوال پوچھا گیا۔ وزیر نے تحریری جواب دیتے ہوئے کہا کہ اوراد (بی) اسمبلی حلقہ میں 18 پرائمری اور 22 سیکنڈری اسکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے۔

خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے مہمان اساتذہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ حکومت نے کلیان کرناٹک خطہ کے 7 اضلاع میں پرائمری اسکولوں میں 4882 اور سیکنڈری اسکولوں میں 385 آسامیاں بھرنے کی اجازت دی ہے۔ 28 اکتوبر 2024 کو ہونے والی کابینہ کی میٹنگ میں لیے گئے فیصلے کے مطابق، یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ریاستی سول سروسز میں ریزرویشن سے مشروط کیڈرز میں اسامیوں پر براہ راست بھرتی کے لیے کوئی نیا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا جائے۔

وزیر نے اپنے جواب میں کہا کہ اس تناظر میں کوئی بھرتی کی اطلاع جاری نہیں کی گی اوراد (بی) حلقہ میں مراٹھی اور تیلگو زبانوں کا اثر بڑھ گیا ہے جو کہ ریاست کے سرحدی علاقے میں واقع ہے۔ میں نے ایم ایل اے بننے کے بعد تعلیم کے شعبے کی ترقی کو اولین ترجیح دی۔ میں کنڑ کے مفادات کے تحفظ کے لیے مسلسل کام کر رہا ہوں۔ میں نے تمام اسکولوں میں کنڑا کے اسباق دستیاب کرائے ہیں۔ میں اسکولوں میں موجودہ خامیوں کی نشاندہی کرنے اور ان کو دور کرنے کے لیے انتظامات کرنے کے لیے گاؤں کا دورہ کر رہا ہوں۔

میں نے ضروری انفرادی ڈھانچہ فراہم کرنے کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام تر کوششوں سے شعبہ تعلیم میں بہت بہتری آ رہی ہے۔ علاقے کے کئی سکولوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ ہے۔ بچوں کی تعداد کے لیے اساتذہ کافی نہیں ہیں۔ جہاں طلبہ کم ہوں وہاں اساتذہ زیادہ ہوتے ہیں اور جہاں طلبہ زیادہ ہوتے ہیں وہاں اساتذہ کی کمی ہوتی ہے۔ افسران غلط معلومات دے کر وزیر کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سرحدی علاقے میں اساتذہ کی کمی تعلیم کا بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ طلبہ کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ فراہم کیے جائیں۔ بچوں کو معیاری تعلیم تک رسائی ہونی چاہیے۔ ہمارے بچوں کو بھی آج کی مسابقت کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ وزراء کو اس سمت میں ایمانداری سے کام کرنا چاہیے۔ سرحدی علاقوں میں واقع اسکولوں میں یہ مسئلہ زیادہ پایا جاتا ہے، اور اس علاقے میں زیادہ احتیاط برتنی چاہیے۔ ایم ایل اے نے ایک بیان میں کہا کہ سرکاری اسکولوں کے تمام مسائل بشمول اساتذہ کا مسئلہ جلد از جلد حل کیا جائے اور سرحدی علاقے میں تعلیم کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کو زیڈ پلس سیکورٹی کی فراہمی ناگزیر

مرکزی حکومت سے بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی کے صدر اور اقلیتی شعبہ کے صدر کا مطالبہ

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) بھیم آرمی وانم مہیندر تلنگانہ ریاستی صدر بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی اور محمد رفیق بھیم آرمی آزاد سماج پارٹی کے مسلم اقلیتی شعبہ کے صدر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کے قافلے پر حملہ قابل مذمت ہے۔

گزشتہ دنوں متھرا میں حملہ کیا گیا ہے۔ اس طرح کے واقعات کے سدباب کے لیے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کو زیڈ پلس سیکورٹی فراہم کی جانی چاہیے۔ بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی کے صدر، معزز رکن پارلیمنٹ جناب چندر شیکھر آزاد پر حالیہ حملہ کیا گیا۔ اس سے قبل بھی 28 جون 2023 کو دیوبند میں ان کے قافلے پر مسلح افراد نے حملہ کیا، جس میں ان کی گاڑی پر گولیاں چلائی گئیں۔ اس سے قبل 20 جنوری 2023 کو مظفرنگر کے بھوپ کھیڑی گاؤں میں ان کے قافلے کی گاڑیوں میں توڑ پھوڑ کی کوشش کی گئی تھی۔ اقلیتوں کے حقوق کے علم بردار چندر شیکھر آزاد پر حملہ دراصل جمہوریت پر حملہ ہے۔ اس کی سخت مذمت کی جانی چاہیے۔ طرح کے واقعات پر پابندی لگانا چاہیے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ریاست میں درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقے اور مذہبی اقلیتی برادری کے خلاف ناانصافی، مظالم اور ظلم وستم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ متھرا واقعہ میں ایم پی ایڈووکیٹ چندر شیکھر آزاد کے قافلے پر حملہ قابل مذمت ہے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے خلاف جان لیوا حملے، قتل، عصمت دری اور ہراساں کرنے کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان واقعات کے پیش نظر، معزز رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کی جان کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ لہٰذا، ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے، ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں فوری طور پر زیڈ پلس سیکورٹی فراہم کی جائے۔ یہ اقدام نہ صرف ان کی ذاتی حفاظت کے لیے ضروری ہے بلکہ جمہوری اقدار اور منتخب نمائندوں کے تحفظ کے لیے بھی اہم ہے۔

رام پور میں گنگا جمنی تہذیب کی خوبصورت مثال ایک طرف ہولی کا رنگ دوسری طرف نماز جمعہ

رام پور: رام پور میں انتہائی جوش وخروش کے ساتھ ہولی کا تہوار ہندو بھائیوں نے منایا۔ رام پور کی گنگا جمنی تہذیب کو باقی رکھتے ہوئے یہاں ہولی کا رنگ کھیلا گیا۔ سب سے اہم بات یہ ہے رام پور میں بھی پرسکون انداز میں ایک طرف ہولی کا رنگ کھیلا جا رہا تھا اور دوسری جانب رمضان المبارک کا دوسرا جمعہ مساجد میں انتہائی پرسکون انداز میں ادا کیا جا رہا تھا۔ امن وامان کو نقصان نہ پہنچے اور یہاں کی قدیم روایتیں باقی رہیں اس لیے شہر سمیت ضلع کی تمام تحصیلات میں پولیس اور خفیہ محکمہ پوری نظر رکھے دوڑ رہی تھی۔ قاضی شہر سید احمد علی عرف خوشنود میاں نے جامع مسجد میں رمضان المبارک کا دوگانہ ادا کرانے سے قبل خطبہ جمعہ میں کہا کہ مسلمان رمضان کے مقدس مہینے میں جتنی زیادہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ اس کا بدل اپنے پاس سے دیتا ہے۔ آج پہلی بار نماز جمعہ کے بعد قاضی شہر خوشنود میاں نے میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صرف احساس کرانے کے لیے ایک خوف ہولی کو لے کر پھیلایا جا رہا تھا لیکن رام پور چوں کہ امن کا گہوارہ ہے اس لیے یہاں کوئی خوف نہیں ہے۔ اس لیے مسلمانوں نے اپنا جمعہ ادا کیا اور برادران وطن نے ہولی کا رنگ کھیلا وہیں مسلک اہل سنت والجماعت کے مرکز الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم میں جمعہ کا دوگانہ ادا کرانے سے قبل رمضان کے دوسرے عشرہ مغفرت کے بارے میں قاضی شرع مفتی فیضان رضا نقاتی نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ اس مہینے میں اور خصوصاً اس عشرے میں مغفرت تلاش کریں۔

کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے وزیر اعلیٰ کے دفتر کے ساتھ معاملہ اٹھایا

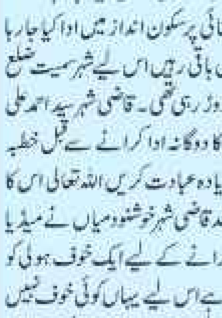

ایمرجنسی ٹرانسپورٹ سے انکار کرنے والے اہلکاروں کیخلاف کارروائی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، 17 مارچ: جموں و کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جے کے ایس اے) نے اتوار کو یہاں چکل اور گریز جیسے دور دراز علاقوں میں ہنگامی نقل وحمل کی خدمات کی کمی پر جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ کے دفتر کے ساتھ معاملہ اٹھایا ہے۔ یہ کپواڑہ کے ایک 25 سالہ فارمیسی گریجویٹ گوہر احمد میر کے المناک انتقال کے بعد سامنے آیا ہے، جسے چنڈی گڑھ میں اپنی ڈگری حاصل کرنے کے لیے سفر کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے موت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے خاندان کی جانب سے ان کی لاش کو وطن واپس لانے کے لیے ایک ہیلی کاپٹر کے لیے بے چین درخواست کے باوجود، ان کی درخواست مسترد کر دی گئی جس سے انھیں شدید برف باری کے دوران اس کی لاش کو اسٹریچر پر لے کر پیدل 30 کلومیٹر کا سفر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ایسوسی ایشن کے قومی کنوینر ناصر کھویہامی نے یہ مسئلہ وزیر اعلیٰ کے دفتر میں اٹھایا اور وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی سے بات کی، جب خاندان کی ایمرجنسی ٹرانسپورٹ کی اپیل کو نظر انداز کیا گیا۔

سوگوار خاندان کی طرف سے برداشت کی جانے والی اذیت ناک آزمائش نے ایک بار پھر بحران سے نمٹنے کے طریقہ کار کی شدید کمیوں کو بے نقاب کر دیا ہے، خاص طور پر ناقابل رسائی علاقوں میں جہاں ہنگامی انخلاء کی خدمات کی عدم موجودگی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ کھویہامی کی مداخلت کے بعد، چیف منسٹر کے دفتر نے یقین دلایا ہے کہ ان کوتاہیوں کو دور کرنے کے لیے اصلاحی اقدامات کیے جائیں گے، خاص طور پر چکل جیسے دور دراز علاقوں میں۔ مشیر ناصر اسلم وانی نے اس معاملے کی مکمل انکوائری کا وعدہ کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ حکومت مستقبل میں ایسے سانحات کو روکنے کے لیے ایک مضبوط ایمرجنسی رسپانس سسٹم قائم کرنے کے لیے کام کرے گی۔ ایسوسی ایشن کے صدر قومی صدر عمر جمال نے گوہر احمد میر کی بے وقت موت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک گہرا سانحہ قرار دیا جو بنیادی ہنگامی خدمات کی فراہمی میں انتظامیہ کی ناکامیوں کو اجاگر کرتا ہے۔

سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ افسر شاہی کی بے حسی اور انفراسٹرکچر کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے کسی بھی خاندان کو اس طرح کے مصائب کو برداشت نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ہنگامی نقل وحمل کے نیٹ ورکس کی ترقی کو ترجیح دے، خاص طور پر جموں وکشمیر کے دور دراز اور کمزور خطوں میں، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ انتظامی نااہلی کی وجہ سے مزید جانیں ضائع نہ ہوں۔

نیپال میں مدرسہ تعلیم کے حق میں تاریخی پیش رفت: سپریم کورٹ نے حکومت سے 15 دن میں جواب طلب کرلیا

کٹھمنڈو (خصوصی نامہ نگار) نیپال میں مدرسہ تعلیم کے حق میں ایک تاریخی اور ناقابل فراموش کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے جنرل سیکرٹری مولانا مشہود خان نیپالی کی قیادت میں سپریم کورٹ میں دائر مقدمے پر عدالت نے حکومت کو 15 دن کے اندر تحریری جواب داخل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت ابھرا جب کمیشن برائے تدریسی خدمات نے محض ہندو مذہب کی تعلیم سے متعلق تدریسی آسامیوں کے لیے اشتہار جاری کیا، جبکہ نیپال کا آئین ملک کو ایک سیکولر، کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی ریاست قرار دیتا ہے۔

اس امتیازی اور غیر آئینی اقدام کے خلاف راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے جنرل سیکرٹری مولانا مشہود خان نیپالی نے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا، جس میں حکومت سے سوال کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم اور دیگر مذاہب کی مذہبی تعلیم کو تدریسی خدمات میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ مدرسہ تعلیم کے تحفظ کے لیے مولانا مشہود خان نیپالی کی قیادت میں مضبوط قانونی اقدام مولانا مشہود خان نیپالی، جو نیپال میں اقلیتی حقوق، مذہبی مساوات اور تعلیمی انصاف کے سرگرم علمبردار ہیں، نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ نیپال کے آئین کی دفعہ 18 اور دفعہ 31 تمام شہریوں کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ مگر حکومت کے اس اقدام نے اقلیتی برادریوں، بالخصوص مسلم کمیونٹی کے بنیادی تعلیمی حقوق کو نظرانداز کیا ہے۔ مولانا مشہود خان نیپالی نے عدالت کے سامنے یہ مضبوط دلیل پیش کی کہ اگر حکومت ہندو مذہبی تعلیم کے لیے اساتذہ بھرتی کر سکتی ہے تو مدرسہ تعلیم سمیت دیگر مذاہب کی تعلیم کے لیے بھی تدریسی اسامیوں کا اعلان ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ صرف مسلمانوں کا نہیں بلکہ نیپال میں بسنے والے تمام مذاہب کے ماننے والوں کا مشترکہ حق ہے۔ ڈاکٹر عبدالغنی القوفی کا بیان: یہ جدوجہد تاریخی ہے، مدرسہ تعلیم کا تحفظ یقینی بنایا جائے اس عدالتی پیش رفت پر راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے صدر اور جامعہ سراج العلوم نیپال کے موقر استاذ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغنی القوفی نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ مقدمہ صرف مدرسہ تعلیم کا نہیں بلکہ نیپال میں تعلیمی مساوات کی ایک تحریک ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ نیپال میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لیے ایک نئی امید لے کر آیا ہے۔

اگر حکومت ایک مخصوص مذہب کی تعلیم کے لیے سرکاری وسائل فراہم کر سکتی ہے، تو مسلمانوں اور دیگر اقلیتی مذاہب کے تعلیمی نظام کو کیوں نظرانداز کیا جا رہا ہے؟ یہ آئینی برابری کے خلاف ہے اور ہمیں پورا یقین ہے کہ عدالت اس معاملے میں انصاف فراہم کرے گی۔ راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال ہر اس اقدام کی حمایت کرے گا جو تعلیم کے میدان میں برابری کو فروغ دے۔ سپریم کورٹ نے مولانا مشہود خان نیپالی کی اس دلیل کو اہمیت دیتے ہوئے حکومت نیپال اور کمیشن برائے تدریسی خدمات کو حکم دیا ہے کہ وہ 15 دن کے اندر تحریری جواب داخل کریں اور وضاحت دیں کہ مدرسہ تعلیم اور دیگر مذاہب کی تعلیم کو تدریسی شعبے میں شامل کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ فیصلہ مدرسہ تعلیم اور مذہبی مساوات کے لیے ایک بڑی جیت ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ عدالت کا یہ اقدام ظاہر کرتا ہے کہ ریاستی ادارے صرف ایک مخصوص مذہب کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے بلکہ تمام مذاہب کو برابر کے حقوق دینے کے پابند ہیں۔

عدالت کے اس فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے جنرل سیکرٹری مولانا مشہود خان نیپالی نے کہا: یہ مقدمہ صرف مدرسہ تعلیم کا نہیں بلکہ نیپال کے ہر اس شہری کا ہے جو مساوی حقوق کا حامی ہے۔ ہم نے ہمیشہ تعلیم کو تمام مذاہب اور طبقات کے لیے یکساں طور پر دستیاب کرانے کی جدوجہد کی ہے اور آج عدالت نے ہماری آواز کو سنا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس ناانصافی کو ختم کرے گی اور مدرسہ تعلیم کو بھی وہی مقام دیا جائے گا جو دیگر مذاہب کو دیا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہم اپنی آئینی اور قانونی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ یہ کیس نہ صرف مدرسہ تعلیم کے حق میں ایک تاریخی سنگ میل بن سکتا ہے بلکہ نیپال میں مذہبی ہم آہنگی اور برابری کے نئے باب کا آغاز بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر حکومت تسلی بخش جواب دینے میں ناکام رہتی ہے تو عدالت مزید سخت احکامات جاری کر سکتی ہے، جو نیپال میں تعلیمی انصاف کی ایک بڑی جیت ہوگی۔ یہ کامیابی نیپال کے اقلیتی تعلیمی حقوق کی جدوجہد میں ایک اہم موڑ ثابت ہو سکتی ہے!

واضح ہو کہ اس مقدمہ کو داخل کرانے میں راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے ذمہ داران کی بڑی جدوجہد شامل رہی ہے اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالغنی القوفی کی صدارت میں ایک وفد نے لمبنی پردیش کے ہائی کورٹ میں درخواست کے لئے بھی پہل کی تھی جس میں مولانا مشہود خان نیپالی، محمد اسحاق، قطب الدین فاروقی، شمیم احمد السراجی، عبدالرحمن فاروقی، نسیم احمد، شیوراج آچاریہ ماؤ کیندر کے دانگ ضلع کے سیکریٹری، سینئر ایڈوکیٹ امیر دورگری، کے ساتھ نشست ہوئی جس میں وکلاء کی طرف سے یہ بات سامنے آئی کی ملکی سطح کا اتنا بڑا مقدمہ ہائی کورٹ میں چیلنج کرنا اور ہائی کورٹ کا اتنا بڑا فیصلہ کرنا مشکل ہوگا اس کے بعد پھر دوسری نشست ماہوری ہوم کے سرپرست روی ٹھاکر، مشہور ومعروف وکیل شیلیندر پرساد، مہیندر رکھتال کے ساتھ صلاح ومشورے کے بعد یہ مقدمہ سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ ہوا بات یہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ عدالت میں مقدمہ درج کرنے میں بھی کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑا آخر کار مولانا مشہود خان نیپالی نے کہا کہ اگر مقدمہ سپریم کورٹ درج نہیں کرتا ہے تو سپریم کورٹ کے خلاف بھی مقدمہ ڈالا جائے گا پھر اللہ کی نصرت شامل حال ہی اور مسلسل جد وجہد کے بعد مقدمہ داخل ہوا پھر شنوائی ہوئی اور عدالت نے وزارت تعلیم نیز کمیشن برائے تدریسی خدمات سے 15 دن کے اندر اندر تحریری جواب طلب کیا ہے اور اگلی شنوائی 15 دن کے بعد رکھی ہے۔

عبداللہ انصاری نے کم عمری میں پہلا روزہ رکھ کر ملک وملت کے لیے کی دعائیں

بارہ بنکی (پریس ریلیز) سرولی غوث پور کے قصبہ کشور کے رہائشی عبداللہ انصاری ابن محمد ذاکر انصاری نے کم عمری میں پہلا روزہ رکھ کر صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا اور ملک کی ترقی، بھائی چارے اور عالمی امن کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ اس پرمسرت موقع پر ان کے والدین، رشتے داروں اور قریبی احباب نے انہیں مبارکباد دی اور ان کی لمبی عمر، بہتر تعلیم اور کامیاب مستقبل کے لیے دعا کی۔ عبداللہ انصاری کے اس حوصلہ مند اقدام کو علاقے میں خوب سراہا جا رہا ہے، اور یہ نئی نسل کے لیے ایک روشن مثال ہے۔ مقامی علمائے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ بچوں میں دینی واخلاقی شعور کی بیداری معاشرے کے لیے نیک شگون ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عبادات کو قبول فرمائے اور انہیں دین ودنیا میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

محمد قمر الزماں مصباحی مظفرپوری

مظفرپور (پریس ریلیز) ابھی محب گرامی مولانا عالمگیر مصباحی موتاوی سے واٹس ایپ پر گفتگو کے دوران یہ علم ہوا کہ استاذ العلماء آبروئے احسان وسلوک، زینت درس وتدریس حضرت علامہ محمد علیم اللہ صاحب علیہ الرحمہ سوتیہارا کے رہنے والے ذی علم متدین اور صاحب تقوی عالم دین تھے۔ عالم کبیر سلطان العلماء حضرت علامہ الشاہ مفتی سلیمان بھاگلپور قدس سرہ سے خاص شرف تلمذ حاصل تھا فراغت کے بعد کماسیتا مڑھی میں بہار مدرسہ بورڈ سے اپنی تدریسی دور آغاز کیا اور اس دوران قابل ذکر علماء کا دستہ تیار کیا حاصل شدہ معلومات کے مطابق اس علاقے کے اکثر علمائے کرام کا سلسلہ تلمذ کہیں نہ کہیں حضرت سے جاملتا ہے یہ تاریخ کا نہایت روشن باب ہے کہ آپ نے اپنے علاقے میں رہ کر پورے گرد ونواح کو علم کی نکہت سے معطر کیا اور اپنے شعور کے اجالوں سے جہالت کے گھیرے سے دور کیے مگر حیرت کو بھی ہے کہ علم وفضل، زہد وپارسائی، فکر وفن اور ایک علمی جاہ جلال کی مالک شخصیت سے اکثر لوگ ناآشنا ہیں

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
تمہارے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

یہ معلومات حاصل کر کے بڑا قلق ہوا کہ اس قدر جمالیاتی شخصیت کے مالک ایک زبردست عالم دین ہم سے رخصت ہو گئے خداوند تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے اور ان کے پسماندگان حضرت مولانا حافظ وقاری غلام جیلانی صاحب سوتیہارا، حضرت مولانا غلام صمدانی صاحب سوتیہارا، حضرت مولانا حافظ وقاری غلام زرقانی صاحب مرکزی ازہری، حضرت مولانا حافظ وقاری عالمگیر مصباحی موناسیتا مڑھی، حضرت مولانا نور الزماں مرکزی کو صبر کی دولت سے نوازے آمین۔

کمرشل پائلٹ طیبہ کو ڈی ایم ڈبلیو او نے دی مبارکباد

چھپرہ: طیبہ افروز سارن کی لڑکیوں کے لیے ایک تحریک ہیں۔ ان کا پائلٹ بننا آنے والی نسلوں کے لیے ہمت کی مثال قائم کرے گا۔ یہ باتیں ضلع اقلیتی فلاح افسر روی پرکاش نے اپنے دفتر میں پائلٹ طیبہ کا استقبال کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ طیبہ کی کامیابی اس لیے بھی خاص ہے کہ وہ اقلیتی برادری سے آنے کے باوجود اس مقام تک پہنچیں۔ یہ ان تمام لڑکیوں کے لیے ایک تحریک ہے جو بڑے خواب دیکھتی ہیں لیکن سماجی اور معاشی رکاوٹوں کی وجہ سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جدوجہد سے ثابت کیا کہ لگن محنت اور مضبوط قوت ارادی سے کوئی بھی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ مرحوزہ کے مبارک پور نیا بازار میں راشن کی ایک چھوٹی سی دکان چلانے والے مطیع الحق اور گھریلو خاتون سمن میناتا کی بیٹی نے کمرشل پائلٹ بن کر نہ صرف اپنے خواب پورے نہیں کیے ہیں بلکہ اپنے والدین، علاقے اور ضلع کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔

روزہ ہمارے قوت مدافعت کو بہتر بنا کر مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے

عطاالرحمان

یوشینوری اوسومی ایک جاپانی سائنسدان ہے۔اس نے ٹوکیو یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد حیاتیاتی تحقیق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔وہ مائیکرو بیالوجی اور سیلولر بیالوجی کا ماہر ہے اور اس میدان میں شاندار خدمات سرانجام دے چکا ہے۔1990 کی دہائی میں اوسومی نے خمیر پر تجربات کرنا شروع کیے جس کے نتیجے میں اس نے ایسے جینز دریافت کیے جو آٹوفیجی کو چلاتے ہیں۔آٹوفیجی ایک یونانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے اپنے آپ کو کھانا۔یہ ایک حیاتیاتی عمل ہے جس میں خلیات جسم کے پرانے خراب یا غیر ضروری اجزاء کو کھا جاتے ہیں اور اسے دوبارہ قابل استعمال بناتے ہیں۔یہ عمل جسم کی صفائی میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس کے تحت ختم ہونے والے اجزاء دوبارہ پیدا ہوتے ہیں اور جسم کو فعال اور صحت مند بناتے ہیں۔جب جسم میں کھانے کی مقدار کم ہوجاتی ہی تو خلیے اپنی پرانی پروٹین اور دیگر بیکار اجزاء کو توڑ کر توانائی میں بدلتے ہیں تاکہ جسمانی فعل جاری رہ سکیں۔آٹوفیجی اتنا مفید عمل ہے کہ یہ انسان کو الزائمر پارکنسن کینسر ذیابیطس سمیت دیگر بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے

یوشینوری اوسومی کی تحقیق کا اہم پہلو روزے کے بارے میں بھی تھا۔اس نے بتایا کہ روزہ رکھنے سے جسم میں آٹوفیجی کا عمل تیز ہوجاتا ہے جس سے جسم کے زہریلے مادے صاف ہوتے ہیں۔بیماریوں سے بچاؤ اور جسم بہترین حالت میں آجاتا ہے۔۔اپنی سائنسی تحقیق میں یوشینوری نے یہ بھی بتایا ہے کہ 16 سے 48 گھنٹے تک یا ہفتے میں دو دن یا سال میں 30 سے 40 دن بھوکا رہنے سے آٹوفیجی متحرک ہوجاتی ہے اور جسم میں مختلف طرح کی مثبت تبدیلیاں لاتی ہے یوشینوری اوسومی کی اس تحقیق کو دنیا بھر میں پذیرائی ملی اور 2016 میں اسے نوبل پرائز سے نوازا گیا۔

روزہ اس قدر عظیم عمل ہے جس بارے میں ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزے کے وہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا (صحیح مسلم حدیث نمبر 2704)

سوچیں جس عمل کے بدلہ دینے کا ذمہ خود اللہ ذمہ لے تو عمل کس قدر بڑا ہوگا۔یہ انسانی سوچ سے باہر ہے۔یہی وجہ ہے کہ روزہ نہ صرف روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بے شمار جسمانی فایدے بھی دیتا ہے

روزہ کے بارے میں نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔(صحیح بخاری 1899)

انسان کو بھٹکانے میں سب سے بڑا ہاتھ شیطان کا ہے۔رمضان میں اللہ تعالی اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے اور شیطان کو قید کرلیا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے گناہوں کی رغبت کم ہوجاتی ہے۔لوگ نفلی عبادت تلاوت اور ذکر کرتے ہیں۔مسجدوں میں عبادت گزاروں کی کثرت ہوجاتی ہے

آپ کا ارشاد ہے کہ روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے۔اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔

روزہ انسان کے لیے ڈھال اس طور پر بنتا ہے کہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے اس کا نفس کمزور ہوجاتا ہے۔روزہ نفسانی خواہشات کو دبا دیتا ہے جس سے انسان گناہوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔روزہ انسان کو صبر تحمل اور تقویٰ کی راہ پر ڈال دیتا ہے جو اس کی روحانی کیفیت کو مضبوط کرتا ہے۔

رمضان میں ہر طرف روحانی ماحول پیدا ہوجاتا ہے۔دن بھر روزے کے ساتھ ساتھ رات میں تراویح ذکرو اذکار اور قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ہر طرف نیکیوں کا چرچا ہوتا ہے۔لوگ مساجد میں آتے ہیں خیرات وصدقات میں اضافہ کرتے ہیں۔اس مقدس مہینے میں عبادات کا ماحول بندے کو اللہ کے قریب کردیتا ہے جس کی بدولت اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور وہ جنت کا مستحق بنتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان میں ایک نفل عبادت کی اسے فرض عبادت کا ثواب ملے گا اور جس نے ایک فرض عبادت ادا کی اسے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان میں کی گئی ہر نیکی کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کئی لوگ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اپنی زندگی بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے(سورۃ بقرۃ185)

رمضان اور قرآن کریم کا انتہائی مضبوط رشتہ ہے۔اس میں اہل ایمان جہاں تلاوت کے ذریعے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں وہیں قرآن کریم سنتے بھی ہیں۔تراویح کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس قرآن کریم کی مکمل تلاوت سننے کا موقع ملتا ہے اس سے نہ صرف ثواب ملتا ہے بلکہ قرآن سے مضبوط تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔

رمضان المبارک نہ صرف روحانی عبادات کا مہینہ ہے بلکہ اس کے کئی سائنسی اور جسمانی فوائد بھی ہیں۔روزہ رکھنے سے جسم کی قوت مدافعت بہتر ہوتی ہے اور انسان مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

جب انسان روزہ رکھتا ہے تو اس دوران جسم فالتو مادوں کو ختم کرنے میں مصروف رہتا ہے۔جب کھانے کا وقفہ طویل ہوجاتا ہے تو خلیے اپنے ناکارہ اجزاء کو خود ہی ختم کرنے لگتے ہیں جس سے مدافعتی نظام زیادہ موثر ہوجاتا ہے۔روزہ رکھنے سے جسم میں موجود زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں جس سے جگر اور گردے زیادہ موثر طریقے سے کام کرتے ہیں۔روزے کے دوران جسم نئے سفید خون کے خلیے پیدا کرتا ہے۔جو انفکشن اور دیگر بیماریوں کے خلاف لڑنے میں مدد کرتے ہیں۔روزہ دماغی صحت کو بہتر بناتا ہے اور کئی دماغی امراض سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔روزے کے دوران دماغ میں خوشی کے ہارمون یعنی ڈوپامین کی سطح متوازن ہوجاتی ہے جو کہ ڈپریشن اور بے چینی کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ روزہ رکھنے والے افراد کی یادداشت بہتر ہوتی ہے اور ان کے سیکھنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔روزے کے دوران ذہن کو سکون ملتا ہے اور انسان زیادہ تحمل مزاج اور صابر بنتا ہے جو کہ ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

روزہ رکھنے سے جسم میں وہ تمام عوامل متحرک ہوجاتے ہیں جو بڑھتی عمر کے اثرات کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔روزہ رکھنے سے ڈی این اے کی مرمت کا عمل تیز ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے جسم کے خلیے زیادہ عرصے تک صحت مند رہتے ہیں۔روزہ رکھنے سے ہارمون کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ جسمانی برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

روزے دار کو بھوک پیاس اور غصے پر قابو پانے کی تلقین کی جاتی ہے۔یہ عادت معاشرے میں امن رواداری اور برداشت کو فروغ دیتی ہے اور انسانوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بناتی ہے۔روزے کی وجہ سے لوگ اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔چوری دھوکہ دہی بدعنوانی اور دیگر جرائم میں کمی آتی ہے جس سے معاشرے میں امن وامان کی فضا قائم ہوتی ہے۔

رمضان کا مہینہ ہمیں جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست رکھنے کے ساتھ ساتھ نظم وضبط والی زندگی گزارنے کی بھی تربیت دیتا ہے۔اگر رمضان کے بعد بھی ہم یہی طرز زندگی اپنائیں تو ہم نہ صرف بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ صحت مند اور خوشگوار زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔

کاش (افسانہ)

پروفیسر (ڈاکٹر) نسرین بیگم (علیگ)

سندر ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔وہ بچپن سے ہی بہت محنتی تو تھا ہی ساتھ ہی۔دل لگا کر پڑھتا بھی تھا۔تین بھائیوں میں وہ سب سے چھوٹا تھا جبکہ دونوں بھائی پڑھنے میں ہمیشہ پیچھے رہتے ،بلکہ پڑھنے سے جی چراتے تھے۔والدین پریشان تھے کہ کیا کیا جائے۔کم سے کم یہ گریجویٹ تو کرہی لیں۔اچھی نوکری تو دور۔ورنہ کہیں کلرکی بھی نہ ملیگی۔آگے اپنی زندگی کیسے گزاریں گے۔آخر نتیجہ صفر ہی نکلا۔ہوا یہی کہ بڑی مشکل سے ایک نے آٹھویں اور دوسرے نے نویں درجہ تک پڑھائی کی۔۔۔بس اب تو اسکول کے ماسٹر صاحب نے بھی صاف کہ دیا کہ انہیں کسی کام میں لگا دیں،پڑھائی انکے بس کے باہر کی چیز ہے۔۔۔ہوتا کیا۔۔والدین بھی کیا کرتے۔جو سوچا تھا اس پر تو پانی پھر گیا۔پیٹ پالنے اور آگے کی زندگی گزارنے کے لئے چھوٹی موٹی دکان کھول کر بیٹھ رہے۔تینوں بیٹوں میں سب سے چھوٹا سندر تھا۔سندر پڑھنے میں ہوشیار تھا۔علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ذوق وشوق ہو ساتھ ہی محنت اور لگن بھی ہو۔سندر محنتی تھا۔وہ پڑھائی کے دوران ہی نوکری کے لئے درخواست دیتا رہتا تھا کہ پڑھائی مکمل ہوتے ہی اسے نوکری مل جائے۔سندر کو پڑھائی مکمل کرتے ہی نوکری مل گئی وہ بھی سرکاری نوکری۔تعلیم حاصل کرنے کے دوران وہ سب کا ہردلعزیز تھا۔اس سے ہر کوئی محبت کرتا تھا۔وجہ یہ بھی کہ وہ دوسروں کی مدد کرتا تھا اور ایک دوسرے کے کام آتا تھا۔

یہ اس کی عادت تھی۔کسی کا کوئی بھی کام ہو ہمیشہ کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔جبکہ آج کے دور میں ایسے لوگ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔اگر مل جائیں تو غنیمت سمجھئے۔آجکل تو سب کو اپنی ہی سوجھتی ہے۔دوسروں کے لئے وقت کہاں ہے۔سندر کے دونوں بھائیوں کی شادی ہو چکی تھی۔اور سندر کی شادی بھی طے ہوگئی۔شبھ مہورت نکلوا کر شادی ہوگئی۔اور سریتا دلہن بن کر اپنے سسرال آگئی۔سریتا بھی تعلیم یافتہ اور سمجھدار بھی تھی۔دونوں بہت خوش تھے۔اب سندر کی زندگی پہلے کے مقابلے بالکل الگ تھی۔وہ اپنی نوکری کے کام میں مصروف رہنے لگا۔۔دوسروں کے لئے اب اسکے پاس وقت نہیں ہوتا تھا۔وقت تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔سب کچھ ٹھیک تھا۔سندر اور سریتا بھی خوش تھے۔مگر انکی خوشی سے گھر والے خوش نہیں تھے۔بھائیوں اور انکی بیویوں نے بات بات پر اعتراضات شروع کردیے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی خوش رہے۔اور دوسرے کو اس کی خوشی راس آجائے۔بڑی عجیب بات ہے۔ہم خود تو محنت کرتے نہیں اور دوسرا محنت کرکے کسی لائق بنتا ہے تو ہم اس سے جلنے لگتے ہیں واہ رے لوگ۔۔۔اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے ہی نہیں۔اب تو بھابھیوں نے تلخ بیانی شروع کردی۔اس طرح کی باتوں سے کبھی کبھی گھر کا ماحول خراب ہو جاتا۔مگر جس گھر میں اس طرح کی باتیں ہونے لگیں۔۔۔تو بس کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔چھوٹی بات بھی بڑی بن جاتی ہے ایک دوسرے سے محبت کے بجائے نفرت اپنا اثر دکھانے لگتی ہے۔ہر روز کچھ نہ کچھ کہاسنی سے باتیں بڑھتی رہیں۔اور ذہنی سکون چھنتا رہا۔گھر میں بجائے کھلی سانس لینے کے گھٹن محسوس ہونے لگی۔ان حالات کو دیکھ کر سندر نے سوچا کہ ایک دو سال کے لئے وہ اپنا تبادلہ کہیں اور کرالے تو ہوسکتا ہے سب ٹھیک ہوجائے۔اب تو سندر کا تبادلہ بھی ہوگیا۔سریتا اور سندر نے ایک نئی زندگی شروع کی۔شادی کے دو سال کے بعد سریتا کو لڑکی پیدا ہوئی۔وہ بہت خوش تھی۔مگر اس دوران اسے بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اس لئے کہ وہ پردیس میں تھی۔پردیس تو پھر پردیس ہی ہوتا ہے۔جیٹھانی اور دیورانی اس لئے ناراض تھیں کہ۔اب پردیس گئی ہے تو مزا چکھے۔ہم کیوں جائیں اسکی مدد کرنے۔پردیس میں سب کچھ وقت پر ملنا مشکل تھا۔بہر حال وقت تو جیسے تیسے گزر ہی گیا۔۔سریتا کو گزری باتیں جب یاد آتی ہیں تو بہت دکھی ہو جاتی ہے۔اپنے آپ کو بے سہارا اور اکیلا محسوس کرنے لگتی ہے۔وہ اپنے والدین کو کوئی بھی بات بتا کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی۔اور نہ جانے بہت سے خیالات دل و دماغ میں آتے ہیں جب یادیں آتی ہیں تو اور شیرینی تلخی میں بدل جاتی ہے۔۔یہیں تو انسان کمزور نظر آتا ہے۔اور ان حالات میں کسی کے ساتھ نہ دینے کی وجہ سے۔اور خاص طور پر جب وہ اپنے ہوں۔اس کمزوری پر انسان کو قابو پانا جیسے مشکل ہو جاتا ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ دور رہ کر بھی تلخیاں بجائے کم ہونے کے بڑھتی ہی گئیں۔وقت گزرتا گیا۔بیٹی بھی سمجھدار ہونے لگی۔مگر اکثر سندر اور سریتا کے بیچ بات بات پر تکرار اور بحث ہونے لگتی۔دونوں ایک دوسرے کو قصوروار ٹھہراتے۔۔سندر سریتا سے کہتا کہ تمہاری وجہ سے میں نے اپنا گھر چھوڑا۔تم ہی اسکی ذمہ دار ہو۔ورنہ میں تو اپنے گھر والوں کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔جبکہ سریتا بھی تو اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔۔ایسا خیال ہم لڑکی کے لئے کیوں نہیں رکھتے۔۔۔۔شادی کے بعد وہ بھی تو سب کچھ چھوڑ کر آتی ہے۔مگر اسے یہ حق کہاں۔۔۔۔وہ یہ کہ سکے کہ ہمیں بھی تو اپنے گھر والوں کی یاد آتی ہے۔وہ بچپن اور اسکول کالج کے دن۔سندر اب سریتا پر شک بھی کرنے لگا۔اس کا کسی سے ملنا جلنا بھی اسے پسند نہیں تھا۔سندر زندگی کی حقیقتوں سے ناواقف تھا۔تغیرات زمانہ وانقلابات عالم کوئی نئی بات نہیں۔دنیا میں ایک طرف عیش وعشرت ہے تو دوسری طرف مصائب وآلام۔یہ ہر انسان کو سوچنا چاہیے۔انسان کبھی خوش ہے تو کبھی غمگین۔کبھی ہردلعزیز ہے تو کبھی ذلیل ورسوا۔۔۔اب سندر کا تبادلہ اپنے ہوم ٹاؤن میں ہی ہوگیا۔وہ اس بار بڑے ارمان لے کر واپس وطن لوٹ رہا تھا کہ اب وہ ہر تلخی کو شیرینی میں بدل دے گا۔۔۔اب ہم سے کوئی ناراض نہیں ہوگا۔میں چار سال کے بعد اپنے گھر جو آرہا ہوں۔مگر کبھی کبھی انسان سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ اور ہی ہے۔چند سالوں میں دوریاں کچھ زیادہ ہی بڑھ گئیں تھیں۔مگر اس بار تو پہلے سے زیادہ حالت خراب تھی۔گھریلو باتوں کی وجہ سے سندر اور سریتا میں بات بات پر بحث وتکرار ہونا شروع ہوگیا۔سندر ہمیشہ سریتا کو ہی قصوروار ٹھہراتا تھا۔۔۔تمہاری وجہ سے ہی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔اسکی ذمہ دار تم ہی ہو۔روز روز یہ باتیں سن کر سریتا اپنے غصے کو نہ روک سکی۔۔۔ہاں ہاں۔۔۔میں ہی قصوروار ہوں۔میں نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا۔ہمارے یہاں رہنے کا کوئی مقصد نہیں۔۔۔ہمارا یہاں رہنا کسی کو پسند نہیں۔۔۔تو اب میں یہاں سے چلی ہی جاتی ہوں۔تم اپنے گھر والوں کے ساتھ خوش رہو۔۔۔۔۔۔جب ہماری ضرورت سمجھنا۔۔۔ہمیں بلا لینا۔۔۔میں آجاؤں گی۔اور پھر صبح ہوتے ہی سریتا اپنے مائکے چلی گئی۔سریتا کے مائکے جاتے ہی طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔گھر والوں نے سندر کو یہ مشورہ دیا کہ تمہیں اسے اب سبق سکھانا چاہیے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ گھر سے اس طرح چلی گئی۔آخر عورت ہے۔اسے یہ ادھیکار کس نے دیا۔اس نے گھر اور پریوار کی مان مریادا پر داغ لگایا ہے۔سماج میں ہم سب کو بدنام کیا ہے۔اسکی سزا تو اسکو ملنی چاہیے۔ان باتوں کا اثر سندر کے دل و دماغ پر کچھ ایسا ہوا کہ اس کے دل میں سریتا کے لئے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہی چلی گئیں۔سندر زندگی سے تنگ آچکا تھا۔سریتا کو مائکے گئے ہوئے بھی کئی مہینے ہوگئے تھے۔اس بیچ سوائے تلخیاں پیدا ہونے کے کچھ نہ ہوا۔سریتا کے والدنے بہت کوشش کی کہ سندر مان جائے۔اور سریتا و اپنی بیٹی کو سمّان سے اپنے گھر لے جائے۔مگر انکی یہ کوشش بیکار رہی۔لڑکی کا پتا اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتا ہے۔وہ کب چاہتا ہے کہ اسکی بیٹی مائکے میں اداس اپنی زندگی گزارے۔۔۔۔اور والدین بھی گھٹ گھٹ کر رہیں۔۔۔۔۔یہ کیسی بے بسی ہے کہ شادی شدہ لڑکی اپنے مائکے میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی خوش نہیں رہ سکتی۔لوگوں کے طعنہ تشنہ طرح طرح کی باتیں۔۔۔۔۔یہی تو ہمارا سماج ہے جو اپنی فکر کم اور دوسروں میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے۔لڑکی سسرال سے مائکے آئی۔تو کیوں آئی؟ کچھ گڑبڑ ہوگا۔۔۔ارے۔۔۔۔اب لڑکیوں میں پہلے جیسی بات کہاں۔۔۔سندر اداس رہنے لگا۔وہ سوچتا ایسی بھی کیا زندگی جو مصیبتوں سے بھری ہو۔نوکری سے واپس آنے کے بعد اداس کمرے میں بیٹھا رہتا۔وہ سوچتا۔اب تو ہمارے آنے کا کسی کو انتظار بھی نہیں۔زندگی بے مقصد لگنے لگی۔۔۔کاش؟ پھر ایسی زندگی سے کیا حاصل۔۔غم کے ساتھ خوشی ہو۔۔بے بسی کے ساتھ کسی کا سہارا بھی تو ہو۔اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ کسی کے حصے میں سوائے مصیبتوں کے کچھ ہوتا ہی نہیں۔یوں ہی پوری زندگی گزر جاتی ہے۔سندر یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ اب تو ماضی کی یاد، مستقبل کی فکر اور زمانے کی گردش ہمارے قدم اکھاڑنے کے لئے آمادہ ہیں۔سندر اپنی ضد پر آمادہ تھا کہ وہ سریتا کو لینے کبھی نہ جائے گا۔اسے آنا ہے تو وہ خود آئے۔وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ لڑکی والے ہیں۔۔جھکنا تو انہیں ہی چاہیے۔۔۔ہم کیوں جھکیں۔دن گزرتے گئے۔نفرت بڑھتی گئی۔مایوسی اور اداسی اپنا شکنجہ کسنے لگی۔یہ خوبصورت زندگی اب بوجھ بن گئی۔وہ بیحد اداس رہنے لگا۔آج سندر اپنے کئے پر پشیمان تھا۔مگر اب دونوں کے راستے الگ تھے۔یہ حقیقت ہے کہ دولت سے انسان کو سچی خوشی نہیں مل سکتی۔چین وسکون روپیوں سے کبھی نہیں خریدا جاسکتا۔سندر نے یہ طے کرلیا کہ اب اسے یہاں سے دور جانا ہے۔وہ اپنی زندگی سے تنگ آچکا تھا۔سریتا اور اپنی بیٹی کا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے تھا۔اس وقت سندر طوفان کی زد میں تھا۔زندگی کا سفر اتنا آسان نہیں کہ آسانی سے طے کرلیا جائے۔منزل کو حاصل کرنے کے لئے پوری زندگی لگانی پڑتی ہے۔تب کہیں جاکر منزل حاصل ہو پاتی ہے۔۔۔مگر اب کیسی منزل۔۔سندر اور سریتا تو منزل پر پہنچ کر منزل سے دور ہوگئے۔۔کبھی کبھی زندگی۔۔۔بلکہ زیادہ تر ازدواجی زندگی کی تلخیاں زندگی ختم کر کے رکھ دیتی ہیں۔ہم جب تک سمجھ پاتے ہیں تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔کاش سندر زندگی سے ہی تنگ آچکا تھا۔اب اسے احساس ہونے لگا کہ یہ رشتہ بڑا نازک ہے۔اتنا نازک کہ ایک بار ٹوٹ جائے تو جوڑا نہیں جا سکتا۔اور اگر جوڑنے کی کوشش کی جائے تو گانٹھ پڑ جاتی ہے۔پھر وہ بات کہاں۔۔یہ رشتہ ایک طرف بیحد مضبوط بھی ہے۔جو کبھی نہیں ٹوٹتا۔

بلکہ اس رشتے کی ڈور اور مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔صرف محبت اور یقین سے مگر شرط یہ ہے کہ دونوں میں سمجھداری ہو۔ایک دوسرے پر اعتماد ہو۔۔۔۔شک کی بالکل گنجائش نہ ہو۔عورت تو صرف محبت چاہتی ہے۔۔۔اور اس سچی محبت کے لئے ،وہ اپنی پوری زندگی اور سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔۔۔۔مگر محبت میں کسی طرح کی سودے بازی نہ ہو۔ایک دوسرے پر بھروسہ ہو۔۔۔سندر کی نظر میں اب کسی رشتے کی اہمیت نہیں رہی۔اسکو اپنی غلطی کا احساس اب ہونے لگا تھا۔

قنوت وتر کی دعا مفرد اور جمع دونوں صیغوں کے ساتھ ثابت ہے

وصی اللہ مدنی

وتر کے لغوی معنی طاق کے ہیں جو جفت کی ضد ہے، نماز وتر موکد ترین سنتوں میں سے ایک نماز ہے، ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سفر وحضر میں اس نماز کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔آپ کی قولی وفعلی احادیث سے ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعات کے ساتھ وتر ثابت ہے۔ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وتر ہر مسلمان پر حق اور ثابت ہے جو پانچ وتر ادا کرنا پسند کرے وہ پانچ پڑھ لے اور جو تین وتر پڑھنا پسند کرے وہ تین پڑھ لے اور جو ایک رکعت وتر پڑھنا پسند کرے وہ ایک پڑھ لے۔'' (صحیح /سنن ابو داود) آخری رکعت میں رکوع سے پہلے اور بعض روایت ومفتیان کرام کے بقول رکوع کے بعد بھی دعائے قنوت پڑھنا درست ہے۔ڈاکٹر عبدالحلیم مدنی استاد جامعہ سلفیہ، بنارس اس حدیث کی اسناد کی بابت لکھتے ہیں کہ ''الحدیث بہذا الاسناد حسن۔۔۔'' کہ یہ حدیث اس اسناد سے حسن ہے، کیوں کہ سلسلہ اسناد میں ایک راوی محمد بن اسماعیل 'صدوق' ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ارواء الغلیل'' (172/2 رقم 429) میں جمع کے صیغہ کے ساتھ وارد حدیث کی تصحیح کی ہے خلاصہ کلام اور بعض تذکیری کلمات (۱) قنوت وتر کی دعا مفرد اور جمع دونوں صیغوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، لہذا جب کوئی شخص تنہا اور اکیلا وتر کی نماز پڑھے تو وہ مفرد کے صیغہ کے ساتھ قنوت وتر کی دعا پڑھے اور اگر وہ امامت کے فرائض انجام دے رہا ہے تو مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے جمع کے صیغہ کے ساتھ پڑھے۔(۲) شروع کے پانچ کلمات دعائیہ ہیں، مقتدی صاحبان کو صرف انہی کلمات پر آمین کہنا چاہیے۔(۳) اکثر لوگ ''ان لا یذل من والیت'' پڑھتے ہیں جب کہ شیخ البانی کی تحقیق کے مطابق ''وان'' واو کے اضافہ کے ساتھ صحیح ہے۔(۴) تبارت ربنا سے پہلے ''سبحان'' اور اس کے بعد ''فلک الحمد علی ما قضیت'' کا اضافہ حدیث سے ثابت نہیں ہے۔(۵) ''ونستغفر ونتوب الیک'' یہ حدیث کا ٹکڑا نہیں ہے بلکہ بعض اہل علم کا اضافہ کردہ کلمہ ہے۔(۶) ''لا منجا منک الا الیک'' یہ زیادتی صحیح ابن خزیمہ میں وارد ہے اور شیخ البانی کے بقول یہ صحیح ہے۔

کرناٹک اردو اکادمی پر الزامات، ادبی ایوارڈز کی واپسی

اقربا پروری وغیر شفاف تقسیم پر ادبی حلقوں میں اضطراب

از: عبدالحلیم منصور

اردو زبان، جو ہندوستان کی تہذیبی شناخت کا ایک اہم جزو ہے، ہر دور میں مختلف چیلنجز کا سامنا کرتی رہی ہے۔اس زبان کی ترویج وترقی کے لیے قائم کیے گئے ادارے، بالخصوص اردو اکادمیاں، ایک امید کی کرن سمجھی جاتی تھیں۔لیکن جب وہی ادارے خود سوالات کی زد میں آجائیں، تو یہ صورتحال کسی بھی زبان وادب کے لیے نقصان دہ ہوسکتی ہے۔کرناٹک اردو اکادمی، جو ریاست میں اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے قائم کی گئی تھی، آج سنگین الزامات اور گہرے شکوک وشبہات کی زد میں ہے۔جس ادارے سے اردو کے روشن مستقبل کی امید تھی، وہ آج بدنظمی، اقربا پروری، اور غیر شفافیت کے سائے میں الجھا ہوا نظر آرہا ہے۔حالیہ دنوں میں اکادمی کی جانب سے دیے گئے ایوارڈز اور ان کے انتخابی عمل پر اٹھنے والی انگلیاں ادبی حلقوں میں بے چینی اور اضطراب کا باعث بن چکی ہیں۔یہ وہی اکادمی ہے جس سے اردو کے فروغ کی امیدیں وابستہ تھیں، جہاں علم وادب کے چراغ روشن کیے جاتے، زبان کی بقا کے لیے منصوبے بنتے، اور نفاذ کی راہیں نکالی جاتی تھیں۔مگر اب اسی ادارے پر بدنظمی اور اقربا پروری کے ایسے سنگین الزامات لگ رہے ہیں جو اس کے وقار کو مجروح کررہے ہیں۔یہ پہلا موقع نہیں جب اردو اکادمی پر تنقید کی جارہی ہے، مگر اس بار جو صورتحال سامنے آئی ہے، وہ اردو داں طبقے کے لیے کئی نئے سوالات اور خدشات کو جنم دے رہی ہے۔ماضی میں بھی اس ادارے کے کام کرنے کے طریقہ کار پر اعتراضات ہوتے رہے ہیں، مگر اس بار یہ تنقید محض چند افراد کی ناراضی کا نتیجہ نہیں بلکہ مجموعی طور پر ادبی برادری میں بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کی علامت ہے۔کرناٹک اردو اکادمی، جو کبھی زبان وادب کے فروغ کے ایک بڑے مرکز کے طور پر دیکھی جاتی تھی، اب ایسے فیصلوں کی لپیٹ میں آچکی ہے جو خود اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔اس مرتبہ سالانہ ایوارڈز کی تقسیم میں اقربا پروری اور غیر شفافیت کے الزامات اس وقت سنگین رخ اختیار کرگئے جب دو ممتاز علمی وادبی شخصیات ہی ماہر منصور اور پروفیسر سید شاہ مدار عقیل ہی نے احتجاجاً اپنے ایوارڈ واپس کرنے کا اعلان کیا۔ماہر منصور، جو 50 سے زائد تصانیف کے خالق ہیں اور لسانیات وترجمے کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دے چکے ہیں اور مرکزی ساہتیہ اکادمی ایوارڈ یافتہ ہیں، نے واضح الفاظ میں کہا کہ کرناٹک اردو اکادمی کی حالیہ ایوارڈ پالیسی غیر شفاف اور اقربا پروری پر مبنی ہے۔اسی احتجاج کے طور پر انہوں نے اپنا اعزاز واپس کرنے کا اعلان کیا۔ان کے ساتھ پروفیسر سید شاہ مدار عقیل، جو گلبرگہ یونیورسٹی کے اردو شعبے کے سابق سربراہ رہے ہیں، جن کی نگرانی میں بیس سے زائد ریسرچ اسکالرز نے ماسٹر ڈگریاں مکمل کیں، اور جو 18 کتابوں کے مصنف ہیں، نے بھی یہی فیصلہ کیا۔یہ محض دو شخصیات کی ناراضی نہیں بلکہ مجموعی طور پر ادبی حلقے میں بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کی علامت ہے۔انہوں نے اس طریقہ کار پر تنقید کرتے ہوئے اسے نہ صرف انکی توہین بلکہ تضحیک قرار دیا۔یہ پہلا موقع نہیں جب اردو اکادمی کی ایوارڈ پالیسی پر سوالات اٹھائے گئے ہوں۔گزشتہ چند برسوں میں بھی اکادمی کے تحت مختلف ایوارڈز کی تقسیم میں غیر شفافیت کے الزامات سامنے آتے رہے ہیں۔مگر اس بار ادبی شخصیات کے ایوارڈ واپس کرنے کے اعلان نے معاملے کو مزید سنگین بنا دیا ہے اور اکادمی کی ساکھ کو ایک بار پھر داؤ پر لگا دیا ہے۔شاید ریاست کی تاریخ میں پہلی دفعہ کرناٹک اردو اکادمی کے ذریعے اعلان کردہ ایوارڈ کی واپسی کی روایت کا آغاز ہوا ہے۔ادبی حلقوں کی تشویش محض کسی ایک تقریب کی بدنظمی تک محدود نہیں، بلکہ اس کے پیچھے ایک پورا پس منظر ہے۔ایوارڈز کے انتخاب میں غیر شفافیت اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب کئی مستحق شخصیات کو نظرانداز کرکے ایسے افراد کو نوازا گیا جن کی علمی وادبی خدمات محدود یا مشکوک سمجھی جاتی ہیں۔اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ تمام ایوارڈ یافتگان غیر مستحق ہیں، چند حقیقی خادمان اردو کو بھی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، البتہ چند احباب کی اردو خدمات مشکوک ضرور ہیں، یہ بھی الزام ہے کہ اردو زبان وادب سے ناواقف احباب بھی ایوارڈ یافتگان میں شامل ہیں، جس پر سوالات ہورہے ہیں کہ شاید اردو اکادمی کے ذمہ داروں نے کرناٹک کے ادبی منظر نامہ کا جائزہ نہیں لیا۔یہ احتجاج محض کسی ایک فرد کا نہیں، بلکہ اردو زبان وادب کے اس وقار کا معاملہ ہے جسے کرناٹک اردو اکادمی کے زیر سایہ پروان چڑھنا تھا، مگر بدنظمی، اقربا پروری، اور غیر سنجیدگی کی نذر ہوگیا۔حالیہ دنوں میں ایوارڈ تقریب میں ہونے والی بے ضابطگیوں اور روایت شکنی کے خلاف اردو کے معروف دانشوروں اور ادیبوں نے جو قدم اٹھایا، وہ ایک خاموش انقلاب سے کم نہیں۔سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایوارڈ یافتگان میں بعض ایسے افراد شامل تھے جن کا براہ راست تعلق اکادمی کے عہدے داروں یا ان کے قریبی حلقے (رشتہ داروں) سے جڑتا ہے۔اس سے شکوک وشبہات مزید گہرے ہوگئے ہیں کہ انتخاب میں اہلیت کو پس پشت ڈال کر ذاتی تعلقات کو ترجیح دی گئی۔حالیہ تقریب میں اردو اکادمی کی انتظامیہ نے جو طرز عمل اختیار کیا، اس نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔اکادمی کے متعدد اراکین کو فیصلوں سے لاعلم رکھا گیا، ایوارڈ یافتگان کے انتخاب میں غیر شفافیت برتی گئی، اور تقریب کے دوران بدنظمی کا ایسا مظاہرہ دیکھنے میں آیا جس نے ادارے کی انتظامی صلاحیتوں پر سوالیہ نشان لگا دیا۔تقریب میں کئی امور کو نظرانداز کیا گیا، اور عمومی اجلاس میں فیصلوں کی باضابطہ منظوری کے بجائے مخصوص افراد کے ذریعے نام فائنل کیے گئے۔کچھ ایوارڈ یافتگان کو 50 ہزار روپے کا نقد انعام دیا گیا، جبکہ بعض دیگر شخصیات کو محض 10 ہزار روپے اور ایک علامتی سند کے ساتھ ''خصوصی ایوارڈ'' کے نام پر نوازا گیا۔اس تفریق نے مزید شکوک وشبہات کو جنم دیا کہ کہیں انتخاب علمی خدمات کے بجائے کسی اور بنیاد پر تو نہیں کیا گیا؟ کہا جارہا ہے کہ ایوارڈ کمیٹی کے فیصلے پر عمومی اجلاس میں منظوری نہیں لی گئی، بلکہ چند افراد نے ازخود نام فائنل کرلیے۔ایوارڈ یافتگان کے ناموں کو آخری وقت تک خفیہ رکھا گیا، تاکہ کسی قسم کی بحث یا مخالفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔کئی مستحق اور معتبر ادبی شخصیات کو نظرانداز کرکے ایسے افراد کو نوازا گیا جن کی اردو خدمات مشکوک یا محدود تھیں۔نہ ایوارڈ یافتگان کو تحریری طور پر مطلع کیا گیا اور نہ ہی ان کے کارناموں پر مبنی کتابچہ شائع کیا گیا، یہ بھی سوالات اٹھائے جارہے ہیں کہ اتنی عجلت میں ایوارڈ تقریب کے انعقاد کی ضرورت کیا تھی، کیوں تیاریاں نہیں کی گئیں، اور کس لیے دیگر اراکین کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔یہ صورتحال اس وقت اور بھی پیچیدہ ہوگئی جب اکادمی کے چیئرمین کی خاموشی کو محسوس کیا گیا۔ایسے وقت میں جب ادارہ بحران میں گھرا ہو، اور ادبی طبقہ احتجاج کررہا ہو، تب قیادت کی خاموشی مزید شکوک کو جنم دیتی ہے۔سوال یہ ہے کہ اگر واقعی ایوارڈز کی تقسیم شفاف تھی، تو پھر ان اعتراضات کا مدلل جواب کیوں نہیں دیا گیا؟ کیا خاموشی خود ایک غیر اعلانیہ اعتراف جرم نہیں؟ جب ایک ادارہ بحران میں ہو اور اس کے خلاف آوازیں بلند ہورہی ہوں، تو اس کے سربراہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ ان مسائل پر گفتگو کرے، اعتراضات کا جواب دے، اور اصلاحات کا اعلان کرے۔لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے یعنی مکمل خاموشی، غیر سنجیدگی، اور عدم دلچسپی!

یہ جو اہل سیاست ہیں، یہ جو اہل حکومت ہیں
یہ جو تخت پہ بیٹھے ہیں، یہ جو تاج سنبھالے ہیں
یہ اگر آئینہ دیکھیں، تو سنور جائیں زمانے

کرناٹک اردو اکادمی کے سالانہ ایوارڈز کی تقریب کبھی ریاستی سطح پر بڑی اہمیت رکھتی تھی۔وزیر اعلیٰ اور مسلم وزراء اس میں شریک ہوتے، اردو کے فروغ کے لیے نئے اعلانات کیے جاتے، اقلیتی بہبود سے متعلق منصوبے زیر بحث آتے اور اردو داں طبقے کے علاوہ اقلیتوں کے مطالبات سرکاری سطح پر رکھے جاتے تھے۔مگر اس بار کی تقریب میں جو کچھ ہوا، اس نے اردو داں طبقے کو سنجیدہ فکر میں مبتلا کردیا ہے۔اردو اکادمی کی وہ روایات، جو پہلے اس کی شان وشوکت میں اضافہ کرتی تھیں، اب ختم ہورہی ہیں۔اس بار وزیر اعلیٰ کے سیاسی مشیر اور دیگر نمائندے شریک ہوئے، مگر دونوں مسلم وزراء اور محکمہ اقلیتی بہبود کے اعلیٰ افسران کی غیر موجودگی نے مزید واضح کردیا کہ اردو وادب اب حکومتی ترجیحات میں شامل نہیں رہے۔

ہماچل کے چار اضلاع میں برف باری، شملہ میں ژالہ باری، سردی میں اضافہ

شملہ، 16 مارچ (و س)۔ ہماچل پردیش میں موسم بدستور سخت ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں ریاست کے کئی حصوں میں موسلا دھار بارش، برفباری اور ژالہ باری ریکارڈ کی گئی ہے۔ ریاست کے چار پہاڑی اضلاع - لاہول سپتی، کنور، کلو اور شملہ کے اونچائی والے علاقوں میں تازہ برف باری ہوئی ہے۔ وہیں شملہ شہر میں کل رات بارش کے ساتھ ژالہ باری بھی ہوئی۔ اس کے علاوہ ریاست کے زیریں اور میدانی علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے درجہ حرارت گر گیا اور سردی میں اضافہ ہوا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ریاست کے کئی علاقوں میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں بڑا فرق دیکھا گیا ہے۔ سب سے کم درجہ حرارت لاہول سپتی ضلع کے ہیڈکوارٹر کیلونگ میں -0.2 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جبکہ سب سے زیادہ درجہ حرارت سرمور کے دھولا کوان میں 4.27 ڈگری سیلسیس رہا۔ منالی میں ریاست میں سب سے زیادہ 0.65 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جب کہ بھونتر (6.45 ملی میٹر)، سیوباگ (0.42 ملی میٹر)، گوہر (0.36 ملی میٹر)، کوٹھی (0.34 ملی میٹر) اور کئی دیگر مقامات پر بھی اچھی بارش ہوئی۔ اس کے علاوہ اونچائی والے علاقوں میں ہلکی سے درمیانی برف باری بھی ریکارڈ کی گئی۔ سب سے زیادہ برف باری کلو ضلع کے کوٹھی میں ہوئی جہاں 5.27 سینٹی میٹر برف باری ریکارڈ کی گئی۔ اس کے علاوہ لاہول سپتی کے کوکساری میں 8.4 سینٹی میٹر، شملہ کے کھدرالہ میں 0.5 سینٹی میٹر، کنور کے کیلونگ اور کلپا میں 0.4 سینٹی میٹر اور سانگلہ میں 4.3 سینٹی میٹر برف باری ریکارڈ کی گئی۔ برفباری کے باعث کئی مقامات پر سڑکیں پھسلن ہو گئیں جس سے ٹریفک متاثر ہو رہی ہے۔ کلو ضلع کے جلوری جوٹ میں برف باری کی وجہ سے قومی شاہراہ-305 (آنی-کلو روڈ) پر گاڑیوں کی آمدورفت مکمل طور پر ٹھپ ہو گئی ہے۔ اگرچہ اٹل ٹنل روہتانگ کے ذریعے آمدورفت جاری ہے لیکن برف باری کی وجہ سے سفری مشکلات برقرار ہیں۔ لاہول سپتی، کلو، چمبہ اور کنور اضلاع میں برف باری کی وجہ سے برفانی تودہ گرنے کے امکان کے پیش نظر الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ لاہول سپتی میں برف باری کی وجہ سے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ ضلع میں 104 سے زیادہ سڑکیں اور 32 پاور ٹرانسفارمر ناکارہ ہو چکے ہیں، جس سے رہائشیوں کو بجلی اور ٹرانسپورٹ سے متعلق مسائل کا سامنا ہے۔ کنور ضلع کے بالائی علاقوں میں بھی ہلکی برفباری ہوئی جس سے درجہ حرارت میں زبردست کمی واقع ہوئی۔ بڑھتی ہوئی سردی کے باعث نظام زندگی متاثر اور مقامی لوگ گھروں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ دریں اثنا، راجدھانی شملہ سمیت ریاست کے بیشتر حصوں میں آج مطلع ابر آلود ہے۔ منڈی ضلع میں آج صبح گہری دھند چھائی رہی جس کی وجہ سے حد نگاہ 800 میٹر رہ گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق ہماچل پردیش میں آئندہ چند روز تک موسم کا اتار چڑھاؤ جاری رہے گا۔

ملیہ کانوینٹ انگلش اسکول، مظفرپور میں پُروقار دعوت افطار کا اہتمام کیا گیا

مظفرپور: 16 / مارچ (پریس ریلیز) ملیہ کانوینٹ انگلش اسکول، جیل چوک، چندوارہ، مظفرپور میں ایک روح پرور اور پُروقار دعوت افطار کا اہتمام کیا گیا۔ یہ بابرکت محفل ادارے کے سکریٹری افضال امام کی جانب سے منعقد کی گئی، جس میں اسکول کے ایم ڈی، انجینئر عارف امام بھی پیش پیش رہے۔ یہ دعوت نہ صرف ایک مذہبی تقریب تھی بلکہ اس کا مقصد شہر کی معزز شخصیات کو ایک ساتھ جمع کرنا، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا اور باہمی روابط کو مضبوط کرنا بھی تھا۔ اس تقریب میں کئی نامور شخصیات نے شرکت کی، جن میں سیاست، تعلیم اور سماج کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ رکن قانون ساز کونسل، قاری صہیب، رکن قانون ساز کونسل بنسی دھر برجواسی، اور ای اسمبلی حلقہ سے عظیم اتحاد کے حمایت یافتہ سابق رکن اسمبلی امیدوار آفتاب عالم، قمر فاؤنڈیشن کے چیئرمین تابش قمر، ڈی گائنڈیس آئی ٹی آئی کالج کچی سرائے کے پرنسپل اعجاز احمد، راجد مظفرپور کے ضلع صدر رمیش گپتا، سابق ڈپٹی میئر سید عبدالماجد حسین ڈاکٹر محمد تنویر احمد، قومی اساتذہ تنظیم ریاستی کنوینر رفیع احمد کے علاوہ شہر کے مختلف اسکولوں کے پرنسپلز، کالجوں کے پروفیسرز، اساتذہ اور دیگر معزز شہریوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ قاری صہیب نے اپنے پیغام میں کہا کہ رمضان المبارک ہمیں صبر، ایثار اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے، اور ایسے اجتماعات سماج میں محبت اور اتحاد کو فروغ دیتے ہیں۔ اس طرح کی دعوتیں مذہبی رواداری اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تقریب کے میزبان افضال امام اور انجینئر عارف امام نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس طرح کے پروگرام مستقبل میں بھی منعقد کیے جائیں گے تاکہ تعلیمی، سماجی اور مذہبی ہم آہنگی کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ مولانا شوکت حسینی کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی گئی۔

بڑھتی ہوئی گرمی میں چمکی بخار سے متعلق آگاہی اور معلومات ضروری: ڈی ایم

ڈی ایم نے پوسٹر جاری کر مہم کا کیا آغاز، تیاریوں کا لیا جائزہ

چھپرہ: بڑھتی ہوئی گرمی کے ساتھ، چمکی بخار (AES/JE) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ یہ ایک سنگین بیماری ہے جو بروقت علاج سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ یہ بیماری شدید گرمی اور نمی کے موسم میں پھیلتی ہے۔ 1 سے 15 سال کے بچے اس بیماری سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی علامات میں سر درد، تیز بخار، نیم بے ہوشی، چیزوں کو پہچاننے کی صلاحیت نہ ہونا، جسم میں کپکپاہٹ یا ہاتھوں اور پیروں میں کپکپاہٹ اور پورے جسم یا جسم کے کسی خاص حصے کا فالج شامل ہیں۔ مناسب معلومات اور آگاہی سے چمکی بخار کو شکست دی جا سکتی ہے۔ مذکورہ اطلاعات ڈی ایم امن سمیر نے محکمہ صحت کے عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ میں دیں۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ گزشتہ سال 2024 میں ضلع میں چمکی کے 6 کیس درج ہوئے تھے۔ چمکی کو مناسب معلومات اور آگاہی سے شکست دی جا سکتی ہے۔ چمکی کو 3 دھمکیوں کے ذریعے شکست دی جا سکتی ہے۔ جس میں اول ہے کھانا۔ رات کو سونے سے پہلے بچے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ اگر ہو سکے تو انہیں میٹھی چیز کھلائیں۔

وادی میں مہنگائی کا جن قابو سے باہر، حکام خاموش تماشائی

سری نگر، 16 مارچ (یو این آئی) وادی کشمیر میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں پھلوں اور سبزیوں کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ کیا گیا ہے۔ رمضان المبارک میں افطار کا اہم جز کھجور کی قیمتیں بھی آسمان کو چھو رہی ہیں۔ اس وقت سرینگر میں ساگ 80 روپیہ فی کلو، آلو چالیس سے پچاس روپیہ فی کلو، بینگن 80 روپیہ اور کھیرا پچاس روپیہ کے حساب سے فروخت کئے جا رہے ہیں۔

یہی حال پھلوں کا بھی ہے، رمضان سے قبل اسی روپیہ درجن ملنے والے کیلے اس وقت ڈیڑھ سو روپیہ میں بیچے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گھی، تازہ دودھ، دہی، مٹن، چاول کی قیمتوں میں بھی بے تحاشہ اضافہ کیا گیا ہے۔ گرچہ محکمہ فوڈ کے اہلکار چند مخصوص بازاروں میں قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کی خاطر دورے کر رہے ہیں، لیکن مجموعی طور پر وادی کشمیر میں اس وقت مہنگائی کا دیو قابو سے باہر ہو چکا ہے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے میں پوری طرح سے ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں بھی گراں فروش لوگوں کو دو دو ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی عمل میں لانے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

مقدس مہینے میں ہی پھلوں اور سبزیوں کی قیمتوں میں اضافہ کرنے سے لوگ ذہنی کوفت کا شکار ہو گئے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سرینگر کے اہم بازاروں میں ریٹ لسٹ کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، لیکن ضلعی انتظامیہ خاطیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے سے قاصر نظر آ رہی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ضلعی انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لا کر انہیں سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیں۔ عوامی حلقوں نے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کی خاطر زمینی سطح پر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

راہل نے ایسی پالیسیوں کو فروغ دیا جو آئینی اصولوں پر فرقہ وارانہ خوشنودی کو ترجیح دیتی ہیں: بی جے پی

بنگلورو، 16 مارچ (یو این آئی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی پر ہندوستانی ریاست کے خلاف "کھلی جنگ" چھیڑنے کی سازش کا الزام لگاتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اتوار کو کہا کہ کانگریس لیڈر نے مبینہ طور پر ایسی پالیسیوں کو فروغ دیا ہے جو کرناٹک میں مسلمانوں کے لیے ریزرویشن اور دیگر متنازعہ پالیسیوں سمیت آئینی اصولوں پر فرقہ وارانہ خوشنودی کو ترجیح دیتی ہیں۔ بی جے پی نے مسٹر گاندھی پر یہ الزامات سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں لگاتے ہوئے کہا کہ "بی جے پی نے کرناٹک میں کانگریس حکومت کی طرف سے سرکاری ٹھیکوں میں مسلمانوں کے لیے ریزرویشن کے اعلان کو آئین کے لیے یوم سیاہ قرار دیا ہے۔ بی جے پی نے الزام لگایا ہے کہ کانگریس پارٹی نے ایمرجنسی کے دوران جمہوریت کو کچل دیا اور اب اپنے ووٹ بینک کی خدمت کے لیے آئین کو توڑ رہی ہے۔" بی جے پی نے مسٹر گاندھی پر تقسیم کی سیاست کرنے کا الزام لگایا ہے جو اکثریتی برادری کے مفادات کو نقصان پہنچاتی ہے۔ بی جے پی نے مسٹر گاندھی پر یہ بھی الزام لگایا ہے کہ وہ مسلم ٹھیکیداروں کے لیے ریزرویشن جیسی پالیسیوں کے پیچھے اہم طاقت ہیں، جسے وہ مذہبی امتیاز اور صریح خوشنودی کے طور پر بیان کرتی ہے۔ بی جے پی نے پوسٹ میں لکھا کہ "لگتا ہے کہ بچہ بیوقوف (راہل گاندھی) کی ہندوستانی ریاست کے خلاف کھلی جنگ زوروں پر ہے۔ مسلم ٹھیکیداروں کے لیے ریزرویشن جیسی پالیسیوں کے پیچھے کانگریس کے رہنما محرک قوت ہیں، جسے انہوں نے مذہبی امتیاز اور صریح خوشنودی قرار دیا۔"

بی جے پی نے کانگریس حکومت پر بنیاد پرست عناصر کی سرپرستی کرنے کا الزام لگایا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس نے پہلے ممنوعہ پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) کے ارکان کے خلاف فوجداری مقدمات واپس لے لیے تھے جو فسادات اور آتش زنی میں ملوث تھے۔ بی جے پی نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ کانگریس نے ہندوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے ریاستی بجٹ میں مسلم کمیونٹی کے لیے بھاری رقم مختص کی ہے۔ بی جے پی نے الزام لگایا کہ بجٹ میں مسلم کمیونٹی کے لیے لاکھوں کروڑوں روپے مختص کیے گئے ہیں، جب کہ ہندوؤں کو کچھ نہیں ملا۔ کانگریس حکومت نے کچھ برادریوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا ہے، جبکہ دوسروں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ بی جے پی نے کہا ہے کہ "اب وہ مسلمانوں کو چاندی کی تھالی میں ریزرویشن دے رہے ہیں، لیکن جب لنگایت نے اپنے جائز ریزرویشن کا مطالبہ کیا تو کانگریس پولس نے ان پر بے دردی سے لاٹھی چارج کیا اور حملہ کیا۔"

گریڈیہہ: باپ نے تین بچوں کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کر لی

گریڈیہہ، 16 مارچ (و س)۔ گریڈیہہ ضلع کے کھوکھرا تھانہ علاقے کے تحت مہیشلٹی گاؤں میں اتوار کو ایک باپ اور اس کے تین بچوں کی لاشیں ان کے گھر میں پڑی ہوئی تھیں، گاؤں والوں کی طرف سے اطلاع ملنے پر ڈمری کے ایس ڈی پی او سمیت پرساد نے موقع پر پہنچ کر تحقیقات کی۔ ایس ڈی پی او نے موقع پر ہی چار افراد کی موت کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ باپ نے اپنے تین بچوں کا گلا گھونٹ کر قتل کیا، مرنے والوں میں مہیشلٹی کے رہنے والے شناول انصاری (36)، شناول کی بیٹیاں آفرین پروین (12)، صفاول (6)، زیبا ناز (8) شامل ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ متوفی شناول مستری کا کام کرتا تھا اور گھر میں دکان بھی چلاتا تھا۔ ہفتہ کی رات اس نے پہلے اپنے تین بچوں کا گلا دبا کر قتل کیا۔ ان تمام کی گردن پر نشانات پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد اس نے کمرے میں خودکشی کر لی۔ فی الحال پولس پورے معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے رانچی کی فارنسک سائنس لیبارٹری کی ٹیم معاملے کی جانچ کر رہی ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ یہ معاملہ قتل کا ہے یا خودکشی کا۔ گاؤں والوں کے مطابق متوفی کی بیوی دو روز قبل اپنے والدین کے گھر گئی تھی۔ اتوار کو چاروں کی لاشیں ملنے کے بعد لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ اس دوران اطلاع ملتے ہی ایس پی ڈاکٹر بمل کمار بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اور لوگوں سے واقعہ کی معلومات لی۔ ایس پی نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش میں معاملہ قتل کا لگتا ہے۔ فی الحال پورے معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔

بنڈی سنجے نے تلگو یونیورسٹی کا نام تبدیل کرنے کے فیصلے کی مذمت کی

حیدرآباد، 16 مارچ (یو این آئی) مرکزی مملکتی وزیر داخلہ بنڈی سنجے نے تلگو یونیورسٹی سے پوٹی سری راملو کا نام ہٹانے کی تلنگانہ اسمبلی کی قرارداد کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے پوٹی سری راملو کی ایک قابل احترام محب وطن، گاندھیائی، اور آزادی پسند جنگجو کے طور پر ستائش کی، جس کا آریہ ویشیا برادری دل سے احترام کرتی ہے۔ بنڈی سنجے نے سوال کیا کہ ایسی ممتاز شخصیت کا نام تبدیل کرنے کے پیچھے کیا وجہ ہے۔ انہوں نے کہا، ہم سورا ورم پرتاپ ریڈی کی تلگو زبان میں خدمات کا احترام کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے نام کو زبان کے فروغ کے سرکاری پروگراموں سے منسلک کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن پوٹی سری راملو کا نام ہٹانا توہین ہے۔ پوٹی سری راملو کی یوم پیدائش پر، بنڈی سنجے نے اتوار کو تلنگانہ کے کریم نگر ٹاؤن میں ان کے مجسمے پر پھول نچھاور کیے۔ انہوں نے آریہ ویشیا ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کھانے کے عطیہ کے پروگرام میں بھی حصہ لیا، جہاں انہوں نے ذاتی طور پر غریبوں کو کھانا پیش کیا۔ بعد ازاں آریہ ویشیا لیڈروں نے پوٹی سری راملو تلگو یونیورسٹی کا نام تبدیل کرنے پر اعتراض کرتے ہوئے سنجے کو ایک درخواست پیش کی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی پر سی پی آئی لیڈروں کی تجویز کے بعد ذات پرستی کی وجہ سے نام تبدیل کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے محب وطن، آزادی پسندوں اور آریہ ویشیا برادری کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ انہوں نے گورنر کے ذریعہ قرارداد کی منظوری کو روکنے کے لئے فوری مداخلت پر زور دیا۔ سنجے نے پوٹی سری راملو کی وراثت پر روشنی ڈالی، اس بات پر زور دیا کہ وہ نہ صرف ایک شہید تھے جنہوں نے ریاست آندھرا کی تشکیل کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا بلکہ ملک کی آزادی کے جنگجو بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ سری راملو نے 1930 کے نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا، اور ہندوستان چھوڑو تحریک کے دوران تین بار جیل بھی گئے۔ سنجے نے چرخہ کو فروغ دینے اور ہریجنوں کی ترقی کے لیے پوٹی سری راملو کی کوششوں کی بھی ستائش کی۔ انہوں نے کانگریس پارٹی پر الزام لگایا کہ وہ عظیم لیڈروں کی توہین کی تاریخ رکھتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس نے امبیڈکر کی بار بار تذلیل کی اور یہاں تک کہ پوٹی سری راملو کو علحدہ ریاست آندھرا کے مطالبہ پر بھوک ہڑتال کرنے پر پاگل قرار دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے مزید سوال کیا، کانگریس حکومت نے آندھرا کی جڑوں کا حوالہ دیتے ہوئے پوٹی سری راملو کا نام ہٹا دیا۔ کیا ان میں این ٹی آر پارک سے این ٹی آر کا نام ہٹانے کی ہمت ہے؟ کیا وہ کاسو برہمانند ریڈی، نیلم سنجیوا ریڈی، یا کوٹلہ وجئے بھاسکر ریڈی کے نام عوامی مقامات سے مٹا دیں گے؟

کشمیر میں ایک ہفتے کے برف وباراں کے بعد موسم میں بتدریج بہتری

سری نگر، 16 مارچ (یو این آئی) ایک ہفتے کے وسیع پیمانے پر برف وباراں کے بعد وادی کشمیر میں موسم میں بتدریج بہتری واقع ہو رہی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق وادی کشمیر میں اگلے ایک ہفتے کے دوران موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ وادی میں اتوار کو موسم ابر آلود مگر بعد دوپہر خشک رہنے کا امکان ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعد ازاں وادی میں 17 سے 25 مارچ تک موسم عام طور پر خشک رہنے کی توقع ہے تاہم اس دوران 19 مارچ کی رات کو کہیں کہیں موسم خراب رہ سکتا ہے۔ محکمے نے اپنی ایڈوائزری میں لوگوں سے کہا ہے کہ وہ ایسی جگہوں سے دور رہیں جہاں برفانی تودے گر آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ انہوں کسانوں سے کہا ہے کہ وہ اپنی کھیت کھلیانوں اور باغوں میں اپنے آپریشنز بحال کر سکتے ہیں۔ ادھر سری نگر میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 0.11 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ وادی کے شہرہ آفاق سیاحتی مقام گلمرگ میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 2.16 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ وادی کے دوسرے مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں اس دوران 4.19 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ سرحدی ضلع کپواڑہ میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 2.14 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ اس دوران قاضی گنڈ میں 0.11 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ گلمرگ، پہلگام اور قاضی گنڈ میں اس دوران تازہ ہلکی برف باری بھی ہوئی ہے۔ دریں اثنا وادی کے بیشتر مقامات پر شبانہ درجہ حرارت معمول سے زیادہ ریکارڈ ہوا ہے۔

امریکی بلیو برڈ مشن کی خاطر سری ہری کوٹا سے ایل وی ایم 3 کے لیے کریو اپر اسٹیج کو روانہ کیا گیا

چنئی، 16 مارچ (یو این آئی) امریکی سیٹلائٹ بلیو برڈ-2 کے آئندہ لانچ کے لیے ہفتے کو اسرو کی ایل وی ایم 3 لانچ گاڑی کے کرائیوجینک اپر اسٹیج انجن کو سری ہری کوٹا کے شار رینج کے لئے روانہ کیا گیا یہ سیٹلائٹ خلا سے اسمارٹ فونز کا استعمال کرتے ہوئے کال کرنے کا اہل بنائے گا اتوار کو ایک اپ ڈیٹ میں، اسرو نے کہا کہ چیئرمین ڈاکٹر وی نارائنن نے ہفتہ کو سری ہری کوٹا میں لانچ کمپلیکس کے لیے تمل ناڈو کے مہندرگیری میں اسرو پروپلشن کمپلیکس (آئی پی آر سی) سے اسرو کی ایل وی ایم 3 لانچ گاڑی کے کریوجینک اپر اسٹیج (سی 25) کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

اسرو پروپلشن کمپلیکس (آئی پی آر سی)، مائع پروپلشن سسٹم سینٹر (ایل پی ایس سی) اور ستیش دھون اسپیس سینٹر (ایس ڈی ایس سی شار) کے ڈائریکٹرز نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

اس مرحلے کو آئی پی آر سی میں ضم کیا گیا ہے اور این ایس آئی ایل اور اے ایس ٹی اور سائنس ایل ایل سی کے درمیان ایک تجارتی معاہدے کے تحت ایل وی ایم 3 (ایل وی ایم 3-ایم 5) کے پانچویں آپریشنل مشن کے لیے نشان زد کیا گیا ہے، جس کا مقصد ان کا بلیو برڈ بلاک-2 سیٹلائٹ لانچ کرنا ہے۔ اس مرحلے کو ایل وی ایم 3 لانچ وہیکل کی ترقی کے دوران مائع پروپلشن سسٹمز سینٹر (ایل پی ایس سی) نے ڈیزائن اور تیار کیا تھا اور یہ 5.28 ٹن کے پروپیلنٹ بوجھ کے ساتھ دیسی ہائی تھرسٹ کرائیوجینک انجن (سی ای 20) سے چلتا ہے۔ اسرو پہلی بار، جدید امریکی مواصلاتی سیٹلائٹ 'بلیو برڈ' کو اس ماہ کے آخر میں شار رینج سے لانچ کرے گا۔ اسرو کے مطابق، اس سیٹلائٹ کو ایل وی ایم-3 کا استعمال کرتے ہوئے لانچ کیا جائے گا، جسے "باہو بلی" راکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ہندوستانی راکٹ کی جانب سے بڑے پیمانے پر امریکی سیٹلائٹ لانچ کرنے کا پہلا واقعہ ہوگا، جو اسرو کی بڑھتی ہوئی عالمی تجارتی رسائی میں ایک نیا سنگ میل قائم کرے گا۔ بلیو برڈ سیٹلائٹ میں انقلابی ٹیکنالوجی ہے جو لوگوں کو خلاء سے اسمارٹ فونز کا استعمال کرتے ہوئے کال کرنے کے قابل بنائے گی۔ 64 مربع میٹر پر محیط اور 6,000 کلوگرام وزنی اختراعی اینٹینا کے ساتھ، یہ سیٹلائٹ زمین کے نچلے مدار میں کام کرے گا، جس سے سیٹلائٹ سے اسمارٹ فونز تک براہ راست رابطہ ممکن ہوگا۔ یہ صلاحیت صارفین کو روایتی زمینی ٹاورز پر انحصار کیے بغیر خلا سے کال کرنے اور براڈ بینڈ انٹرنیٹ تک رسائی کی اجازت دے گی۔ یہ اسرو کا ایک تجارتی مشن ہوگا، جس سے اسرو کی تجارتی شاخ نیو اسپیس انڈیا لمیٹڈ (این ایس آئی ایل) کے ذریعہ سہولت فراہم کی جائے گی۔

نیوزی لینڈ نے پاکستان کو ٹی ٹوئنٹی میچ میں نو وکٹوں سے شکست دے دی

کرائسٹ چرچ، 16 مارچ (یو این آئی) جیکب ڈفی (چار وکٹ) اور کائل جیمیسن (تین وکٹ) کی شاندار گیند بازی کے بعد ٹم سیفرٹ (44) اور فن ایلن (ناٹ آؤٹ 29) کی دھماکہ خیز بلے بازی کی بدولت نیوزی لینڈ نے اتوار کو پہلے ٹی 20 مقابلے میں پاکستان کو 59 گیندیں باقی رہتے نو وکٹوں سے شکست دے دی۔

اس کے ساتھ ہی نیوزی لینڈ نے پانچ میچوں کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کر لی ہے۔ پاکستان کے 91 رنز کے جواب میں بیٹنگ کرنے آئے نیوزی لینڈ کی دھماکہ خیز بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور ٹم سیفرٹ اور فن ایلن نے پہلی وکٹ کے لیے 53 رنز جوڑے۔ ابرار احمد نے اپنی نصف سنچری کی طرف بڑھ رہے ٹم سیفرٹ کو آؤٹ کر کے پاکستان کو پہلی کامیابی دلائی۔ ٹم سیفرٹ نے 29 گیندوں پر سات چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 44 رنز بنائے۔ اس کے بعد بیٹنگ کے لیے آنے والے ٹم رابنسن نے فن ایلن کا خوب ساتھ دیا اور دونوں بلے بازوں نے تیز رفتار انداز میں بیٹنگ کرتے ہوئے 10.1 اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر 92 رنز بنائے اور اپنی ٹیم کو نو وکٹوں سے فتح دلائی۔ فن ایلن (29) اور ٹم رابنسن (15) (18 گیندوں پر ناٹ آؤٹ رہے۔

پاکستان کی جانب سے ابرار احمد نے واحد وکٹ حاصل کی۔ اس سے قبل آج نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ پاکستان کی بیٹنگ میں شروعات خراب رہی کیونکہ اس نے صرف ایک رن پر تین وکٹیں اور 11 رنز پر چار وکٹیں گنوا دیں۔ نیوزی لینڈ کے باؤلرز نے پاکستان کو اپنا کھاتہ بھی نہیں کھولنے دیا۔ عرفان خان اور شاداب خان (تین) آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد خوشدل شاہ بیٹنگ کے لیے آئے اور کپتان آغا سلمان کے ساتھ مل کر اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان پانچویں وکٹ کے لیے 46 رنز کی شراکت ہوئی۔ ایش سودھی نے اس شراکت کو 12ویں اوور میں توڑا جب انہوں نے آغا سلمان (18) کو آؤٹ کیا۔ جیکب ڈفی نے اگلے ہی اوور میں خوشدل شاہ (32) کو آؤٹ کر کے پاکستان کی کمر توڑ دی۔ اس کے بعد کوئی بھی پاکستانی بلے باز نیوزی لینڈ کی باؤلنگ اٹیک کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور پوری ٹیم 18.4 اوورز میں 91 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ عبدالصمد سات، جہانداد خان 17، شاہین شاہ آفریدی ایک اور ابرار احمد دو رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ نیوزی لینڈ کی جانب سے جیکب ڈفی نے چار اور کائل جیمیسن نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ ایش سودھی نے دو اور زکری فاکس نے ایک وکٹ حاصل کی۔

آئی پی ایل 2025:

کرون نائر آئی پی ایل میں بھی اپنی ڈومیسٹک کرکٹ فارم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں

نئی دہلی، 16 مارچ (وس)۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں تمام فارمیٹس میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تجربہ کار بلے باز کرون نائر انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) میں اپنی اچھی فارم کو جاری رکھتے ہوئے اپنی ٹیم دہلی کیپٹلز کو پہلا ٹائٹل جتوانے میں اہم کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ نائر گھریلو کرکٹ میں ودربھ کے لیے ایک اہم کھلاڑی ثابت ہوئے۔ 50 اوور کے فارمیٹ میں کھیلی گئی وجے ہزارے ٹرافی میں انہوں نے نو میچوں میں 389.50 کی اوسط سے 779 رنز بنائے جس میں پانچ سنچریاں اور ایک نصف سنچری شامل تھی۔ انہوں نے رنجی ٹرافی میں بھی اپنی فارم کو جاری رکھا اور 33.57 کی اوسط سے 860 رنز بنائے جس میں چار سنچریاں شامل تھیں۔ انہوں نے کیرالہ کے خلاف رنجی ٹرافی کے فائنل میں ناقابل شکست 132 رنز بنا کر اپنی ٹیم کو چیمپئن بننے میں اہم کردار ادا کیا۔ دہلی کیپٹلس نے انہیں آئندہ آئی پی ایل سے قبل 50 لاکھ روپے میں خریدا۔ نائر نے یہاں نامہ نگاروں سے کہا، میں دہلی کیپٹلس ٹیم میں واپسی پر واقعی خوش ہوں۔ میں ٹیم میں شامل ہونے اور کھیلنے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔ میں ہر میچ کو آخری کی طرح اہم سمجھوں گا۔ میں نے بہت زیادہ تبدیلیاں نہیں کیں اور صرف اس عمل پر بھروسہ کیا اور پورے سیزن میں ایسا کرنا جاری رکھا۔ یہ اس سیزن کے لیے میری حکمت عملی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا عمل، اپنی تال جلد سے جلد حاصل کروں گا اور جلد اچھی شروعات حاصل کرنا چاہوں گا اور ٹورنامنٹ کے ساتھ ساتھ بہتر ہونے کی کوشش کروں گا۔ میں نے صرف اتنا کیا ہے کہ خود کو حالات کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ میں نے اپنے کھیل میں کچھ شاٹس شامل کیے اور ضرورت پڑنے پر انہیں آزمانے کا اعتماد پیدا کیا۔ اب میں بھی تناؤ سے پاک رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ نائر نے دہلی کیپٹلس کے نئے کپتان اکشر پٹیل کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا، "اکشر کافی عرصے سے کھیل رہے ہیں اور وہ ایک بہترین کپتان ثابت ہوں گے۔ وہ ایک ایسا کھلاڑی ہے جو کھیل کے ہر پہلو سے بخوبی واقف ہے اور ہر ایک کی پوزیشن اور کردار کو سمجھتا ہے۔ میں ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے پرجوش ہوں۔" نائر آئندہ سیزن میں ہندوستان کے اسٹار بلے باز کے ایل راہل کے ساتھ کھیلنے کے لیے بھی پرجوش ہیں۔ انہوں نے کہا، "میں راہل کے ساتھ کھیلنے کے لیے پرجوش ہوں۔ ہم شروع سے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے آئی پی ایل کے گزشتہ چند سیزن میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور میں ان کے ساتھ ایک ٹیم میں کھیل کر خوش ہوں۔"

ڈیوڈ وارنر فلم انڈسٹری میں ڈیبیو کر رہے ہیں، تیلگو فلم رابن ہڈ میں نظر آئیں گے

نئی دہلی، 16 مارچ (وس)۔ سن رائزرز حیدرآباد کے لیے آئی پی ایل میں کھیلنے والے آسٹریلوی کرکٹر ڈیوڈ وارنر آنے والی تیلگو فلم رابن ہڈ میں مہمان فنکار کے کردار میں نظر آئیں گے۔ ڈیوڈ وارنر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پوسٹ شیئر کی۔ اس میں انہوں نے کہا کہ وہ فلم میں کام کرنے کے لیے بہت پرجوش ہیں۔ میتھری موی میکرز کی طرف سے پروڈیوس کی جانے والی اس فلم کی ہدایت کاری وینکی کڈومولا کریں گے۔ یہ فلم 28 مارچ کو ریلیز ہوگی۔ میکرز نے ایکس پر لکھا، میدان میں چمکنے اور اپنا نشان چھوڑنے کے بعد، اب سلور اسکرین پر چمکنے کا وقت آ گیا ہے۔ ہر کسی کے پسندیدہ ڈیوڈ وارنر کا ہندوستانی سینما میں استقبال کیا گیا ہے جس میں رابن ہڈ میں مہمان کردار ہے۔ وارنر نے اس بارے میں ایکس پر بھی لکھا، ہندوستانی سینما، میں آرہا ہوں۔ رابن ہڈ کا حصہ بننے کے لیے پرجوش ہوں۔ بہت مزے کی شوٹنگ تھی۔

مانڈویا احمد آباد میں فٹ انڈیا سنڈے آن سائیکل کی قیادت کی

نئی دہلی، 16 مارچ (یو این آئی) مرکزی حکومت کی فٹنس مہم کے ایک حصے کے طور پر اتوار کو ملک بھر میں 25 مقامات پر منعقد فٹ انڈیا سنڈے آف سائیکل پروگرام میں لوگوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مرکزی وزیر کھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویا نے بھی احمد آباد کے سابرمتی ریور فرنٹ میں منعقدہ تقریب کی قیادت کی۔ اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (ایس اے آئی) کے گاندھی نگر سنٹر کے ذریعہ آج منعقدہ تقریب میں تقریباً 650 سائیکل سواروں نے حصہ لیا۔ ان میں انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) گجرات، احمد آباد میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبران اور ممبران پارلیمنٹ جس مکھ بھائی پٹیل اور دنیش بھائی مکوانا شامل تھے۔ پیرالمپین کھلاڑی بھاونا چودھری نے پروگرام کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس دوران گنیز ورلڈ ریکارڈ ہولڈر روہتاش چودھری نے قومی دارالحکومت دہلی کے میجر دھیان چند نیشنل اسٹیڈیم میں اس پروگرام میں حصہ لینے والے شرکاء کو متاثر کیا۔ روہتاش چودھری کو پش اپ مین آف انڈیا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ سائیکلنگ ایونٹ میں 500 سائیکل سواروں نے شرکت کی جن میں انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن (آئی ایم اے) کے ڈاکٹر، اسکول اور کالج کے طلباء، یوگاسنا بھارت کے اراکین اور کارپوریٹ پیشہ ور شامل تھے۔ اس موقع پر روہتاش نے کہا کہ سنڈے آن سائیکل فٹ انڈیا کی طرف سے ایک بہترین پہل ہے۔ اس بارے میں شرکاء میں جوش و خروش پایا جاتا ہے، میں ہر ایک سے خاص طور پر نوجوانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف اتوار کو بلکہ ہر روز سائیکل چلائیں۔ فٹنس کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چین اور امریکہ کے بعد ہندوستان دنیا میں موٹاپے کے کیسز میں تیسرے نمبر پر ہے۔ ہمیں ترقی میں سب سے آگے رہنے کی ضرورت ہے، موٹاپے کی نہیں۔ فٹ رہنا ہمارے ملک کی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے۔ آئی ایم اے نے آج ملک بھر میں 25 مقامات پر سائیکل پر اتوار کا اہتمام کیا ہے۔ انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے فائنانس سکریٹری ڈاکٹر پیوش جین نے طرز زندگی کی بیماریوں سے بچاؤ میں فٹنس کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم اے فٹ انڈیا مہم کے لیے پوری طرح پابند ہے، کیونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ صحت مند غذا اور باقاعدگی سے ورزش کریں۔

ایشین چیمپئن شپ: ایشین ریسلنگ چیمپئن شپ کے لیے بھارتی ٹیم کا اعلان، دیپک فائنل 30 رکنی ٹیم میں شامل

نئی دہلی، 16 مارچ (وس)۔ ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کی معطلی کے خاتمے کے بعد، دہلی کے آئی جی اسپورٹس کمپلیکس میں سینئر ایشین ریسلنگ چیمپئن شپ کے لیے سلیکشن ٹرائلز کے انعقاد کے بعد بھارتی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ عمان، اردن میں 25 سے 30 مارچ تک منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ کے لیے عالمی چیمپئن شپ کے تمغہ جیتنے والے دیپک پونیا اور فائنلسٹ پنگھال کو 30 رکنی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ سلیکشن ٹرائلز کے دوران مردوں کے فری اسٹائل اور گریکو رومن کے ساتھ ساتھ خواتین کے زمرے میں 10 ریسلرز کا انتخاب کیا گیا۔ تاہم، 2019 کی عالمی چیمپئن شپ میں چاندی اور 2022 کے کامن ویلتھ گیمز میں سونے کا تمغہ جیتنے والے پونیا اب 86 کلوگرام سے 92 کلوگرام تک پہنچ گئے ہیں، جبکہ وشال کالی رمن نے بھی 65 کلوگرام سے 70 کلوگرام تک کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ پنگھال (53 کلوگرام) اور ریتیکا (86 کلوگرام) نے توقع کے مطابق اپنے ٹرائل جیتے۔ سلیکشن ٹرائلز کی نگرانی ڈبلیو ایف آئی سلیکشن کمیٹی نے کی جس میں صدر سنجے کمار سنگھ، نائب صدر جئے پرکاش، خزانچی ایس پی دیشوال اور اولمپک میڈلسٹ یوگیشور دت شامل تھے۔ ڈبلیو ایف آئی نے کہا کہ اس نے مسابقتی اور شفاف انتخاب کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے ملک بھر سے ٹاپ ریسلرز کو ٹرائلز میں شرکت کی دعوت دی۔ تاہم، کچھ چوٹی کے پہلوان، بشمول پیرس اولمپکس میڈلسٹ امن سہراوت، زخمی ہونے کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔

ایشین چیمپئن شپ کے لیے منتخب پہلوان: مردوں کا فری اسٹائل: چراغ (57 کلوگرام)، ادیت (61 کلوگرام)، سوجیت (65 کلوگرام)، وشال کالی رمن (70 کلوگرام)، جئے دیپ (74 کلوگرام)، چندر موہن (79 کلوگرام)، مکل دہیہ (86 کلوگرام)، دیپک پونیا (92 کلوگرام)، جونتی کمار (97 کلوگرام) اور دنیش کمار (97 کلوگرام)۔

مردوں کا گریکو رومن: تمن (55 کلوگرام)، سمیت (60 کلوگرام)، انیش (63 کلوگرام)، نیرج (67 کلوگرام)، کلدیپ ملک (72 کلوگرام)، ساگر (77 کلوگرام)، راہل (82 کلوگرام)، سنیل کمار (87 کلوگرام)، نتیش (97 کلوگرام) اور پریم (130 کلوگرام)۔

نیوزی لینڈ کی خواتین ٹیم نے سری لنکا کو سات وکٹوں سے شکست دے دی

کرائسٹ چرچ، 16 مارچ (یو این آئی) کپتان سوزی بیٹس (47) اور بروک ہالیڈے (ناٹ آؤٹ 46) کی شاندار بلے بازی کے بعد شاندار گیند بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیوزی لینڈ کی خواتین نے اتوار کو دوسرے ٹی 20 میچ میں سری لنکا کو نو گیندوں باقی رہ کر سات وکٹوں سے شکست دے دی۔ اس کے ساتھ ہی نیوزی لینڈ نے تین میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کر لی ہے۔ 114 کے ہدف کے تعاقب میں نیوزی لینڈ کی خواتین کی شروعات خراب رہی کیونکہ اس نے دوسرے ہی اوور میں جارجیا پلمر (چار) کو کھو دیا۔ ایما میکلوڈ (11) رن بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ بروک ہالیڈے نے کپتان سوزی بیٹس کے ساتھ مل کر اننگز کا آغاز کیا۔ دونوں بلے بازوں نے تیسری وکٹ کے لیے 43 رنز جوڑے۔ 15ویں اوور میں انوشی پریادرشنی فرینڈو نے سوزی بیٹس (46) کو آؤٹ کر کے سری لنکا کو تیسری کامیابی دلائی۔ تاہم اس وقت تک نیوزی لینڈ فتح کی دہلیز پر پہنچ چکا تھا۔ نیوزی لینڈ نے 18.3 اوورز میں تین وکٹوں پر 117 رنز بنا کر سات وکٹوں سے میچ جیت لیا۔ بروک ہالیڈے (46) اور ایزی شارپ (آٹھ) ناٹ آؤٹ رہے۔ سری لنکا کی جانب سے انوشی پریادرشنی فرینڈو، سوگندیکا کماری اور اچینی کلسوریا نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل آج نیوزی لینڈ کی خواتین ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ سری لنکا کی بیٹنگ کی اچھی شروعات نہیں تھی، اس نے پہلے ہی اوور میں وشمی گنارتنے (0) کو کھو دیا۔ اس کے بعد سری لنکا نے جلدی وقفے میں مزید تین وکٹیں گنوا دیں۔

ٹیم انڈیا کو ٹسٹ میں ملے گا نیا کپتان؟ روہت شرما پر سامنے آیا بڑا اپڈیٹ

ممبئی: روہت شرما کی کپتانی سے متعلق بڑا اپڈیٹ سامنے آیا ہے۔ ٹیم انڈیا نے حال ہی میں روہت شرما کی کپتانی میں چیمپئنز ٹرافی کا خطاب جیتا تھا۔ اب ہندوستانی ٹیم جون میں میدان پر اترے گی۔ اسے انگلینڈ دورے پر جانا ہے، جہاں 5 ٹسٹ میچ کھیلے جائیں گے۔ تاہم سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا روہت شرما اس دورے پر ٹیم انڈیا کا حصہ ہوں گے یا نہیں۔ اگر وہ کھیلتے ہیں تو کپتانی کریں گے یا نہیں؟ یہ بھی سوال اس لئے اٹھ رہے ہیں کیونکہ ان کی کپتانی میں ہندوستانی ٹیم کو آسٹریلیا دورے پر بڑی ہار کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس دورے کے دوران ایسی بھی خبریں آئی تھیں کہ روہت شرما ٹسٹ سے ریٹائرمنٹ لے سکتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں انہوں نے ریٹائرمنٹ کی خبروں کا مسترد کر دیا تھا۔ اب ان کی کپتانی پر بھی ایک بڑا اپڈیٹ سامنے آیا ہے۔ چیمپئنز ٹرافی کی جیت کے بعد روہت شرما کے کیریئر میں ایک بڑا موڑ آ گیا ہے۔ انڈیا ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق، روہت شرما کو ایک اور بڑے دورے پر ٹیم کی کپتانی کرنے کے لئے ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) اور اس کے سلیکشن پینل کی حمایت مل گئی ہے۔ یعنی روہت شرما کے انگلینڈ دورے پر کپتان بنے رہنے کا پورا امکان ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ چیمپئنز ٹرافی کی جیت روہت شرما کے ٹسٹ کیریئر کو لمبا کھینچ سکتی ہے۔ ٹیم انڈیا کو 25-2024 کے آسٹریلیا دورے پر 1-3 سے ہار کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس دوران اپنی خراب کارکردگی کے سبب روہت شرما نے سیریز کے آخری میچ میں نہ کھیلنے کا فیصلہ لیا تھا۔ روہت شرما کے آرام لیتے ہی فینس کے درمیان یہ افواہ اڑنے لگی کہ وہ سیریز کے ختم ہوتے ہی ٹسٹ کرکٹ سے ریٹائر لے لیں گے۔ وہیں کچھ سینئروں کا بھی ماننا تھا کہ روہت شرما کو ٹسٹ فارمیٹ چھوڑ دینا چاہئے۔ لیکن روہت شرما نے اپنے نقادوں کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے بڑا بیان دیا تھا۔ رٹس سے بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا۔

وراٹ کوہلی: کوہلی ٹور کے دوران فیملی کو ساتھ رکھنے کے حق میں، کہا: اکیلے بیٹھ کر اداس نہیں رہ سکتا

نئی دہلی، 16 مارچ (وس)۔ بھارت کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی نے بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کے غیر ملکی دوروں کے دوران فیملی کی موجودگی کو محدود کرنے کے اصول پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ کوہلی حال ہی میں چیمپئنز ٹرافی ٹیم کا حصہ تھے اور ٹیم کو ٹائٹل جتوانے میں انہوں نے کردار ادا کیا۔ کوہلی کا کہنا ہے کہ ٹور کے دوران جب کوئی کھلاڑی برے مرحلے سے گزر رہا ہوتا ہے تو خاندان کے افراد کا کردار اہم ہو جاتا ہے۔ بارڈر گواسکر ٹرافی کے دوران آسٹریلیا کے خلاف ہندوستان کی شکست کے بعد ہندوستانی کرکٹ بورڈ نے نئی پالیسیاں بنائی تھیں۔ اس کے تحت کھلاڑیوں کے اہل خانہ 45 روزہ دورے کے دوران زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اس کے بارے میں کوہلی نے آر سی بی پروگرام کے دوران کہا، لوگوں کو یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ جب بھی آپ باہر ہوں اور آپ کے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہو رہا ہے تو کنبہ کے ساتھ رہنا کتنا ضروری ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ لوگ اس کے اثرات کی حد کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس سے بہت مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ جن لوگوں کا کھلاڑیوں کے ساتھ ہونے والے واقعات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے انہیں بیچ میں لا کر سب سے آگے رکھا جاتا ہے۔ انہیں ان چیزوں سے دور رکھنا چاہیے۔

سی ایس کے نے 2018 میں تیسری مرتبہ جیتا تھا آئی پی ایل خطاب

انڈین پریمیر لیگ کی شروعات 2008 میں ہوئی تھی اور راجستھان رائلز نے پہلے انڈین پریمیر لیگ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ دکن چارجرس نے 2009 میں خطاب پر قبضہ کیا تھا۔ 2010 میں چنئی سپر کنگس نے خطاب اپنے نام کیا تھا۔ اس نے ہی 2011 میں چمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ 2012 میں کولکاتا نائٹ رائیڈرس نے خطاب پر قبضہ کیا تھا۔ ممبئی انڈینس 2013 میں چمپئن بنی تھی۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرس نے 2014 میں دوسری مرتبہ یہ خطاب اپنے نام کیا تھا۔ 2015 میں ممبئی انڈینس دوسری مرتبہ چمپئن بنی تھی۔ 2016 میں سن رائزرس حیدرآباد پہلی مرتبہ ٹورنامنٹ کی فاتح بنی تھی۔ ممبئی انڈینس نے 2017 میں تیسری مرتبہ خطاب پر قبضہ کیا تھا۔ گیارہویں سیزن میں جو 2018 میں 7 اپریل سے 27 مئی تک ہوا تھا، 61 دنوں میں 60 میچ کھیلے گئے تھے اس مرتبہ بھی آٹھ ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی تھی۔ سن رائزرس حیدرآباد نے گروپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی لیکن لیگ میں دوسرا مقام حاصل کرنے والی چنئی سپر کنگس ٹورنامنٹ کی فاتح بنی۔ ممبئی میں 27 مئی کو ہوئے فائنل میں سن رائزرس حیدرآباد نے ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے مقررہ 20 اوور میں چھ وکٹ پر 178 رن بنائے۔ کین ولیمسن نے سب سے زیادہ 47 رن بنائے۔ انہوں نے 36 بالوں پر پانچ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے یہ رن بنائے تھے۔ پانچ بالروں نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ چنئی سپر کنگس کو میچ جیتنے اور تیسری مرتبہ خطاب حاصل کرنے کے لئے 20 اوور میں 179 رن درکار تھے۔ اس نے 18.3 اوور میں دو وکٹ پر 181 رن بنائے جس کے بعد اس نے تیسری مرتبہ چمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ شین واٹسن نے سب سے زیادہ 117 رن بنائے۔ وہ 57 بالوں پر گیارہ چوکوں اور آٹھ چھکوں کی مدد سے یہ رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے تھے۔ کارلوس براتھ ویٹ نے 3.2 اوور میں 27 رن دیکر ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ شین واٹسن کو مین آف دی میچ ایوارڈ دیا گیا۔ گیارہویں ایڈیشن میں 60 میچوں میں 720 وکٹوں کے نقصان پر 64.27 کی اوسط کے ساتھ 19901 رن بنے۔ یہ رن 1.2301 اوورں میں 8.64 رن فی اوور کے حساب سے بنے۔ چار کھلاڑیوں نے اس ٹورنامنٹ میں پانچ سنچریاں بنانے کا اعزاز حاصل کیا۔ چنئی سپر کنگس کے شین واٹسن نے دو سنچریاں بنائیں جبکہ دہلی کیپٹلس کے ریشبھ پنت، کنگس الیون پنجاب کے کرس گیل اور چنئی سپر کنگس امبتی رایوڈو ایک۔ ایک سنچری اسکور کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ دہلی کیپٹلس کے ریشبھ پنت نے سن رائزرس حیدرآباد کے خلاف دہلی میں 63 بالوں پر پندرہ چوکوں اور سات چھکوں کی مدد سے آؤٹ ہوئے بغیر 128 رن بنانے میں کامیاب رہے جو اس انڈین پریمیر لیگ میں سب بڑی اننگ تھی۔ سات بالروں نے نو مرتبہ دسویں ایڈیشن میں ایک اننگ میں چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ کنگس الیون پنجاب کے اینڈریو ٹائے نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ کنگس الیون پنجاب کے انکیت راجپوت ایک میچ میں پانچ کھلاڑیوں کو بھی آؤٹ کیا۔

سچن نے آج ہی کے دن بنایا تھا سنچریوں کا عظیم ریکارڈ، اسے توڑنا مشکل ہے

نئی دہلی، 16 مارچ (وس)۔ سابق بھارتی بلے باز سچن تیندولکر کا شمار کرکٹ میں دنیا کے عظیم ترین بلے بازوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے کرکٹ کیریئر میں کئی ریکارڈ اپنے نام کیے ہیں۔ ان کے کئی ریکارڈز ہیں جنہیں آج تک کوئی نہیں توڑ سکا۔ ان میں سے ایک ریکارڈ ایسا ہے کہ شاید ہی کوئی بلے باز اسے توڑ سکے۔ ہم بات کر رہے ہیں بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریوں کے ریکارڈ کی۔ عظیم بلے باز نے یہ کارنامہ 2012 میں آج ہی کے دن انجام دیا تھا۔ آج انہیں یہ ریکارڈ بنائے 13 سال ہو چکے ہیں اور ان کا یہ عظیم ریکارڈ آج بھی قائم ہے۔ ماسٹر بلاسٹر کے نام سے مشہور سچن نے بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں مکمل کرنے کا یہ کارنامہ بنگلہ دیش کے خلاف ایشیا کپ کے میچ کے دوران انجام دیا تھا۔ یہ میچ 16 مارچ 2012 کو میرپور میں کھیلا گیا۔ اس میچ میں سچن نے 147 گیندوں پر 114 رنز بنائے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانی ٹیم میچ میں پانچ وکٹوں پر 289 رنز بنانے میں کامیاب رہی۔ تاہم ہندوستان یہ میچ پانچ وکٹوں سے ہار گیا۔ بی سی سی آئی نے یاد کیا: بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے سچن کی اس کامیابی کو یاد کیا۔ بی سی سی آئی نے سوشل میڈیا پر لکھا سنچریوں کی سنچری! 2012 میں آج کے دن عظیم سچن نے اپنی 100ویں بین الاقوامی سنچری بنائی۔ وہ یہ کارنامہ انجام دینے والے واحد کرکٹر ہیں۔ کوہلی سچن کا پیچھا کر رہے ہیں جو دنیا کے واحد بلے باز ہیں جن کے پاس بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں بنانے کا ریکارڈ ہے۔ اپنے بین الاقوامی کرکٹ کیریئر میں انہوں نے ٹیسٹ میں 51 اور ون ڈے میں 49 سنچریاں اسکور کیں۔ سچن کے بعد ہندوستانی ٹیم کے موجودہ اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کے معاملے میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ کوہلی نے اپنے بین الاقوامی کیریئر میں اب تک 82 سنچریاں اسکور کی ہیں لیکن وہ ابھی تک سچن سے بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ وراٹ نے ون ڈے میں سنچریاں بنانے کے معاملے میں سچن کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

گیا میں 27 مارچ سے 34 ویں قومی سب جونیئر کبڈی چیمپئن شپ

پٹنہ، (یو این آئی) امیچور کبڈی فیڈریشن آف انڈیا کے زیر اہتمام اور بہار اسٹیٹ کبڈی ایسوسی ایشن اور گیا ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن کی میزبانی میں 27 سے 30 مارچ تک گیا کے جی ڈی گوینکا پبلک اسکول کیمپس میں 34 ویں قومی سب جونیئر (بوائز اینڈ گرلز) کبڈی چیمپئن شپ منعقد ہوگی۔ بہار اسٹیٹ کبڈی ایسوسی ایشن کے چیئرمین کمار وجے سنگھ نے بتایا کہ اس مقابلے کے کامیاب انعقاد کے لیے ایک آرگنائزنگ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے آرگنائزنگ صدر جی ڈی گوینکا پبلک اسکول کے چیئرمین رویندر سنگھ راٹھور ہوں گے جبکہ آرگنائزنگ سیکریٹری آنند شنکر تیواری اور کوآرڈینیٹر جتیندر کمار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس مقابلے میں ملک بھر سے انڈین اسپورٹس اتھارٹی سمیت کل 58 ٹیمیں دونوں زمروں میں حصہ لیں گی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ میچوں کے انعقاد کے لیے اسکول کے احاطے میں چار کورٹ بنائے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ میچز کا انعقاد میٹ کورٹس پر کیا جائے گا۔ میچوں کے انعقاد کے لیے امیچور کبڈی فیڈریشن آف انڈیا کی طرف سے 50 تکنیکی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں، جس کے انچارج اجیت کمار (انٹرنیشنل کبڈی ریفری) ہوں گے۔ انٹرنیشنل کبڈی ریفری رانا رنجیت سنگھ کو بہار اسٹیٹ کبڈی ایسوسی ایشن نے مشاہد مقرر کیا ہے۔ آرگنائزنگ صدر مسٹر راٹھور نے کہا کہ یہ ہمارے اسکول اور گیا کے لوگوں کے لیے فخر کی بات ہے کہ ہمیں قومی مقابلے کی میزبانی کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہتر میزبانی فراہم کریں گے۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan